بآبیاری گلشن جہان رونق افزائے بوستان
حسب الفرمایش مستر والٹر جالیس صاحب مدرس کلان مدرسۂ اعظم
باہتمام محمد ان میران سید عبدالرحمن سقاف
شہر مدراس در مطبع رحمانی صبح صادق رونق طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا دیباچہ تعریف مین لارڈ صاحب کی اور احوال مترجم کا اور بعضے عذر و مضمین کتاب کے

نہال حمد سب پہلے اس مین بو تو — رہے سرسبز جو نت باغ اردو
لگا پھر نعت کا ایدوست بوٹا — کہ تا محشر رہے یہہ باغ پھولا
پھر اسکے بعد نخل منقبت کو — لگا رونق جو اسکی بیشتر ہو

تازگی گلستان سخن کی حمد باغبان حقیقی کی ہی کہ اُسینی بوستان عالم کو طرح بطرح کے درختون سے آرایش دی اور رنگ برنگ کے پھولون سے زینت بخشی۔ اُسکے ابر رحمت کی بارش سے ہر ایک گل تر و تازہ نسیم فیض سے اُسکے ہر ایک درخت ہرا بھرا۔ ہر گل کی زبان واہی اُسیکے ذکر مین۔ جو غنچہ ہی سو سربجیب ہی اُسیکے فکر مین۔ قمری اُسکے طوق بندگی

مین اسیر - تدروا اُسیکے بند عشق سے پابزنجیر - شربت شوق سے اُسکے گلہاے چمن سیراب گلستا نمین - اور اُسکی گرمی محبت سے ہر ایک خار خشک لب ہی بیابان مین - فاختہ خاکستری لباس سے اُسکی طلب مین کوکو کنان - چنار اُسیکے سوز عشق سے گلشن دہر مین سوزان

جو ابر کرم اُسکا برسے ذرا	تو پھر خار صحرا ہو گلبرگ سا
گرے اُسکی جسوقت برق غضب	تو کوہ و بیابان جلجا ئین سب
وہ خلاق کون و مکان چاہے جو	تو تاثیر پانی کی آتش مین ہو
ہوا سے اثر خاک کا ہو عیان	ملک آدمی ہو وین اور انس جان
جواہر کے اعراض ہو وین محل	یترے مذہب فلسفی مین خلل
یہہ ہرگز نہین اُسکی قدرت سے دور	یقین اُسکا ہر ایک کو ہی ضرور

زینت بخشنے والی دیباچہ کتاب کی نعت ہر نبی و مرسل کی ہی کہ وہ حجت کردگار ہی اور کارخانہ عالم پر مختار - خصوص اُس فخر آدم کی جو بادشاہ عرب وعجم ہی اور شفیع امم - محبوب ہی حضرت سبحان کا - مالک ہی کون و مکان کا - سب انبیا و اوصیا کے سر کا تاج ہی - صاحب لولاک و معراج ہی - وجود با جود اُسکا باعث وجود موجودات کا - تکون اُسکا سبب ہی انتظام کائنات کا

جو پیدا نہ ہوتا وہ شاہ جہان	تو ماہیتون کا نہ ملتا نشان

ہیولا و صورت نہ ہوتے بہم — عدم مین ہین رہتے سب افراد کم
کلام الٰہی ہو جسکی ثنا — تو بندہ کرے اُسکی پھر مدح کیا

زنگت بخشنے والا چمن سخن کا منقبت اُس امام انام کا ہے کہ جسکو عید غدیر کے دن اُسنے اپنا وصی کیا اور مولائے مومنین خطاب دیا۔ عقل کل کو عالم ارواح مین اُسنے پڑھایا اور وہی ہر ایک نبی کے مشکلون مین کام آیا۔ شیرازہ ہے اوراق زمین و آسمان کا۔ امام و پیشوا ہے وہی انس و جان کا

ستون مکان شریعت ہے وہ — خلافت کی مسند کی زینت ہے وہ
ہے دین نبی کا وہی انتظام — وہ مولا ہے اور ہم سبھی ہین غلام
رسالت ہوی مصطفیٰ پر تمام — ولایت ہوی مرتضیٰ پر تمام
نبیؐ کا ہے رتبہ وصی پر کھلا — وصی کا نبیؐ سے سمجھے ہے مرتبا
ہمین اور تمھین اتنی قدرت کہان — کہ دونونکے رتبے کرین ہم بیان
پر اتنا تو لگتا ہے اپنا شعور — اطاعت ہے دونونکی سبکو ضرور
مین کیا چیز ہون جو کرون انمین فرق — رہون لیک انکی محبت مین غرق
الٰہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامان آل رسول

بعد اس حمد و نعت کے عاصی شیر علی ابن سید علی مظفر خان ابن میر غلام مصطفیٰ مرحوم و مغفور متخلص بافسوس کہتا ہے کہ اصل اس حقیر کی ملک خاف ہے اور قوم

سادات۔ لیکن آباو اجداد جو ہندوستان مین آئے اور توطن اُنھون نے
اپنا قصبۂ نارنول مین کیا اس سبب سے نارنولی مشہور ہوئے۔ مگر جد و مدیر
اسکے عہد مین بادشاہ محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے شاہجہان آباد مین وارد
ہوے اور رفاقت نواب عمدۃ الملک امیر خان جنت مکان کی اختیار کی چنانچہ
کمال ثروت اُنکو اُس سرکار مین ہوی تب اُنھون نے استقامت اور
سکونت شہر مذکور مین کی۔ اور اِس عاصی کا مولد بھی شہر ہے بعد برہم ہونے
سلطنت کے اور وفات نواب صاحب مغفور کے ایک مدت مدید والد مرحوم
خانہ نشین رہے۔ آخر دلی کو چھوڑا اور روزگار بنگالے کے صوبہ دار کا کیا
اُن دنون مین فقیر کا سن گیارہ برس کا تھا گلستان پڑھتا تھا اور سیر دیوان
دلی کی اکثر کرتا طبیعت موزون اُن ایام مین بھی تھی چنانچہ کئی شعر اوقات
مذکورہ مین بوضع قدما کہے تھے۔ یہہ مطلع بھی اُنہین مین سے ہی ہے

اے پیارے تیرے اِس حسن رنگین کا خدا حافظ	تیرا اِس زلف پرچین کا محمد مصطفیٰ حافظ

قصہ کوتاہ والد ماجد نواب جعفر علیخان بہادر مرحوم کے واقعے تلک بھی عظیم آباد
مین تھے بعد اس سانحے کے لکھنؤ مین آئے اور حقیر اُنسے دو برس پہلے یہان
آچکا تھا۔ آخر وے توحید آباد کو تشریف لیگئے اور بعد چند روز کے وہین
بقضائے الٰہی بہشت نصیب ہوے لیکن مین نے بود و باش اپنی یہین ٹھہرائی اور
ابتدائے جوانی سے سرکار مین نواب سالار جنگ بہادر مرحوم کی پرورش

پائی بلکہ جناب مرشد زادۂ آفاق صاحب عالم جہاندار شاہ جنت آرامگاہ رونق افزا لکھنؤ کے ہوئے تب تلک اُسی سرکار مین بعہدۂ مصاحبت سرفراز تھا۔ اُندنون بھی فکر سخن تھی لیکن تحصیل علوم عربیہ مین نہایت مصروف تھا مشق سخن اِس خام طبع کی اہل سخن کے نزدیک پختگی کو پہنچ چکی تھی اور دیوان بھی مرتب ہو چکا تھا چنانچہ کلام اِس ہیچمدان کا مرشد زادۂ آفاق کو نہایت پسند آیا اور خواصان حضور مین بعہدۂ شاعری سرفراز فرمایا۔ بسبب اُنکی قدردانی کے پھر بسا اوقات بندہ فکر سخن ہی مین رہتا تھا غرض جب اُنھون نے رحلت فرمائی تب مین نے شعر و سخن ترک کیا بلکہ مشاعرکی صحبت مین آنا جانا بھی چھوڑ دیا۔ مگر درس و تدریس سے سروکار تھا اور سب کامون سے بیکار۔ خرچ روزمرہ نواب سرفراز الدولہ حسن رضا خان بہادر کی بدولت جو کچھ کہ مقدر تھا پہنچ جاتا تھا اور تکلیف نوکری کی کچھ نہ تھی غرض اُس بزرگ کے اخلاق اور خوبیون کے بیان سے زبان قاصر ہی۔ خدا اسکو جزاے خیر دیوے اور جنت الماوی مین درجۂ اعلی عطا کرے کہ ستائیسوین تاریخ روز جمعہ کہ وہی سترھوین ماہ اکتوبر کی تھی سن ہجری بارہ سَو پندرہ تھے اور سن عیسوی اٹھارہ سو ایک صاحب جلیل القدر کرنیل اسکات بہادر نے مجھے بلوا بھیجا اور کلام میرا سنا پھر الطاف و نوازش سے فرمایا کہ تو سرکار کمپنی دام دولتہم کے ملازمون مین اسی تاریخ سے سرفراز

ہوا۔ بدل جمعی تمام کلکتے کو روانہ ہوکہ صاحبان عالیشان دام ظلہم زبان اردو
کا محاورہ اور صحت دریافت کیا چاہتے ہین بنابر اسکے مجھے طلب کیا ہی۔ یہہ ہیچمداں
اگرچہ لیاقت موافق اساتذۂ سابق تکے نہ رکھتا تھا اور اِس فن سے بھی دل برداشتہ
تھا پر قدردان جو اُس بزرگ کو دیکھا اور صاحبان جوہرشناس سمجھا فی الواقع
قدردان اہل فن اور عزت بخش صاحبان سخن اُن سے بہتر کوئی نہین اور انکی
سرکار مجمع علما و طلبا ہی۔ عازم اِس ملک کا ہوا اور آب و دانہ یہان لے آیا۔
غرض صاحبان ذوی الاحترام کی قدردانی جتنی سُنی تھی اُسسے دوچند دیکھی۔ واقع
اِس ملک مین اُنھین کے سبب یہہ ہیچمدان کی اسقدر عزت ہوی اور اِسکے کلام نے
اتنی رونق پکڑی۔ ورنہ یہہ کس قطار مین اور اسکا کلام کس شمار مین لیکن تعلق
میرا جو مدرسۂ ہندی سے ہوا بنابر اسکے اکثر اوقات خدمت مین صاحب عالی
طبیعت والا فطنت مدرس ہندی مستر جان گلگرست صاحب دام ثروتہ کہ جامع
قوانین اس زبان کے ہین حاضر ہونے لگا۔ ایک دن صاحب موصوف نے مہربانی سے
فرمایا کہ تو گلستان سعدی شیرازی کا زبان اُردو مین ترجمہ کر۔ مین نے دھیان
کیا کہ عبارت اسکی بظاہر صاف و بباطن پیچدار ہی۔ علاوہ اسکے عبارت کا اختلاف
بیشمار ہی۔ اور رتبہ اپنی قوت تالیف کا اور شیخ مرحوم کی تصنیف کا جو خیال
کیا تو کسیطرح کی نسبت نپائی ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
ارادہ کیا کہ اِس سے پہلوتہی کرون اور سر عجز آگے دھرون پھر دلمین سوچ آیا کہ

مبادا حاشیہ خیال مین اُنکے گذرے کہ اِسنے ہمارا کہنا نمانا اور اِسبات کو سہل جانا تب قصد کیا کہ ایک حکایت طولانی کہ نظم و نثر اُسمین کثرت سے ہو اُسے ترجمہ کرون - اگر بخوبی سرانجام ہوی اور اہل معانی کی پسند پڑی تو فبہا - والا حضرت ممدوح سے اس امر کی معافی چاہونگا چنانچہ قاضی ہمدان کی حکایت کا ترجمہ کیا اور وہ علما و عقلا و چند شعرا کہ یہان تھے اُنکی پسند پڑا - تب اس ضعیف نے کمر ہمت بقوت باندھی اور سعی بلیغ کی - بارے فضل ایزدی اور لطف سرمدی سے تمام کتاب زبان اردو مین لکھی اور وہ مقبول خاص و عام کی ہوی - نام اسکا باغ اردو رکھا چنانچہ اسکے شروع کی تاریخ بھی اُسی مین نکلتی ہی

قطعہ

مین تاریخ اُسکی جون چاہا معہ نام
کہ اِسمین ہاتف غیبی یہہ بولا
کہون دلچسپ با آئین سیکو
ہی از آغاز اردے باغ اردو

لیکن فی الحقیقت یہہ کتاب جب مقبول ہو گی جو حضور مین والا تدبیر عادل بے نظیر پشت و پناہ کہتر و مہتر - غریب پرور - قدر افزاے علما و شعرا - راحت رسان تشنہ لبان چارہ ساز بیچارگان و درلستان - بانی مدرسہ علم و فضل - ماحی بنیاد ظلم و جہل

قطعہ

حمایت اگر اسکی پشہ بھی پاوے
تو ہاتھی کو ہرگز نہ خاطر مین لاوے
جو ابر کرم اُس کا برساوے زر
تو ہر ایک گدا الیوے دامن کو بھر
بیان کیا کرون دانش و عقل کو
فلاطون بھی اُس سے تعلیم ہو

سخاوت شجاعت کرامت کرم		عیان اُسمین ہین سب بوجہ اتم

زبدۂ نوئینان عالیشان مشیر خاص شاہ کیوان بارگاہ انگلستان مارکوِیس ولزلی گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے قبول ہوگی

پسند آئے اُسکو جو اِسکی بہار		رہے تازگی اِسکی لیل و نہار

اگرچہ اِس باغ کے گل اور پھول ہمقدار ہین اور کمتر از خار۔ لیکن توقع اُس ابر کرم سے یہہ ہی، کہ متوجہ اِسپر ہووے اور اپنی تفضلات کی رشحات سے شاداب کرے۔ کہ مینہہ ہر جاگہ برستا ہی گل و خار اُسکے فیض سے کوئی محروم نہین رہتا

کرم سے ہون تیرے امیدوار		نظر مہر کی اِسپہ ہو ایکبار

یہہ کئی سطرین عذر و نمین ہین

ارباب فطنت و صاحبان طبیعت پر ظاہر ہووے کہ فقیر اِسکی نظم و نثر کا مطلب مع عربی موافق اپنے مقدور کے نہین چھوڑا۔ مگر زیادتی کمی کہین کہین کی ہی۔ اور جس نظم و نثر مین اختلافِ نسخ دیکھا ہی یا اختلاف معانی بعضی جاگہہ تو ہر ایک کا ترجمہ کیا ہی اور بعضے مقام مین جسکی ترجیح اپنے نزدیک ٹھہری ہی اُسکا کیا ہی اور مرجوح کو ترک کسی مقام مین ہو بہو بھی کرنے مین آیا ہی۔ گو محاورے سے اندکے تفاوت ہو گیا ہو پر اکثر رعایت محاورے ہی کی منظور رہی ہی۔ سبب اِسکا اہل سخن اور صاحبان فہم پر اندکے تامل مین

کھل جائیگا اور چند موضع مین لفظ تو کہ فارسی ہی بات کا خطاب جیسے گفتی سفتی مین ہی تو واو معروف کیا گیا اگرچہ صاحبان اردو گفتگو مین بیچ ان موضعون کے اُسکو نہین بولتے بلکہ لتعظیما لفظ تم استعمال کرتے ہین بنا براسکے کہ کتاب اور اشعار مین جایز ہی چنانچہ اکثر کلام شعرا کا قصاید مدح مین اسیر شاہد ہی یہہ ہیچمدان نہین کہتا کہ کلام میرے کہین غلطی نہین ہی یا کوئی اس کتاب کے مطالب ریختے کے زبان مین بیان نکرسکیگا لاکن اتنا البتہ کہ یہہ خالی لطایف سے نہین ہی اور جو کوئی اسیر ایسا ارادہ کریگا تو قدر اس ہیمقدار کی جانیگا۔ اب امید اہل نظر سے یہہ ہی اگر کہین کہین قبایح اسمین دیکھین تو انکو دامن کرم سے چھپاوین اور زبان پر نہ لاوین کہ انسان کا کلام ممکن نہین جو بے عیب ہو خصوص مجھسے ناقص کا کہ اپنے کمال کو بھی نقصان جانتا ہوا اور جسکا سخن معقول ہو مانتا ہون غرض دشمنونکی آنکھون مین یہہ خار خار ہی اور دوستونکی نظرونمین گلزار

رہیگا سدا جگمین یہہ بوستان
ثبات اپنا لیکن ہمیشہ کہان

بقا نقش کاغذ کو ہی سالہا
اور انسان کے نقشے کو ہردم فنا

مصنف مولف کو کب ہی قیام
نشان انکا رہتا ہی بس یک کلام

یہہ ہی طالبون سے مجھے التجا
کرین میرے حق مین وہ اتنی دعا

بعشرت کرون باغ دنیا کی سیر
ہو آخر میری عاقبت بھی بخیر

شکر سے لا انتہا اللہ کا
ختم کس خوبی سے دیباچہ ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرا دیباچہ اصل کتاب کا

شکر و احسان ہی خدا کا کہ غالب ہی سب پر اور بزرگ ہی سب سے۔
اطاعت اُسکی سبب ہی قرب کا اور شکر اُسکا زیادہ کرنے والا ہی نعمت
کا۔ جو دم کہ نیچے حلق کے جاتا ہی مددگار حیات کا ہی اور جو اوپر آتا ہی
فرح بخش ذات کا۔ لیس ہر ایک سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور ہر
نعمت پر ایک شکر واجب ہی!

بیت

عبد کے دست و زبان میں ہمیں لیا ۔۔۔ شکر سے اُسکے جو ہو عہدہ برا

چنانچہ خدا یتعالی کہتا ہی عمل شایستہ کرو ای آل داؤد ایسی نعمتوں کے

شکر ہین اور میرے بندے شکر گذار تھوڑے ہین **قطعہ**

خوب ہی بندہ وہی جو عجز سے	در پہ صاحب کے کرے عذر خطا
ورنہ لایق صاحبی کے اُسکی ہیان	کسسے ہو سکتا ہی جو لاوے بجا

اُسکی رحمت بے حساب کا مینہہ سبھون پر برسا ہی۔ اور اُسکی نعمت بیدریغ کا دسترخوان سب جگہہ بچھا ہی۔ بندونکی ناموس کا پردہ بہ سبب گناہ فاحش کے نہین پھاڑتا اور روزینہ کسیکی روزیکا خطاے زشت کے باعث بند نہین کرتا **قطعہ**

تیرے خزانہ غیبی سے ای خدا کریم	مدام پاتے ہین روزینہ گبر اور ترسا
محال ہی کہ ترے دوست تجھسے ہون محروم	کہ اپنے دشمنونکو نعمتین تو ہی دیتا

باد صبا کے فراش کو ارشاد کیا کہ فرش زمردی بچھاوے اور دایہ ابر بہار کو فرمایا کہ ہر روئیدگی کو دختران شیر خوار کی مانند زمین کے پالنے مین پالے۔ درختون کے تین نوروز کو خلعت سبز پتونکا پہنایا اور موسم بہار کے آنے سے شگوفونکا تاج اطفال شاخ کے سر پر رکھا۔ شیرۂ انگور کا اُسکی قدرت سے شہد خالص ہوا اور تخم خرما اُسکی پرورش سے نخل بلند بالا **قطعہ**

ابر و باد و فلک و شمس و قمر کام مین ہین	کہ تو روٹی کو جو پیدا کرے غفلت سے نہ کھائے
ہینگے سرگشتہ و محکوم سبھی تیرے لئے	منصفی یہہ نہین جو حکم سے تو یون پھر جائے

سردار کائنات کا فخر موجودات کا باعث رحمت عالمیون کا برگزیدہ آدمیونکا

تتمہ زمانیکا

شفیع و قاسم نار و جنان نبی کریم	شکیل و سرور خندہ دہان خلیق و حسیم
گرے دیوار امت کب سہارا اُسکو ہی تیرا	درے وہ موج سے کیون نوح ہووے ناخدا جسکا
رتبۂ عالی کہتین پہنچا ہی اُس شہ کا کمال	ظلمتین کیونکر تا ہی روشن اُسکا نور آدی جمال
نیاب ہینگے سب اُنہین سپر پاک طینت کے خصال	لایق صلوات وہ ہوگا فقط اور اسکی آل

یون کہتا ہی کہ جو کوئی بندہ گنہگار پریشان روزگار درگاہ مین خدای بزرگ و برتر کی ہاتھہ کار ہای بد سے کھینچ کر اجابت کی امید پر پہلاوے حق تعالی اُسپر نظر لطف کی نکرے۔ پھر اسکی جناب مین آکر زاری کرے تب بھی رو ورحمت پھیرلے۔ اسپر بھی وہ تضرع سے ہاتھہ نہ اٹھائے اور پھر اُسیطرح عجز سے گڑگڑائے تب خدای کریم کہے ای فرشتو حیا کی مین نے اپنے بندے سے کہ نہین ہی اُسکا کوئی رب اور سوا میرے بس بخشا مین نے اُسکو دعا اسکی قبول کی اور حاجت اُسکی برلایا کہ اپنے بندے کی کثرت دعا سے اور زاری سے شرماتا ہون بیت

دیکھہ تو کیا کچھہ ہی لطف کردگار	عہد مین عاصی وہ ہیگا شرمسار

معتکف اُسکے کعبۂ جلال کے اپنی عبادت کے قصور پر معترف ہین کہ عبادت نہین کی ہمنے تیری جو حق عبادت کا ہی اور وصف کرنے والے اُسکے جمال کے حیران ہو کر کہتے ہین کہ نہین پہنچانا ہمنے حق تیری معرفت کا قطعہ

جو کوئی تجھہ سے پوچھے اُسکا وصف	بے نشان کا پتا بتاؤن کیا

ہینگے عشاق کشتۂ معشوق	کب نکلتی ہی کشتگان کی صدا

ایک صاحبدل مراقبے مین گیا تھا اور کشف کے دریا مین ڈوبا تھا جسوقت کہ اس حالت سے نکلا ایک اُسکے ہم صحبت نے گستاخی سے کہا جس باغ مین تو تھا ہا ہمارے واسطے کیا تحفہ لایا۔ کہا مین نے ارادہ تھا کہ جب پھولونکے درخت تک پہنچونگا یارونکے واسطے دامن بھرلونگا۔ جبکہ پہنچا گل کی باس نے ایسا مست کیا کہ دامن میرے ہاتھہ سے چھوٹ گیا

اشعار

مین چاہا کہ باغ سے چنون پھول	گل دیکھہ کے بو سے ہوگیا مست
تو سیکھہ چلن عشق کے پروانے سے بلبل	وہ جلکے ہوا راکھہ پھر آواز نہ آئی
یہہ مدعی آگاہ نہین عشق سے مطلق	واقف جو ہوے اُنکی خبر پھیر نہ پائی
ای وہم اور قیاس سے باہر گمان سے دور	بلکہ جو کچھہ کہ ہمنے سنا اور ہی پڑھا
مجلس تمام ہوگئی اور عمر ہو تیر سے	پہلے ہی وصف مین مین رہا جسطرح سنے تھا

اوصاف پادشاہ اسلام کے ہمیشہ رکھے اللہ ملک اُسکا

سعدی کی خوبیون کا چرچا کہ عوام مین اسقدر پھیلا ہی اور آوازہ اُسکے کلام کا اکثر ملکونمین پہنچا ہی شیرینی اُسکے سخن کی کہ مثل شکر کے کھاتے ہین اور پرزے اُسکی نظم و نثر کے ہندی کے کاغذ کی مانند لیجاتے ہین سب اُسکا فضل و کمال اُسکا نہین بلکہ خداوند جہان قطب دایرۂ زمان جانشین سلیمان مددگار اہل ایمان شاہنشاہ عظیم الشان اتابک اعظم یعنی اتالیق بزرگتر مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی نے سایہ خدا کے

بزرگ کا رہے ملکوں پر اُسکے ای پروردگار خوش رہ اُسنے اور خوش کہہ اُسکو
چشم عنایت سے اُسپر نظر کی ہی اور صدق ارادت سے تحسین و آفرین بہت سی
فرمائی ہی اسواسطے ناچار تمام خلق کو اُسکی محبت پر رغبت ہوی کہ الناس علے دین
ملوکہم یعنے آدمی اپنے بادشاہوں کے رویے اور طریقے پر چلتے ہین

شعر

جب سے کہ مجھہ گدا پر شاہا تری نظر ہی ۔ شہرہ جہانمین میرا خور سے زیادہ تر ہی
ہین عیب جتنے جگمین وہ مجھہ مین ہین سراسر ۔ لیکن جو عیب شہ کو بھاوے وہی ہنر ہی
گل خوشبو نے مجھے حمام کے بیچ ۔ کسی محبوب نے یکدن عطا کی
کہا مین نے عبیر و مشک ہی تو ۔ کہ تیری بو سے ہی یہہ مجھکو مستی
کہا اُسنے گل ناچیز تھی مین ۔ پر یک مدت جو گل کے پاس بیٹھی
کمال اُسکے نے کی یہہ مجھہ مین تاثیر ۔ وگرنہ مین وہی مٹی ہون مٹی

الہی بہرہ مند کر مسلمانونکو اُسکی عمر دراز سے اور دوچند کر اُسکی خوبیوں اور
نیکیوں کے ثواب بلند کر درجے اُسکے حاکموں اور دوستونکے ہلاک کر اُسکے دشمن
اور بدخواہ محفوظ و مامون رکھہ اُسکے ملک اور فرزند شام و پگاہ بحرمت آیات کلام اللہ

قطعہ

اُسکی نیت نیکی رہے دنیا ہوی سب سے حسن نیک ۔ کی مدد ایزد نے اُسکی دیکھے نصرت کا لوا
وہ شجر یون ہین رہے سرسبز جسکی ہی وہ جڑ ۔ حسن پیوند کی اکرام ہیگا تخم کا

اللہ تعالی زمین پاک شیراز کو حاکمان عادل کی ہیبت اور عالمان باعمل کی توجہ

کے سبب قیامت تلک سلامتی کی امان مین رکھے **مثنوی**

تو جانتا نہین ہی غربت کی بستیو نمین	کی مین نے ایک مدت کسو اسطے درنگی
باہر نکل گیا تھا جب چھوڑ تنگ ترکان	تب تھا جہان درہم مانند موئے زنگی
فرزند آدمی کے تھے گرچہ سارے لیکن	مانند بھیڑیونکی تھی سبکو تیز چنگی
آیا جو بھیر پایا آسودہ ملک بلکہ	جیتو نمین بھی نپائی تک خصلت پلنگی
تھے اندرون کشور مردان نیک سیرت	باہر ہر ایک سپاہی مانند شیر جنگی
اگلو نکے دور مین تو ویسا ہی تھا جو دیکھا	یعنے جہان تہان تھی فریاد و فکر و تنگی
پر فضل ایزدی سے اور لطف سرمدی سے	یہہ کچھ ہوا بعہد بوبکر سعد زنگی
اقلیم پارس کو نہین کچھہ خوف دہر مین	جب تک کہ اُسکے سر پہ ہی تو سایۂ خدا
ہرگز کبھو بتا نہ سکیے ایک نشان بھی	کوئی جائے امن جگمین تیرے آستان سوا
دلجوئی بیکسونکی ہی تجپر مدام اور	ہمپر ہی شکر حق یہ ہی دینا تجھے جزا
یارب فساد و فتنے سے محفوظ رکھہ وہ ملک	جبتک کہ ہووے بادکو اور خاک کو بقا

سبب تالیف کتاب کا

ایک رات مین گذرے ہوے دنون پر تامل کرتا تھا اور عمر جو رایگاں ہوی تھی اُسپر تاسف سے رو رو یہہ بیتین حسب حال اپنے کہتا **مثنوی**

دم گذرتا ہیگا ہر دم عمر سے	دیکھتا ہون دمبدم گھٹتے اِسے
سال تیری عمر کے گذرے پچاس	ابتلک یہہ نیند ہی ای بیحواس

جیت جاتک کھولدے آنکھیں ذرا — پانچ دن باقی ہین انکو مت گنوا

جو گیا ناکام ہی وہ شرمسار — بجگیا نقارہ ہی اور لادا نہ بار

کوچ ہین شیرین تو ہی خواب سحر — راہ رو کو راہ کا مانع ہی پر

جو کہ آیا ایک نئی تعمیر کی — خود گیا اور دوسرے کو سونپ دی

کی ہوس اُس بیخرد نے بھی وہی — پر کسی نے یہہ بنا آخر نہ کی

دوست مت رکھہ غیر ثابت آشنا — لایق یاری نہین وہ بے وفا

مرسٹے گا نیک و بد ہی جگمین جو — ساتھہ نیکی جسکے ہی ہی خوب رُو

بھیج اپنی گور بین سامان عیش — جو تجھے وہان بھی ملے بستان عیش

پیچھے یہہ مشکل ہی پہلے بھیج تو — ڈھیل مت کر ایک پل ای نیک خو

عمر برف اور گرم ایسا آفتاب — کچھہ رہی ہی سو وہ جاتی ہی شتاب

اب بھی ہی خواجہ کو نخوت اور غرور — قابل تحسین ہی اُسکا شعور

علتش کا مایہ ہی انسان کا شکم — جاری ہو تدریج سے تو کیا ہی غم

بند ہوا ایسا کہ پھر چھٹنے نہ پاے — تو ہی لایق زیست سے دلکو اُٹھالے

اور چھٹے یون جو نہ پھر کر بند ہو — تو کہو جینے سے اپنے ہاتھہ دھو

ہین مخالف طبع مین سرکش یہہ چار — پانچ دن ہو جاتے ہین ایسین یار

ایک ہو اُن چار سے غالب اگر — جان شیرین تن سے کر جاوے سفر

بالضرورت مرد کامل ذی شعور — زیست سے دنیا کی دل رکھتا ہی دور

مٹھیان خالی ہین دونون سربسر	توگیا بازار کس امید پر
خوف سے ہیگا دھڑکتا دل میرا	تو نہ لاویگا رومال اپنا پھرا
اپنی کھیتی جو کہ کچی کھائیگا	سیلا چننے اور جاگہہ جائیگا
پند سعدی جی سے سن اور کر عمل	راہ یہہ ہی مرد تو ہو سلے تو چل

ان باتون مین تامل کرکے پھر یہہ صلاح دیکھی کہ گوشۂ تنہائی مین بیٹھون لوگونکی صحبت چھوڑ دون اور دفتر پریشان گفتاری کے دھو ڈالون بلکہ پھر کلام منتشر نہ کہون

بیت

جو گوشہ پکڑے کاٹ اپنی زبانکو اور گونگا بنے	ہووے حلم مین جسکی زبان اسے ہی وہ اچھا

کہ ایک دوستونمین سے وہ دوست جو محنت کے کجاوے مین انیس تھا اور محبت کے حجرے مین جلیس موافق رسم قدیم کے آیا بہتیرا اُسنے ہنسی ٹھٹھا کیا اور پیار جتایا جواب اُسکو مینے نہ دیا اور سر کو زانوے بندگی سے نہ اُٹھایا تب نگاہ رنجیدگی سے مجھکو دیکھکر کہا اُسنے

قطعہ

ہنسی خوشی سے ذرا آج بول لے بھائی	کہ ابتلک تجھے ہیگا کلام کا امکان
اجل کا پیک جو کل تیرے پاس پہنچیگا	تو بالضرور کریگا تو بند اپنی زبان

ایک میرے علاقہ مندنے اسکو موافق حال کے آگاہ کیا کہ فلانے شخص نے قصد کیاہے اور نیت استوار کی ہی کہ جتنے عمر کے دن باقی ہین اُنمین گوشہ نشین ہوکر بیٹھے اور خاموشی اختیار کرے تو بھی اگر قدرت رکھتا ہی تو چلا جا اور کنارہ کر کہا اُسنے قسم

ہی عزت خدائے عظیم کی اور صحبت قدیم کی کہ دم نہ مارونگا اور قدم نہ اُٹھاؤنگا مگر اسوقت
کہ کلام عادت مالوف پر اور طریقہ معروف کہا جائے اسواسطے کہ آزردہ کرنا دوستونکا
جہل ہی اور کفارہ قسم کا سہل خلاف راہ راست کا ہی اور برعکس رائے صاحبان
دانش کا کہ ذوالفقار علی علیہ السلام رہے میان مین اور زبان سعدی کی خاموش دہن مین

قطعہ

در خزانہ اہل ہنر کی ہی کنجی — شعورمند کے کام و دہن کی بیچ زبان
کوئی نجانے اگر بند ہووے دروازہ — گہرفروش ہی یا ہی گھر مین یا شیشہ گران
ادب ہی گرچہ خاموشی ہر کسی عقل کے آگے — پہ وقت مصلحت بہتر یہہ ہی سنئے تو رہے چپکا
سبک ان دو سے ہوتی ہی متقر عقل انکی — سخن وقت خموشی بولنیکے وقت چپ رہنا

حاصل یہہ ہی مین نے اپنے طاقت نپائی کہ اُسسے کلمہ و کلام نکروں اور اس بات سے
منہہ پھیرلون کہ مروت سے نہایت بعید ہی اسواسطے کہ وہ یار موافق اور محبت صادق تھا

بیت

اُس سے لڑ جتنے ہو سکے چارہ — یا کہ ہو بہاگنے سے چھٹکارہ

بنا بر ضرورت کے باتین اُس سے کین مین نے اور خوشی خوشی فصل ربیع مین کہ جاڑا
اعتدال پر تھا اور وقت بہار کا پہنچا تھا اُسکے ساتھہ سیر کو باہر گیا

شعر

نئے اور سبز تھے ایسے ہی پیراہن درختونکے — گلے مین عید کے جامون جیسے نیکبختون کے
شروع ماہ اردی کو موسم گل خستہ کا اول — کرے تھی بیچ بیچ بلبل ہر کسی پھولونکی ڈالی پر

رخ شاہد یہہ ہوں غصے میں جوں قطرہ گیسے	گل و غنچے کے ہیں رخسار پر یون اوس کے گوہر

اتفاقاً باغ میں ایک دوست کے ساتھہ رات کی رات رہے واقعی مقام پاکیزہ تھا مکان اُس میں سہاونا اور درخت گھنے تھے گویا ریزہ ریزہ آبگینہ ہو کر اُسکی زمین پر چھٹکا تھا اور گچھا ثریا کا اُسکے تاک میں لٹکا

شعر

ایک گلشن آب جسکی نہر کا شیرین و صاف	پیڑ پر وہان بولتے ہین طایران خوشنوا
وہ بھرا ہی سر بسبز گلہاے رنگا رنگ سے	یہہ بہت اقسام کے میوون سے سارا ہی لدا
چھاؤن نہین وہانکے درختان زمرد فام کی	باد نے میگا بچھایا فرش رنگا رنگ کا

وقت صبح کہ ارادہ پھر آنے کا بیٹھنے کے قصد پر غالب تھا کیا دیکھتا ہون کہ دامن اُسنے گل و ریحان سے بھرا ہی اور عازم شہر کا ہوا ہی کہا مین نے تو جانتا ہی کہ باغ کے پھولون کو بقا نہین اور اُسکی بہار کو وفا نہین اسپر حکیمون نے بھی کہا ہی جو چیز کہ دیر پا نہین اُسسے تعلق خاطر روا نہین بولا وہ کہ طریقہ کیا ہی تب مین نے کہا دیکھنے والونکی نزہت کے لئے اور حاضرون کی واشد کے واسطے کتاب گلستان تصنیف کر سکتا ہون کہ باد خزان اُسکے ورق پر دست درازی کر نسکے اور گردش زمانیکی اُسکے عیش ربیع کو طیش خریف سے بدل نہ سکے

مثنوی

کیا ترے کام آئیگا گل کا طبق	لے گلستان کا میرے کوئی ورق
پھول کی ہی پانچ دن کی تازگی	یہہ گلستان نت رہینگی ڈہڈہی

جو مین یہہ بات مین نے کہی دامن سے پھول اُسنے پھینک دئیے اور میرا دامن پکڑ

کیا کہ الکریم اذا وعد وفا یعنی بزرگ لوگ وفا کرتے ہیں وعدہ کو اور نام ہی اس کتاب کا و فصلین
معاشرت کے حسن بیان اور محاورہ کے آداب بین جس نہج سے کہ متکلمونکو
مفید ترین اور لکھنے والونکی بلاغت مین ترقی دین اُسی دن لکھین حاصل یہ ہی کہ باغ
مین پھول کچھ باقی تھے کہ گلستان تمام ہوی پر حقیقت مین اُسوقت تمام ہوگی جو بارگاہ
جہان پناہ کی کہ وہ سایۂ کردگار کا اور لطف پروردگار کا نوشتہ زمانہ کا مدد کیا گیا آسمان
کا مقام امان کا بھگانے والا دشمنونکا قوت دینے والا دولت کا روشن کرنیوالا
ملت کا زیب انام کا فخر اسلام کا سعد ابن اتابک اعظم شہنشاہ معظم صاحب گروہونکا
سردار عرب و عجم کے بادشاہونکا سلطان خشکی اور تری کا وارث ملک سلیمان کا مظفر
الدین ابوبکر بن سعد زنگی ہی ہمیشہ رکھے حق تعالیٰ دولت و اقبال انکا اور ہر ایک خیر کو
کردے تو مال انکا پسند کرے اور الطاف و مہربانی سے وہ مطالعہ فرماوے

شعر

وہ لطف سے جو توجہ کرے تو ہو وے یہہ
امید ہی کہ نہ منہ پھیرے اس سخن سے وہ
خصوص یہہ جو ہی دیباچہ مبارک و سعد

نگارخانۂ چینی و نقش ارتنگی
کہ دلکشا ہی گلستان نہ جائے دلتنگی
بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگی

مراد نگارخانۂ چینی سے یہان اغلب وہ نگارخانہ ہی کہ اہل چین نے اسکندر رومی کے
دکھلانیکے واسطے بنایا تھا اور نقش ارتنگ علم خانہ مانی ہی چنانچہ وہ ایک تختہ تھا
یا ایک چادر تھی کہ اسپر قسم قسم کی تصویرین اُسنے بنائین تھین اور اُسے اپنا معجزہ
ٹھہرا کر دعویٰ نبوت کا کیا تھا

تعریف امیر کبیر فخر الدین ابی نصر کے بیٹے کی

اور میری فکر کی دلہن سبب بے جمالی سے باہر نہ آئے خجالت کی پشت پا سے آنکھیں پاے
کی نہ اٹھائے اور صاحب جمالونکی گروہ مین بھی جلوہ گر نہ ہووے جبتک کہ زیور قبول سے
اسکو زینت نہ بخشے امیر کبیر عالم عادل مظفر کامل پشت و پناہ سلطنت مشیر بی نظیر تدبیر
مملکت جہان پناہ فقرا و غربا مربی فضلا محب اتقیا فخر آل پارسن بادشاہ خاصان قوت
بازوے شاہان فخر دولت و دین فریاد رس اسلام و مسلمین عمدۂ ملوک و سلاطین
ابوبکر بن ابی نصر بڑھاوے باری تعالی عمر اسکی اور زیادہ کرے مرتبہ اسکا کہ وہ ممدوح
بزرگان آفاق کا ہی اور مجمع کرم و اخلاق

بیت

اسکے سائے مین جو ہی شام و پگاہ — دشمن اسکا دوست اور طاعت گناہ

غرض ہر ایک بندے اور خدمتگار پر ایک خدمت مقرر ہی اگر اسمین کاہلی اور سستی
کرے تو البتہ پوچھا جاوے اور محل عتاب مین آئے مگر گروہ درویشونکا کہ شکر بزرگون
کی نعمت کا واجب ہی اور ذکر انکی خوبیونکا اور دعائے خیر انکے حق مین لازم اور یہہ خدمت
پس غیبت اولاتر ہی نہ حضور مین کیونکہ یہہ بناوٹ سے نزدیک ہی اور وہ تکلف سے دور

شعر

خمی سے آسمان کی پشت خم سیدھی ہوئی — مادر ایام نے فرزند جب تجھسا جنا
ایک بندیکو مقرر مصلحت کو عام کی — محض حکمت ہی اگر کردے تو لطف کبریا
بعد اسکے نام کو زندہ کریگا ذکر خیر — نت کی دولت پائی یہہ جو نیکنامی سے جیا

ہو تیرا مداح اہل فضل حگمین یا نہ ہو
حاجت مشاطہ کب رکھتا ہی یہہ محبوب کا

عذر قصور خدمت کا اور سبب اختیار عزلت کا

قصور اور بیٹھہ رہنا یعنی حاضر نہونا ہمیشہ خدمت عالی مین کہ اِس عاصی سے ہوتا ہی بنا بر اُسیکے ہی کہ ایک گروہ حکماء ہند کا بزرجمہر کی فضیلتون مین گفتگو کرتا تھا آخر عیب اُسکا کچھہ معلوم ہنوا مگر یہہ کہ دیر مین بات کرتا ہی چاہئے کہ سننے والا بہت سا منتظر رہے تو وہ تقریر سخن کی کرے بُزرجمہر یہہ مذکور سنکر بولا سوچنا اسواسطے کہ کیا کہون بہتر ہی اُس پشیمانی سے کہ کیون کہا

مثنوی

بہت بڑھا سخن دانی مین یکا
وہ پہلے سوچ لے تب لب کرے وا

کبھو تو سبے تامل لب کو مت کھول
سخن شایستہ کہہ گو دیر مین بول

بغیر اندیشہ یک ذرہ نہ دم مار
تو بس کہنے کے پہلے بس کر ای یار

تو گویائی سے ہی حیوان سے بہتر
جو انسان بوچ گو ہووے تو ہی خر

پھر کیونکر روبرو ارکان حضور کے کہ مجموعہ صاحب دلونکا ہی اور جلسہ علما متبحر کا اگر سخن رانی مین دلیری کرون تو گستاخی ہی اور عزیز مصر کے روبرو متاع اندک کا لانا غرض پوت جوہریون کے بازار عوض جو کے نہین بکتا چراغ آفتاب کے حضور نور نہین رکھتا اور منارہ بلند آگے کوہ الوند کے ہی نیچا

ع

کرے ہی کم کو سے اپنی بلند جو گردن
ہر ایک سمت سے اُسپر ہی دوڑتے دشمن

حقیر و عاجز و آزاد حگمین ہی سعدی
گرے سے لڑنیکو آتا نہین کبھو کوئی

بغیر سوچ کسی سے نہ بولیو زنہار	بنا لے نیو کتین پہلے پھر اُٹھا دیوار

باغبانی جانتا ہون لیکن نہ گلستان مین ایک محبوب خوب بیچتا ہون و لیکن نہ کنعان مین لقمان حکیم سے پوچھا کہ حکمت کسسے سیکھی کہا اُسنے اندھون سے کہ جب تلک جا لگہ عصا سے تثوّل نہ لین پاؤن نہ رکھین

شعر

مقدم رکھہ برآمد کو درآمد پر	سب پہلے مردی آزما تب پایہ کر
گرچہ ہی مرغ جنگ مین چالاک	پر وہ مارے نہ آگے باز کے پر
ہیگا چیتے کے آگے موش بلاو	حق مین چوہے کے لیک ہی وہ ببر

لیکن بڑونکے اخلاق کی کثرت کے اعتماد پر کہ زیر دستونکے عیبون سے آنکھین بند رکھتے ہین اور چھوٹونکے گناہونکو افشا نہین کرتے چند کلمے بطریق اختصار کہ عجیب و غریب اشعار مین اور لطیفہ حکایتین نقلین خصایل ملوک وغیرہ کی اس کتاب مین داخل کین اور عمر گرانمایہ قدرے اسمین خرچ کی غرض موجب گلستان کی تصنیف کا یہہ تھا

یہہ نظم و نثر رہیگی جہان مین برسون تک	ہماری خاک بری ہو گی آہ ہر یک جا
بس اتنا نقش ہمارا رہیگا دہر کے بیچ	کہ اپنی ہستی کی ہم دیکھتے نہین ہین بقا
مگر یہہ ہی کہ کسی روز کوئی صاحبدل	کرے فقیر کے حق مین یہان سے اپنے دعا

ترتیب کتاب مین آراستگی ابواب مین اور اختصار سخن مین جب غور کی تو یہہ صلاح پڑی کہ یہہ باغ پربرگ و بار اور گلشن وسیع و دایم بہار آٹھہ بہشت کی مانند متضمن آٹھہ بابکا ہوا اسسبب سے مختصر ہوا انجام اسکی سیر کا موجب ملال نہ ہو۔

پہلا باب بادشاہونکی سیرتمین — دوسرا باب درویشونکے اخلاقمین
تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین — چوتھا باب خاموشی کے فایدونمین
پانچوان باب عشق وجوانی مین — چھٹھا باب ضعف وپیریمین
ساتوان باب تربیت کی تاثیرمین — آٹھوان باب صحبت کے آدابمین

شگفتہ دل تھے ہم جب مثل گلشن — سن ہجری تھے چھسو اور چھپن
نصیحت تھی فقط کرنی سو کی دو — گئے ہم اور تجھے سونپا خدا کو

پہلا باب بادشاہون کی سیرتمین — پہلی حکایت

مین نے سنا ہی کہ ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے قتل کی چشم غضب سے اشارت کی بیچارہ سمجھا کہ حکم حاکم مرگ مفاجات ہی زندگانی سے مایوس ہوا اور جو زبان کہ اسکو تھی اُسی مین بادشاہ کو بے تامل گالیان دینے لگا اور کلمے ناشایستہ حضور اعلی مین زبان پر لایا جیسا کہ کہتے مین

مثنوی

اپنے جینے سے ہاتھ دھووے جو — کہے جو کچھ کہ جی مین آوے سو
بھاگنے کا وقت نپاوے اگر — ہاتھ مین لے شوق سے تیغ وسپر
وقت مایوسی درازالسنا کی ہوتی ہی زبان — جیسے عاجز ہو کے گربہ سگ پہ ہو حملہ کنان

حضرت جہان پناہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہی وزیرون مین سے ایک وزیر نیک خصلت پاکیزہ طینت نے عرض کی کہ ای خداوند عالم یہہ کہتا ہی وے لوگ جو مارتے مین غصے کو اور بخشنے مین خطا آدمیونکی محبوب دونون جہانمین وہی مین اور اللہ تعالی چاہتا ہی

احسان کرنیوالونکو بادشاہ کو رحم آیا اور قتل سے اُسکے درگذرا دوسرا وزیر کہ مقابل اُس وال تدبیر کے تھا یون کہنے لگا کہ ای بھائی نہین لایق ہی کہ بادشاہونکی درگاہ مین ہم سے کوئی سواے سچ بات کے کچھ اور کہے اُسنے بادشاہ کی جناب مین بے ادبی کی ناشایستہ کہا تو سنے خلاف اُسکی گفتگو کے عرض کیا بادشاہ کے چہرۂ مبارک پر آثار غصے کے ظاہر ہوے اور فرمایا کہ جھوٹھ اُسکا پسند خاطر اقدس کی ہوا اُس سچ سے کہ تونے کہا کہ حصول اُسکا اصلاح تھی اور اسکی بنیاد بدی عقلمندون نے کہا ہی وہ جھوٹھ کہ جسمین آمیزش صلح کی ہو بہتر ہی اُس سچ سے کہ فساد برپا کرے

بیت

جسکے کہنے پر عمل کرتا ہو اکثر بادشاہ	حیف ہی گر کچھ کہے وہ نیک باتونکے سوا

اور یہہ لطیفہ شعر رفیعہ او پر طاق ایوان فریدونکے لکھا تھا مثنوی

جہان کسیکے کرتا ہی بھائی وفا	تو خالق سے بس اپنے دلکو لگا
جہان کی نہ رہنا تو امید پر	کہ مارے مین تجھ سے بہت پال کر
نکلنے لگے تن سے جب جان پاک	تو مرنے کو یکسان ہی تخت وخاک

دوسری حکایت

خراسان کے ایک بادشاہ نے سلطان محمود سبکتگین کے بیٹے کو بعد اُسکی وفات کے جب سو برس گذرے تو خواب مین دیکھا کہ کوئی استخوان اُسکے جسم کا باقی نہین رہا بلکہ تمام بدن خاک ہوکر خاک مین مل گیا مگر انکھین اسکی کاسۂ چشم مین

پھرتی ہین اور نگاہ حسرت سے اِدھر اُدھر دیکھتین ہین تمام حکیم اور ساری ندیم
اُسکی تعبیر مین عاجز ہوی مگر ایک فقیر نے دریافت کیا اور کہا کہ چشم عبرت بین
اُسکی یہہ ہی دیکھتی کہ غیرونکے تصرف مین ہی مملکت اُسکی نظم

بہتیرے نامور جو گڑے ہین زمین مین	ہستی سے اُنکی جلمین کہین یک نشان نہین
وہ کہنہ لاش خاک مین گاڑی ہوی جو تھی	کھایا یہہ اُسکو خاک نے یک استخوان نہین
نوشیروانکا نام ہی دنیا مین عدل سے	گرچہ یک عمر گذری کہ نوشیروان نہین
کچھ نیک کام کرلے بہت کم ہی زندگی	یک دن ہی کہینگے لوگ تجھے بھی وہ یہان نہین

تیسری حکایت

ایک بادشاہ زادیکو سنا ہی مین نے کہ کوتاہ قامت اور حقیر بے نہایت تھا بھائی
اُسکے دراز قد اور خوبصورت بیحد تھے باپ اُس نیک سیرت کو چشم حقارت اور نظر
کراہت سے دیکھا کرتا تا کہ اُس لڑکے کی ذکی الطبع نے بینائی عقل اور رسائی ذہن سے
اِس بات کو پایا اور شرط خدمت کی بجا لاکر یہہ عرض کیا کہ ای پدر عالی قدر
دانا پستہ قد بہتر ہی نادان دراز قد سے یہہ کیا لازم ہی جو چیز کہ قامت مین کلان
ہو وہ قیمت مین بھی گران ہو چنانچہ گو اہر چند کہ جثے مین کلان ہی پر طوطی حقیقت
مین کہان ہی بکری پاکیزہ و لطیف ہی ہاتھی دراز اور کثیف بیت

چھوٹا اگرچہ ساری پہاڑو نمین طور ہی	پر قدر مین بتر او ہی پیش غفور ہی

کیا سمع مبارک مین یہہ لطیفہ نہین پہنچا

قطعه

یون کہا ایک دبلے دانا نے	کسی احمق جسیم سے ہنسکر
ہوئے کتنا مین ناتوان گھوڑا	پر قوی خر سے ہی کہین بہتر

بادشاہ ان باتونکو سنکر بہت ہنسا اور ارکان دولت نے نہایت پسند کیا لیکن بھائیون کا دل بکمال آزردہ ہوا

رباعی

انسان ہی جب تلک عزیز و چپکا	جو عیب و ہنر اُسمین ہی رہتا ہی چھپا
مت کر یہہ گمان کہ خالی ہر جنگل ہی	سو تا نہ کہین اُسی مین ہووے چیتا

رباعی

یہہ سچ ہی کہ چپکا ہی جب تک بشر	چھپا ہی ہر یک اسکا عیب و ہنر
ہر ابلق پہ مت کر گمان شکار	مبادا وہ چیتا ہو ای بے خبر

القصہ عنقریب اسی مذکور کے ایک دشمن قوی اُس شہریار غفلت شعار سے دوچار ہوا جسوقت دونو لشکر آپسمین مستعد لڑائی کے ہوئے اور نعرہ مردانگی سے دلیران طرفین کرنے لگے سب سے پہلے اسی لڑکے نے گھوڑا چلایا اور یہہ کہا

قطعه

یہہ نہین ہون مین کہ دیکھو پیٹھ میری روز جنگ	وہ ہون مین جو سب سے آگے رزم مین سر کو کٹائے
جو کوئی لڑتا ہی کھیلے ہی وہ اپنی جان پر	خون لشکر اُسکی گردن پر جو پہلے بھاگ جائے

یہہ کہا اور سپاہ دشمن پر حملہ کیا الغرض کتنے بہادران جنگ آزمودہ کو تیغ بیدریغ سے خاک مذلت پر گرا کر روبرو باپ کے آیا اور زمین ادب کو چوم کر یہہ عرض کیا

قطعہ

تجھکو ہر چند مین حقیر لگا	کندگی پر نجانیو تو ہنر
اسپ لاغر بھی جنگ مین جو ہو	بیل فربہ سے ہی کہین بہتر

کہتے ہین کہ سپاہ دشمن کی لا انتہا تھی اور فوج انکی تھوڑی کہ ایک جماعت نے
مضطرب ہوکر قصد بھاگنے کا کیا شہزادے نے اس حال کو ملاحظہ کرکے نعرہ کیا اور
کہا ای بہادرو وقت کوشش ہے لڑائی سے منہہ مت پھیرو یا وضع عورتونکی اختیار
کرو سوارونکے دلپر سنتے ہی اس سخن کے ایک جوش دلیرانہ آگیا یکبارگی سبکے سب
نے حملہ کیا اور اس لشکر شکست اثر کو تلوارونکے نیچے دھر لیا طرفة العین مین
لڑائی مار لی اور دشمن کو شکست فاش دی بادشاہ نے اسکی بہادری اور جوانمردی
اس مرتبہ جو دیکھی تفضلات سے ماتھے کو اسکے چوما اور گلے سے لگایا پھر تو بیشتر نظر
توجہ کی اسی پر تھی تاکہ ایکدان ولیعہد اپنا کیا اور کاروبار سلطنت کا اسکو سونپا
تب تو بھائیونکو اس بات سے حسد حد سے زیادہ ہوا اور ہر ایک نے ارادہ اسکے مارنیکا
کیا غرض ایکدن مکر و فریب سے اسکی دعوت کی بلکہ عداوت کی کہ طعام زہر آلودہ اسکے
روبرو رکھدیا بہن اس اقبالمند کی حرکات زبون ان کینہ ورونکی کھڑکی مین سے دیکھتی تھی
چنانچہ شہزادے کو اسنے اشارت سے جتادیا اور دریچہ بند کرلیا فی الفور شہزادے نے
طیش کھاکر کھانے سے ہاتھ کھینچا اور یہہ کہا مشکل ہے کہ یون موت آوے ہنرمندونکو
اور انکی جاگہہ ملجاوے بے ہنرونکو

بیت

گو ہما کا نام جگ سے اُٹھ ہی جاے	بوم کے سایے تلے کوئی نہ آیے

القصہ یہہ احوال پر ملال حضرت کے سمع مبارک مین پہنچا وہین اُن ناعاقبت فہمونکو حضور مین بلا کر کماحقہ تنبیہ کی اور گوشمالی واجبی دی پہر ہر ایک کے واسطے حصے معین کر کے ملک کو تقسیم کر دیا تا اُسمین سے فتنہ و فساد تمام و کمال اُٹھ جاوے اور نزع کسیطرح کی باقی نرہے کہتے ہین دس فقیر ایک کملی مین چین سے سوین اور دو بادشاہ ایک اقلیم مین ہرگز نرہ سکین

قطعہ

ایک روٹی پاس رکھتا ہو اگر مرد خدا	آدھی اُسمین سے مقرر دے فقیرون کیتئین
ساتون اقلیمونکا مالک گو کہ ہووے بادشاہ	ملک کی خواہش نہو پہر اُسکو ہہ ممکن نہین

چوتھی حکایت

عرب کے چور ونمین سے ایک طایفہ پہاڑ کی بلندی پر بیٹھا تھا اور رستا کاروانکی آمد و رفت کا بلکہ سب مسافرونکے بھی آنے جانے کا مسدود کیا تھا شہر کی رعیت اور گاؤن گاؤن کے باشندے تاخت تاراج سے انکی تنگ آئے تھے اور لشکر بادشاہ کا بھی مکر و فریب سے اُنکے نہایت عاجز تھا اس سبب سے کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک جا اینا اُنکے ہاتھ آئی تھی اور اسی مین جا بود و باش بنائی تھی صاحب تدبیر اس ملک کے اور رئیس وہانکی سلطنت کے اکثر باہم مصلحت کرتے کہ اگر یہہ گروہ اسی وتیرہ پر ایک مدت رہا تو پہر تاب مقابلے کی اُسسے محال ہوگی

مثنوی

ہوتے پاؤ نہ گر درخت قوی	اُنکو یک شخص نے اکھاڑا بھی
چند سے اُسکو ہی گرچہ مہلت دے	پھر نہ اُکھڑے فلک کے زیلے سے
ایک چشمہ بہانیکو جسکے	بیلچی سے لیکے بند کر دیجے
پھر جو پانی اُسی مین جاوے بھر	ہو وے مشکل گذارہا تھی پر

آخر اس بات نے قرار پایا کہ ایک شخص چست و چالاک کو انکی جستجو کے لئے تعین کیجئے تاکہ ہر وقت خبر کہے چنانچہ ایک جاسوس عیار کو مقرر کیا اور بھی فرصت وقت کی دیکھتے تھے اور اسی کہات مین تھے کہ یہہ جو ریشہ وانسطے تاراج کرنے ایک قوم کے گئے تھے اور جاگہہ انکی خالی تھی کہ چند اشخاص جنگ دیدہ اور کار آزمودہ کو بھیجا وے گھات دیکھکر جابجا درختون بہاڑ کے چھپ رہے تاکہ جو مبلغ بے حساب اور بہت سا اسباب لوٹ کر سفر سے رات کو پھر آئے تھے ہتھیار اپنے اپنے کمر سے کھولے اور مال لوٹ کا جمع کرکے ایک جاگہہ رکھدیا پہلا ادا انکا خواب تہا کہ راحت چشم سے در آیا اور انکو غفلت مین ڈال دیا بیت

ہوا روز آخر چھپا آفتاب	سیہ رات نے منہہ پہ ڈالا نقاب

غرض جو نہین پہر رات گئی کہ مردان بہادر اور دلیران دلاور گھات سے کودے اور ہر ایک کی مشکین باندھلین وقت صبح بادشاہ کی درگاہ مین اُن سرکشونکو دست بستہ اور سرنگون حاضر کیا بادشاہ نے سب کے قتل کی

بسرعت اشارت کی اتفاقاً اُس جماعت مین ایک جوان تھا کہ ثمر نخل جوانیکا اُسکی
ہنوز تر و تازہ تھا اور سبزۂ گلستان رخسار کا اُسکے نو دمیدہ اور وہ بدنامو زیرون
مین سے ایک وزیر نے بادشاہ کے پایۂ تخت کو چوما اور عجز سے پیشانی اپنی زمین
پر رکھکر کلمات شفاعت آمیز اُسکے واسطے حضور معلیٰ مین عرض کرنے لگا کہ اِس لڑکے
نے ہنوز باغ زندگانی سے پھل نہین کھایا اور ریحان جوانی سے گل امید نہین
پایا امیدوار فضل و کرم ہی کہ اسکی جان بخشی کی منت اوپر خانہ زاد کے رکھین
اور اِسکی تقصیرات عفو فرماوین بادشاہ اِس بات کو سنکر چین بجبین ہوے اور
اُسکی طرف سے منہہ پھیر لیا اسواسطے کہ سخن پست اُسکا سلطانکی راے بلند کو
پسند نہ آیا اور کہا

بیت

خو نہ لے نیکو نکی ہووے جسکی طینت مین بدی	گنبد گنبد پر ہی کرو ان تربیت نا اہل کی

اور یون فرمایا کہ اُنکے فساد کی نسل کاٹنی اور بیخ و بنیاد اکھاڑنی مناسب ہی
آگ کو بجھانا اور انگاریکو چھوڑ دینا یا سانپ کو مارنا اور سنپولے کو پالنا کام
عقلمندونکا نہین

قطعہ

ابر برسے اگرچہ آب حیات	بید کی شاخ پھل نہ لایگی پر
کھو نہ اوقات اپنی سفلے سے	کہ نئے بوریا نہ دیگی شکر

وزیر نے اسبات کو جبراً و قہراً پسند کیا اور بادشاہ کی خوبیٔ عقل پر آفرین کی
اور کہا جو کچھہ کہ جہان پناہ نے ارشاد کیا وہی حق ہی اور عین صواب لیکن

اگر صحبت مین ان بدونکی تربیت ہوتا البتہ خو بو انکی ہی پکڑتا غلام کو امید ہی کہ اگر خدمت
مین اچھونکی اور صحبت مین نیکونکی تربیت پاوے تو خو انکی ہی اختیار کرے اسواسطے کہ ہنوز
لڑکا ہی سانت سیدونکی اور خصلت بدونکی دلمین اسکے نہین سمائی اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ نہین کوئی لڑکا مگر تحقیق پیدا کیا گیا ہی اوپر طریق اسلام کے لیکن ماباپ اسکے
یہودی کردین اسے یا نصرانی یا مجوسی

قطعہ

بدطینتون مین بیٹھ کے بیٹے نے نوح کے	یون اپنا خاندان نبوت ڈبو دیا
اور چند روز ہی سگ اصحاب کہف نے	خدمت جو کی بزرگونکی پس آدمی ہوا

قطعہ

اہلیہ نے لوط کی بدطینتونکا ساتھ دے	کھو دیا اپنی بزرگی کا ہزار افسوس گھر
اور اطاعت کرکے نیکونکی سگ اصحاب کہف	ہو گیا تھوڑے دنونکے بیچ مانند بشر

یہہ کہا اور ایک گروہ بادشاہ کے ندیمون سے اسکی شفاعت کے واسطے اپنے ساتھ
متفق کرلیا الغرض بادشاہ اسکے قتل سے دست بردار ہوا اور یہہ کہا جان بخشی
مین نے اگرچہ مصلحت نہ دیکھی

رباعی

توجانے ہی جو زال نے رستم سے کہا	دشمن کو حقیر جسنے سمجھا جو کا
پانی جو زیادہ چھوٹے چشمے مین ہوا	اونٹونکو دیا بوجھہ سمیت اسنے بہا

قصہ کوتاہ اس لڑکے کو ساتھ نعمت کے وہ وزیر ناقص تدبیر پرورش کرنے لگا اور ایک
استاد معقول اسکی تربیت کے واسطے مقرر کیا چند روز مین مخاطب ہونیکا

طریق پسندیدہ اور رد کرنا جواب کا بائین شایستہ بلکہ تمام آداب بادشاہونکی خدمت کے اُس ناہموار کو بحسب ظاہر سکھادیئے بہتونکا مقبول خاطر اور اکثرونکا منظور نظر ہوا بارے ایکدن وہ وزیر بے جو وقت پایا کچھہ حسن و اخلاق کہ بظاہر اُس بدباطن نے حاصل کئے تھے حضور ملا مین اظہار کرنے لگا کہ داناؤنکی تربیت نے اور نیکونکی صحبت نے فضل رب العزت سے اور اقبال خداوندنعمت سے اُسکی طبیعت میں جیسا کہ چاہیئے ویسا ہی اثر کیا اور جہل قدیم اسکی طینت پر کدورت سے ایک لخت گیا حضرت اِن باتونکو سنکر مسکرائے اور یہہ فرمایا

بیت

بھیڑیئے کا بچہ ہوگا بھیڑیا	آدمی کے ساتھہ ہووے گو بڑا

برس دو ایک گذرے تھے کہ کتنے اوباش اور بدمعاش محلے کے اُس سے ملے اور رفیق ہوئے بلکہ یہہ عہد کیا کہ رفاقت اسکی کسی وقت ترک نکرین اور ہر حال مین شریک اسکے رہین غرض فرصت وقت پاکر وزیر کو دونون بیٹون سمیت مارا اور دولت بے نہایت ہمراہ لیکر چورونکے غارمین گیا اور بدستور مقام پر باپکے قایم ہوا جو نہین خبر اِس سانحے کی حضرت کے سمع شریف مین پہنچی بے اختیار دست مبارک کو حسرت سے کاٹا اور یہہ کہا

قطعہ

ترتبیت سے اہل ہوتے مین کہین بھی ناکسان	آہن بد سے کسطرح ہے شمشیر خوب
گھاس جنگل مین اُگے اور گل چمن کے درمیان	مینہہ کی طینت وہی ہے پاک و پاکیزہ ولے

قطعہ

کب ہو سنبل زمین شور کے بیچ	اُس مین تخم امید کیون بوئے
نیکی کرنی بدون سے ہی ایسی	جیسی نیکون سے کی بدی تو نے

پانچوین حکایت

ایک کوتوال کے بیٹے کو بادشاہ اغلمش کے در دولت پر دیکھا مین نے کہ فہم و عقل زیادہ وصف سے رکھتا تھا اور لڑکائی مین آثار بزرگی کے پیشانی سے اُسکی ظاہر تھے

بیت

پیشانی نازنین پہ اُسکی	چمکے تھا ستارۂ بلندی

حاصل کلام یہہ ہی کہ بادشاہ کا منظور نظر ہوا کہ حسن صورت اور خوبی سیرت رکھتا تھا چنانچہ خردمندون نے کہا ہی کہ تونگری ہنر سے ہی نہ بسبب مال کے اور بزرگی عقل سے ہی نہ بسبب سن و سال کے ہم چشمونکو اُسکی یہ حالت دیکھکر نہایت حسد ہوا اور اُسپہ ایک خیانت کی تہمت کر کے سعی بیجا اور کوشش بیفایدہ اُسکے قتل پر کی ؎ دشمن سے کچھہ ہو سکے جو مہربان ہو دوست

بادشاہ نے پوچھا کہ موجب خصومت کا اور سبب عداوت کا اُنکی تیرے حق مین کیا ہی آداب بجا لاکر اُسنے عرض کیا کہ اِس در دولت پر غلام نے سبکو راضی کیا مگر حاسد راضی نہین ہوتے الا زوال نعمت سے مصرع

مین ہون اور دولت و اقبال شہنشاہی ہو

قطعہ

نظم

کسیکے دلکو نہ دون رنج چاہتا ہون لیکن
یہ کیا کرون کہ حسود آپ سے ہی دکھ مین ہے سدا

حسود مر کہ خلاصی ہو رنج سے گا یہہ
مشقت اسکی سے جز مرگ تو نہین چھٹتا

ارزو مین جلیے ہین بدبخت
مقبلونکا زوال نعمت و جاہ

شپرہ چشم دنکو دیکھے نہ جو
اسمین کیا آفتاب کا ہی گناہ

سچ تو یون ہی کہ آنکھین ایسی ہزار
رہین اندھے یہ ہو نہ مہر سیاہ

چھٹی حکایت

عجم کے ایک بادشاہ کی نقل کرتے ہین کہ ہاتھہ ظلم کا اُسنے رعیت کے مال پہ دراز کیا تھا اور جور و ستم حد سے زیادہ روا رکھا تھا یہانتک کہ ایک عالم اُسکے ظلم کی تعب سے ہلاک ہوا تھا اور ایک انبوہ خلایق کا اُسکے جور کی سختی سے وطن چھوڑ کر نکل گیا تھا جب رعیت کم ہوئی اور مملکت کی تحصیل مین نقصان آیا اور خزانہ بھی خالی ہو گیا تب دشمن چہار طرف سے اُسپر فوج کشی کر کے چڑھہ آئے

قطعہ

دادرس چاہے مصیبت کے دنون مین جو شخص
اُسکو لازم ہے کہ ثروت مین کرے جہد سے بھلا

قہر مت کر کہ نہین رہنے کا ایک عبد مطیع
شفقتین کر کہ جو بیگانہ ہے ہوگا اپنا

ایکدن اسکی مجلس مین اشخاص چند شاہنامہ پڑھتے تھے اور وہ مقام کہ جسمین احوال زوال دولت ضحاک کا تھا اور آنا عہد فریدون کا کہ ایک وزیر دولتخواہ نے بادشاہ سے سوال کیا کہ کیونکر جانا چاہیے کہ فریدون مال و حشم نرکھتا تھا

پھر کسطرح سے ملک اُسکے قبضے مین آیا اور بادشاہ ہوا بادشاہ نے کہا جیسا کہ سنا ہی تونے کہ ایک انبوہ خلق کا حلقۂ اطاعت مین اُسکے در آیا اور مددگار اُسکا ہوا اِس سبب سے سلطنت اُسکے ہاتھہ آئی وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند ہرگاہ کہ جمع ہونا خلایق کا موجب سلطنت کا ہی پس کسواسطے آپ خلایق کتین پریشان کرتے ہین مگر خیال سلطنت کا حضرت کو نہین ہی

مثنوی

رکھو فوج کو بات ہی یہہ بری	کہ سلطان کو لشکر سے ہی سروری
دل و جان سے لشکر کتین اپنے پال	کہ ہی فوج سے شہ کو جاہ و جلال

بادشاہ نے فرمایا کہ باعث جمع ہونیکا رعیت کے کیا ہی وزیر نے عرض کی کہ بادشاہ کو کرم چاہیئے تو خلق اُسسے گرویدہ ہوا ور رحم درکار ہی تا پناہ دولت مین اُسکی چین سے اوقات بسر کرے اور جہان پناہ کے مزاج مین یہہ دونون نہین

مثنوی

سلطنت رہتی ہی کب ظالم کے ہاتھہ	بھیڑیا کیا جانے چرواہے کی گھات
ظلم جب شاہ سے کیا ایجاد	ملک کی اپنے توڑی خود بنیاد

وزیر ناصح کی نصیحت جو موافق بادشاہ کی طبیعت کے نہ تھی اسواسطے پسند نہ آئی سنکر اس بات کو شکل غصے کی بنائی اور وزیر کو قیدخانے مین بھیجدیا بہت دن نہ گذرے تھے کہ چچا کے بیٹون نے اُسکے واسطے پرخاش کے مستعد ہوکر فوج کو آراستہ کیا اور اپنے باپ کا ملک اُسسے چاہا و لوک کہ ظلم سے اُسکے تنگ آکر پراگندہ تھے متفق ہوکر اُنکے مددگار ہوئے آخرالامر ملک بادشاہ کے

تصرف سے نکل گیا اور اُنکے تحت مین آگیا

قطعہ

زیردستونکو حکومت مین ستاوے جو شاہ	روز بد دوست جو تھا اُسکا وہ ہو دشمن تر
صلح کر اپنی رعیت سے نہ ڈر دشمن سے	شاہ عادل کی رعیت ہی فقط ہی لشکر

ساتوین حکایت

ایک بادشاہ سوار تھا کشتی مین اور ایک غلام عجمی بھی حضور مین حاضر تھا لیکن غلام نے کبھی حالت دریا کی نہ دیکھی تھی اور صعوبتین کشتی کی نہ اُٹھائین تھین بے اختیار رونے لگا اور مارے ڈر کے کانپنے ہر چند تسلی کرتے تھے مطلق چپ نہ رہتا تھا بادشاہ کا مزاج علیش سے نہایت منغص ہوا اور اس بات کا چارہ کچھہ نہو سکا اتفاقا ایک حکیم بھی اسی کشتی مین تھا اُسنے بادشاہ کی جناب مین عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین اِس غلام کو ایک وضع سے ابھی چپ کرواؤن بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ امر نہایت ہماری خشنودی اور رضامندی کا ہی اور موجب زیادتی الطاف کا واسطے تمہارے بھی ہوگا یہہ سنتے ہی حکیم نے کہا کہ ہان اِس غلام کو جلد دریا مین ڈال دین بموجب اُسکے حکم کے لوگون نے اُسکو دریا مین گرا کر دو تین غوطے دئے بعد اُسکے موئے سر پکڑ کر کشتیبان بادشاہ کے پاس لے آئے غلام نے ہاتھہ سے سکان کشتی کو پکڑا اور ایک کونے مین آکر چپکا بیٹھہ گیا بادشاہ کو یہہ احوال دیکھکر نہایت تعجب آیا کہ اسمین کیا حکمت تھی حکیم نے عرض کی کہ غلام نے پہلے مصیبت ڈوبنے کی نہ کھینچی تھی اور قدر سلامتی کشتی کی نجانتا تھا سچ ہی کہ قدر عافیت کی وہ شخص معلوم کرتا

ہی کہ جو مصیبت مین پڑتا ہی

قطعہ

بھائیکی تیرے تئین نہین ای سیرنان جو | خواہش ہی جسکی مجھکو وہ آگے ہی تیرے زشت
جو جنتی ہین سمجھین ہین اعراف کو جحیم | اور دوزخی یہہ سمجھین کہ اعراف ہی بہشت

بیت

ظاہر ہی فرق بربین ہو انسان کے نگار | آستے کہ در سے لگ رہی ہو چشم انتظار

آٹھوین حکایت

شاہزادہ ہرمز سے بعضے شخصون نے سوال کیا کہ اپنے باپکے وزیرون سے کیا خطا دیکھی تھی کہ قید کیا جواب دیا کہ ایسی کوئی خطا اُنکی مجھپر ثابت نہین ہوی کہ سبب قید کا ہوتی لیکن جب یقین ہوا مجھے کہ میری ہیبت اُنکے دلون مین نہایت ہی اور میرے قول و قسم پر اعتماد تمام نہین رکھتے ڈراین کہ اپنی اذیت کے خوف سے قصد میرے مارنے کا کرین تب حکیمون کے قول پر عمل کیا مین نے کہ کہہ گئے ہین

نظم

ڈر حکیم اُستے جو خایف تجھ سے ہو | گو کہ ویسے سو سے کرسکتا ہی جنگ
یا نون یون کاٹتے ہی جرولے سانپ کا | شاید اُسکا سر وہ کچلے لیکے سنگ
مضطرب ہوئے جو بلی لے نکال | اپنے چنگل سے وہین چشم پلنگ

نوین حکایت

ملک عرب کا ایک بادشاہ حالت پیری مین بیمار تھا اور رشتہ زیست کی آس

کا قطع کر کے موت کا امیدوار اتفاقاً اُسی حالت مین ایک سوار یکایک دروازے
مین نظر آیا اور یہہ خبر فرحت اثر لایا کہ فلانے قلعے کو فضل ایزد متعال سے
اور حضرت کے اقبال سے فتح کر کر دشمنون کو قید کر لیا اور سپاہ
و رعیت جتنی وہان کی تھی سب مطیع و فرمان بردار حضرت کی ہوئی
بادشاہ نے اِس نوید کو سنکر ایک نفس سرد کھینچا اور فرمایا کہ
اِس مژدے کی خشنودی مجھے نہین بلکہ میرے دشمنونکو ہے یعنے ملک کے وارثونکو

نظم

اسی امید مین آخر ہوی دریغ یہہ عمر
کہ دلمین ہے مرے جو کچھہ وہ دور ہو وے بید
امید بستہ تو بر آئی ایک فایدہ کیا
کہ عمر گذری نہ آویگی پھر نہین یہہ امید
بجے ہے کوچ کا نقارہ موت آپہنچی
وداع سر کتین تم کرو ای دیدۂ تر
ای دست ساعد بازو و گردن و بر و دوش
سفر کا وقت ہے رخصت ہو چلد یکدیگر
لبون پہ جان ہے علاو کر چکا ہے کام تمام
خدا کے واسطے ای یار و آؤ اِتو ادھر
بسر ہوی مری اوقات آہ غفلت میں
کیا نہ مین نے حذر گو یہ کہیو تمتو حذر

دسوین حکایت

دمشق کی جامع مسجد مین سرھانے تربت یحیی پیغمبر علیہ السلام کے معتکف تھا کہین عرب کے
بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کہ بے انصافی مین مشہور تھا اور سراپا اسکا
ظلم اور ستم سے معمور اتفاقاً زیارت کو آیا اور نماز اُسنے پڑھی پھر دعا کی ہوید سکے حاجت چاہی۔

بیت

اس خاک درپہ گھستے ہین پیشانیان سبھی ۔ محتاج ہین زیادہ جو ہینگے بہت غنی

پھر مجھے یہہ کہا کہ عطا درویشونکی اور دعا سینہ ریشونکی اعلی اور پذیرا ہی توقع کہ مجھپر توجہ کر وکہ ایک دشمن قوی ہے ڈرتا ہون اوراسی کے سوچ مین اکثر رہا کرتا ہون کہا مین نے کہ ضعیفان رعیت پر اور غریبان مملکت پر ترحم کرکہ ہرگز دشمن قوی سے رنج نہ دیکھیگا

نظم

بازو قوی وسخت سے پرزور ہاتھ سے ۔ پہنچے کو ناتوان کے ہی تو زنا خطا
کرتے ہو ونکو جسنے نہ تھانبا لقمہ ہے ۔ جسدن گرے وہ ہاتھ نہ پکڑے کوئی ذرا
تخم بدی کو بو کے بھلائی کی رکھے آس ۔ کچھ بھی تھا ناا سکے ہی بیہودہ فہم کا
غفلت کو چھوڑ داد خلایق کی جلد دے ۔ گر تو نہ دیگا کوئی تو یک روز دیویگا

مثنوی

ہر ایک کا ہی جون عضو ہر ایک بشر ۔ کہ بنیاد انکی ہی از یک گہر
اذیت جو دے ایک کو روزگار ۔ کسی شخص کو پھر نہو وے قرار
کسیکے جو دکھ سے نہین تجھکو کام ۔ تو کیون آدمی اپنا رکھا ہی نام

گیارھوین حکایت

ایک درویش کہ قبول ہوتی تھین جسکی دعائین سدا بغداد مین وارد ہوا حجاج بن یوسف نے یہہ مژدہ جو نہین سنا درویش کو باشتیاق تمام بلوا بھیجا اور یہہ

التماس کیا کہ امیدوار دعا کا ہون درویش نے کہا ای خداے داور اسکی روح جلد قبض کر حجاج نے کہا کہ از برای خدا یہہ کونسی ہی دعا فقیر بے ڈریا بولا یہی دعا خیر ہی تیرے حق مین بلکہ جمیع مسلمانونکے

رباعی

ای زبردست چھوڑ یہہ اطوار	زیردستون کیتین ندے آزار
آخرالامر سرد ہو ویگا	گرم کب تک رہیگا یہہ بازار

قطعہ

تیرے کس کام کی جہانداری	خلق کو تجھ سے ہیگی بیزاری
تجھکو موت آسے جلد تجھسے تو	نہین چھوٹتی ہی مردم آزاری

بارھوین حکایت

ایک بادشاہ بے انصاف نے ایک اہل دل سے پوچھا کہ عبادتو نمین میرے واسطے کونسی مناسب اور بہتر ہی کہا اُسنے کہ سونا دوپہر تک تجھکو ہر طرح اولی ہی اور سب طاعتون سے اعلی اسواسطے کہ خلق خدا ایک ذرا آسایش پاوے

قطعہ

دوپہر تک سوتے ظالم کو دیکھا مین نے جو	یون کہا فتنا ہی بہتر ہی اسے جتنا ہو خواب
جاگنے سے جسکا سونا ہووے اوس دوستو	ایسے تو بد زیست کا اچھا ہی مرجانا شتاب

تیرھوین حکایت

سنا گیا ہی کہ بادشاہو نمین سے کسی بادشاہ نے ایک راتکو عیش و عشرت مین روز کیا تھا اور انتہای مستی مین یہہ شعر پڑھتا تھا

بیت

مجھکو اس دم سا جہان مین کوئی خوش تر دم نہین   نیک و بد کی کچھ نہین ہی فکر مطلق غم نہین

ایک فقیر ننگا جاڑے مین سوتا تھا وہ بھی یہہ بیت پڑھنے لگا **بیت**

ای کہ اقبال و حشم مین مثل تیرا جم نہین   غم نہین گو تجھکو لیکن کیا مرا بھی غم نہین

بادشاہ کو یہہ سخن اُسکا بہت بھایا اور نہایت پسند آیا فی الفور ہزار دینار کھڑکی مین سے بخشنے لگا اور یہہ فرمایا کہ دامن پھیلا فقیر نے عرض کی کہ دامن کہان سے لاؤن کہ جامۂ عریانی پہنے ہوں شہریار کو اُسکی خستہ حالی و بے پروبالی پر زیادہ ترحم آیا ایک خلعت بھی اُس نقد پر افزود کیا اور اسکے پاس بھیجدیا فقیر اُس مبلغ کثیر کو ایک مدت قلیل مین خرچ کر کے پھر آیا **قطعہ**

کف آزاد پر رہے کب مال   صرف کر دیوے اُسکو یہہ فی الحال
صبر یک آن و آب یک لمحہ   دل عاشق نہ رکھے نے غربال

جس حالت مین کہ بادشاہ کو پرواہ اُسکی نہ تھی لوگون نے احوال کو اُس مسرف کے پھر عرض کیا حضرت نے نہایت طیش کھایا اور منہہ غصے کا بنایا یہین سے ہی جو صاحب دانش و اہل فراست نے کہا ہی کہ طبیعت سے بادشاہونکی حذر کیا چاہیے کہ اکثر خاطر انکی امور مملکت مین متعلق رہتی ہی اسیواسطے ہرگھڑی توجہ احوال عوام پر نہین کرتے **مثنوی**

شہ سے جو چاہے عز و نعمت و جاہ   وقت فرصت پہ اسکے رکھے نگاہ
جب تو دیکھے نہین سخن کی مجال   قدر مت کھو زیادہ کر کے مقال

آخرالامر بادشاہ نے غصے سے فرمایا کہ نکال دو اِس فقیر بے حیا مسرف کو کیتین کہ اِتنے بہت سی نعمت کو تھوڑی سی مدت مین برباد کر دیا اور خزانہ بیت المال کا لقمہ مسکینون کا نہ طعام اخوان شیاطین کا

بیت

دیکھنا یکدن تو شب کو اُسکا بے روغن چراغ		جو کہ احمق دن کو روشن شمع کافوری کرے

ایک وزیر والا تدبیر با ادب ہو کر عرض کرنے لگا ای خداوند مصلحت یہہ ہی کہ ایسے محتاجون کو خرچ روزمرہ بتدریج دیا چاہیے تو نفقے مین اسراف نکرین اور جو کچھہ کہ لعنت و دولت حضور اعلی سے ہوی وہ سراسر واسطے تربیت کے ہی لیکن کتنے ناقص اسکو حمل او پر بخل کے کرینگے اور صاحبان ہمت کو مناسب نہین ایک شخص کو لطف سے امیدوار کرین اور پھر ناامیدی سے مایوس

بیت

اور کھولدے تو بند نکر نا کبھو ذرا		مت بھول آگے اہل طمع کے در عطا

قطعہ

وہان جمع ہو وین آن کے جس جا ہو آب شیرین		ممکن نہین ہی یہہ کہ مسافر حجاز کے
اکثر وہین کھڑے رہین انسان مرغ مور		میٹھا ہو جس مقام مین چشمہ یقین ہی

چودھوین حکایت

اگلے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ رعیت مملکت مین سستی کرتا اور لشکر کو بیچ سختی کے رکھتا جون ایک دشمن اُسکے مقابل ہوا لشکر تمام بھاگ گیا

مثنوی

تو کب اُسکے دشمن پہ کھینچے وہ تیغ		سپاہی سے زر کا کرے جو دریغ

دلیری لڑائی مین وہ کیا کرے		جو نت دست خالی کو دیکھا کرے

اُنمین سے کہ جنھون نے یہہ عذر اور مکر کیا تھا ایک شخص مجھہ سے بھی دوستی رکھتا تھا
ملامت کی مینے اُسکو اور یہہ کہا کمینہ اور سفلہ ناشکر اور حق ناشناس وہ شخص ہی کھوڑے
سے تغیر حال مین اپنے مخدوم قدیم سے پھر جاوے اور برسون کی نعمتون کے حقوق کھو دیوے
کہا اُس شخص نے کہ اگر معذور رکھے تو تو مجھہ مین بھی کہون لایق ہی کہ میرے گھوڑے کو جو سیر
نہو وین اور نمدہ میرے زین کا بھی گرو ہو لیس جو بادشاہ کہ زر کا بخل سپاہی کرے ایسے کے ساتھہ
کون ہوے اور کیون جو کھون اُٹھائیے اور کسواسطے مرے **مثنوی**

زر سپاہی کو جو تو دیگا تو وہ دیویگا سر		گر نہ زر دیگا تو وہ جاویگا چاہیگا جدھر
سیر ہو تو ہو غضب سے شیر پر حملہ کنان		اور جو بھوکھا ہو تو بھاگے لومڑی سے پہلوان

پندرھوین حکایت

وزیرو نمین سے ایک وزیر منصب وزارت سے تغیر ہو کر درویشو نکے زمرہ مین داخل ہوا
انکی صحبت کی برکت نے اسکے دلمین اثر کیا اور استغنا اسکو بخوبی حاصل ہوا بادشاہ نے
اسکے احوال پر پھر نوازش فرمائی اور چاہا کہ خدمت وزارت کی بدستور سابق عطا
کرے وزیر نے قبول نکی بلکہ یون عرض کی کہ یہہ عزلت بہتر ہی مجھکو خدمت سے **رباعی**

گوشے مین جو اشخاص کہ بیٹھے تنہا		منہہ ہر کس و ناکس کا اُنھونے باندھا
کاغذ کتئین پھاڑ قلم کو توڑا		اب خوف سخن گیرون کا اُنکو نرہا

بادشاہ نے پھر فرمایا کہ اسوقت میرے تئین ایک عقلمند دانا تر چاہیئے کہ تدبیر مملکت

کی لیاقت رکھتا ہو وزیر نے التماس کیا کہ نشان دانشمند کامل کا یہہ ہی کہ ایسے کامون کے نزدیک نہ آوے

بیت

دُکھ ایک جانور کو ندے کھائے استخوان	پھر کیون نہ ہو ہما کو شرف طایر و نمین پہان

سولھوین حکایت

سیاہ گوش سے پوچھا کہ تونے صحبت شیر کی کیون اختیار کی کہا اُسنے کہ بچا ہوا اُسکے شکار مین سے کھا لیتا ہون اور دشمنونکے شر سے اُسکی پناہ مین زندگانی کرتا ہون کسی نے کہا کہ اب تو سایۂ حمایت مین اُسکے آیا تو اور شکر نعمت پر اُسکی اقرار کیا تو نے کسواسطے نزدیک اُسکے نہین جاتا کہ تجکو اپنے مخصوصون مین داخل کرے اور اپنے مخلصون مین گنے کہا اُسنے کہ اس مرتبہ اُسکے غضب سے نڈر نہین ہون جو اتنی جرات کرون بیت

برسون مین پوجے گبر اگر آگ کے تئین	جو نہین گرے وہ اُسمین تو جل جاے بس وہی

ہوتا ہی ہمنشین بادشاہ کے مال و متاع سے منتفع ہوتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ گردن مارے جاتے ہین چنانچہ حکیمونے کہا ہی کہ بادشاہونکی طبیعت کے تلون سے ڈرا چاہیے کہ کبھی سلام کرنے سے آزردہ ہوتے ہین اور کبھی عوض گالی کے خلعت دیتے ہین اور کہتے ہین کہ کثرت ظرافت کی اور زیادتی خوش طبعی کی ہنر ندیمونکا ہی اور عیب حکیمونکا بیت

مت چھوڑ قرینہ دجو رہے قدر مدام	بازی و ظرافت ہی ندیمون کا کام

سترھوین حکایت

رفیقون مین سے ایک شخص گلہ روزگار ناہنجار کا آگے پیر کرنے لگا کہ آمدنی کم رکھتا

ہون تھوڑی اور عیال بہت طاقت فاقہ کشی کی بھی مجھ مین نہین اکثر اوقات یہہ
جی مین آتا ہی کہ چلا جاؤن کہین خواہ وہان سُکھ سے گذرے یا دُکھ سے غرض
کسیطرح سے ایام زندگانی فانی کے کٹ جائین اور اِس ملک کے باشندے میرے نیک
و بد سے خبر نپائین

رباعی

بیکس کوئی سو گیا جو بھوکھا	جانا نہ کسی سنے کہ کون ہیگا
جان لب پہ کسی کے آ گئی آہ	لیکن کوئی ٹک ذرا نہ رویا

پر شماتت اعدا سے اندیشہ کرتا ہون کہ میرے پیچھے طعنے دیکر ہنسین اور میری گور
کو میرے عیال کے حق مین اور بے مروتی کے حمل کرین اور کہین

قطعہ

اُس بیحیا کو دیکھ کہ ہرگز جہان مین	نیکی کا منہہ کبھی وہ نہ دیکھیگا یکنظر
اوقات اپنی کاٹتے وہ آسودگی کے ساتھ	فرزند و زن کی سختی سے کیوننہ تک خبر

علم حساب مین تھوڑی سی دستگاہ اور فن سیاق مین اندک سے قدرت رکھتا ہون اگر تمھاری
سعی سے میرا بدرخرچ معین ہو جاے تو موجب جمعیت خاطر کا ہوگا اور بقیہ عمر مین
اُسکے شکر کے عہدے سے نکل نہ سکونگا کہا ہین ہے کہ ای برادر عمل بادشاہو نکا دو طرف
رکھتا ہی امید نان کی اور دہشت جان کی خلاف راے عقلمندونکا ہی کہ اُس امید
مین اور اِس بیم مین اپنے تئین ڈالے

قطعہ

کوئی آتا نہین حاکم کی طرف سے ہرگز	حاصل باغ و زمین مانگنے درویش کے گھر
یا غم و غصہ و تشویش سے راضی ہو تو	یا جگر بند کو رکھ زاغ کے آگے ہ ۔۔

پھر کہا اُسنے کہ یہہ سخن موافق میرے حال کے کہا تو نے اور جواب میرے سوال کا ندیا ہے
سنا ہی تو نے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی خیانت کرے ہاتھہ اسکا حساب دیتے ہوے
کانپنے لگے

بیت

لگی کو چھوڑ دے سے ہی راستی خوشنودی مولا	کہ سیدھی راہ مین ہوتے کسیکو گم نہین دیکھا

۷ اور حکیمون نے کہا ہی چار شخص چار آدمیون کی جان سے رنجیدہ مین چھوٹ دینے والا سلطان
سے اور چور پاسبان سے فاسق چغل خور سے اور فاحشہ محتسب سے اور جسکا حساب
پاک ہی اُسکو محاسب سے کیا باک ہی

قطعہ

جو وقت خدمت و رفعت نہ حد سے گذرے تو	تو پھر حساب کے دن ہو عدو سے تجھ کو نہ باک
اگر نہین تجھے آلودگی تو چین سے رہ	کہ دھوبی سنگ پہ پچھاڑتے ہین جامہ ناپاک

کہا ہے کہ نقل اُس لومڑی کی مناسب تیرے حال کے ہی جو بھاگتی تھی اور گرتی تھی اور
اُٹھتی تھی کسی نے پوچھا اُس سے ایسی کونسی آفت ہی جو موجب اتنی دہشت کا ہوئی
کہا اُسنے سنا ہی مین نے کہ اونٹونکو بیگار پکڑتے ہین جا نوروان کہا ای گدھی اونٹ
کیتین تجھہ سے کیا مناسبت اور تیرے تئین اُس سے کیا مشابہت بولی وہ چپ رہ کہ اگر دشمن
واسطے غرض کے کہدین یہہ بھی بچہ شتر ہی اور پکڑی جاؤن تو کسکو اندیشہ میرے چھڑانے
کا ہوگا اور تجسس احوال کا میرے کون کریگا جب تلک تریاق عراق سے آوے سانپ
کا کاٹا ہوا مر جاوے فی الحقیقت تجھے ایسی ہی فضیلت و امانت ہی اور تقوی و دیانت لیکن
دشمن پیچ گھات مین ہین اور مدعی سخت بدذات جو کچھہ کہ حسن سیرت تیری ہی اگر خلاف اسکے

تقریر کرین تو البتہ بادشاہ کے محل عتاب اور معرض عقاب مین آوے تو پھر اُس
حالت مین کسکو مجال مقال کی ہو پس مصلحت یہہ دیکھتا ہون کہ مسلک قناعت کو اختیار
کرے تو اور ترک ریاست کہ کہتے ہین

بیت

دریا مین فائدے بہت ہین بلکہ بے شمار	چاہے سلامتی تو کنارہ کر اختیار

اِس سخن کو سنکر نہایت غصے ہوا منہہ مین نقل سے پھیر لیا اور باتین بخشش آمیز کرنے
لگا کہ یہہ کیا عقل ہی اور کیا یہہ شعور قول حکیمونکا راست ہوا جو کہہ گئے ہین کہ دوست
زندان مین کام آتے ہین اور دشمن بھی دسترخوان پر دوست نظر آتے ہین

قطعہ

دیکھنا زنہار اُسکو آشنا مت جاننا	وقت نعمت جو کرے اظہار اپنی دوستی
دوست اپنا جانیو بے شبہہ تو اُس شخص کو	ہووے روز بد مین جس سے دستگیری غمخوری

جب دیکھا مین نے کہ آزردہ ہوتا ہی اور نصیحت بغرض سنتا ہی مجبور ہوکر دیوان پایین گیا
اور بسبب سابقہ اتحاد کے کہ مجھہ مین اور اسمین تھا صورت حال اُس کوتہ اندیشی کی ہی اور لیاقت
و استحقاق اُسکا کما ینبغی ظاہر کیا غرض ایک چھوٹا سا کام اُسکے واسطے معین ہوگیا کتنے دن
اوپر اُسکے گذرے تھے کہ رسائی اُسکی طبیعت کی دیکھی اسکی تدبیر کی خوبی پسند کی غرض
اُس کام سے اسکا مرتبہ گذر گیا تب ایک امر عمدہ اور اِسکے واسطے مقرر ہوا اسیطرح
ستارہ اُسکی دولت کا اور اختر اسکی حشمت کا ترقی مین تھا نہایت اوج دولت کو پہنچا
اور مقرب حضرت سلطان کا اور معتمد ہوا ترقی اور خوشحالی اُسکی دیکھکر خرم و شادان
ہوا مین اور یہہ کہا مین نے

بیت

ترش رو گردش ایام سے استقامت ہو	صبر کرتا وا تو ہی پر پھل وہ رکھے ہی شیرین

بیت

شکستہ دل نہ ہو ہرگز تو کار بستہ سے	کہ تیرگی ہی نیت وہان جہان ہی آب الحیات

بیت

غمگین اسقدر نہوای مورد بلا	بہتیرے لطف رکھے ہی پوشیدہ کبریا

اتفاقاً قریب اسی وقت کے کتنے آشناؤنکے ساتھ سفر حجاز کا کیا مین نے حج بیت اللہ کی زیارت کرکے پھرا مین دو منزل میرے استقبال کے واسطے آیا وہ ظاہر احوال اسکا دیکھا مین نہایت پریشان تھا اور بمرتبہ حیران عقلیہ جاتا مین نے کہ معزول ہی جواتنا معقول ہی غرض دوست دیوانی کتین آشناؤنکی ملاقات کی فرصت اسوقت ہوتی ہی جب خدمت سے تغیر ہوتا ہی

قطعہ

خدمت وجاہ وحشم ثروت کے بیچ	آشناؤن سے نہ کچھہ مطلب نہ کام
ہووے جب بیکار گی تب دردِ دل	دوستون ہی سے کہین آکر مدام

القصہ پوچھا مین نے کہ یہہ کیا حال ہی کہا اسنے جیسا کہ تو نے کہا تھا کتنے اشخاص کو میرا حسد ہوا بلکہ ایک خیانت سے مجھے متہم کیا اور اس بات کے تحقیق کرنے پر بادشاہ کا مزاج نہ آیا تاسف یہہ ہی کہ ایک بھی آشنا کلمہ حق نہ بولا اور مدتونکی صحبت کو سبنے بھلا دیا

قطعہ

جو ہو صاحب جاہ تو کرکے وصف	وہر ہے ہاتھہ سر پہ ہر یک دمبدم

گر اد یوے جو اسکے تئین روزگار	تو رکھین سبھی اُسکے سر پر قدم

حاصل کلام یہہ ہے کہ انواع عقوبت مین گرفتار تھا اور ہر گھڑی سزا نو غم سے سرگرم تھا کہ اِس ہفتے مین حاجیونکے آنے کا مژدہ پہنچا بارے اُس قید شدید سے مجکو رہا کیا اور نمک قدیم ہی میری یعنے قناعت مجھپر معین کی کہا مینے کہ اُسوقت میری نصیحت نمانی تو نے چنانچہ مین کہتا تھا کہ عمل بادشاہونکا مانند سفر دریا کی ہے فایدہ مند اور خوفناک یا گنج پاویگا تو یا رنج مین مرجائیگا **بیت**

یا تھوین پاتو اپنے وہ موتی بہت سے	یا موج اُسکا مردہ کنارے پہ پھینک دے

اِس سے زیادہ مصلحت ندیکھی مینے کہ زخم نہانی کو اُسکے ناخن سرزنش سے چھیلوں اور نمک ملامت چھڑکوں اِن دو بیتون پر اکتفا کیا **قطعہ**

مصیبت قید و بند اب دیکھتا ہے	نصیحت ناصحون کی کیون نہ مانی
اُٹھا سکتا نہیں گر نیش کا دُکھ	تو گھر مین کیون رکھی بچھو کے انگلی

اٹھارھوین حکایت

چند اشخاص میری صحبت مین تھے کہ صلاح سے آراستہ اُنکا ظاہر حال تھا اور باطن بھی تقویٰ و طہارت سے مالامال سردارونمین ایک عمدہ اُنسے کمال رسوخ رکھتا تھا چنانچہ اُسنے اُنکی معیشت کے واسطے کچھ روز مقرر کیا کہ اُنمین سے ایک شخص نے وہ حرکت کی کہ مناسب حال فقرا کے اور موافق طور صلحا نہ تھی یقین ہے اُس شخص کے خلل آیا اور رتبہ اُنکی عظمت کا کم ہوگیا چاہا مینے کہ کسی طور سے یارونکے روزینے کو پھر جاری کروادون

اسواسطے اُس عمدہ کے درِ دولت پر گیا ہین لیکن دربان نے مجھکو نچھوڑا اور باریاب نہونے دیا بلکہ کچھہ لایعنی اور ناشایستہ کہا مین نے اسکی برداشت کی بلکہ بہت سی معذرت اسواسطے دانا کہہ گئے ہین

قطعہ

بیوسیلے نہ جھانکنا ہرگز	در میر و وزیر و سلطان کو
سگ و دربان غریب دیکھین اگر	کھینچین یک جیب ایک دامان کو

اتنے مین مقربان درگاہ اُس بزرگ کے میرے احوال سے آگاہ ہوئے اعزاز و اکرام سے مجھے لے آئے اور ایک مقام بلند میرے واسطے مقرر کیا لیکن عجز و انکسار سے مین نہایت نیچے بیٹھا اور یہہ شعر پڑھا

بیت

بندۂ ادنیٰ ہون ای صاحب مرے	امر ہو تو بیٹھون بندون مین ترے

کہا اُسنے ایسی باتونکی یہہ جاگہہ نہین ادنیٰ ادنیٰ

بیت

گر مری انکھون پہ تو بیٹھے نہین	ناز اٹھاؤن مین ترا ای نازنین

القصہ بیٹھکر مجلس و مقام سے مذکور کہنے لگا یہان تلک کہ یارونکی ذلت کی باتین بھی درمیان آئین تب کہا مین نے

قطعہ

گناہ کون سا دیکھا ہی اُسنے منعم نے	کہ اپنے بندے کو نظر و نین خوار رکھتا ہے
بزرگواری و الطاف ہی خدا کو فقط	جو رزق عاصیون کا برقرار رکھتا ہے

حاکم نے جو یہہ باتین سنی نہایت پسند کی اور وجہہ معاش یارونکی بدستور سابق معین کر دی اور چڑھے ہوئے. وز بھی انکے دلوا دئے اِس نعمت کا شکر کیا مین نے اور زمین

خدمت کی جو می غرض گستاخی و دلیری کی معذرت حد سے زیادہ کی اور وقت روانگی و رخصدت کے یہہ کہا

قطعہ

جو کعبہ قبلۂ حاجت ہوا تو دور سے لوگ | طواف کرنے کو جاتاہین مجتمع ہوکر
تجھے تحمل اہل غرض مناسب ہی | کہ مارتا نہین کوئی سنگ نخل بے بر پر

انیسوین حکایت

ایک شہزادے نے بہت سامال باپ کے ورثہ کا پایا اور ہاتھ بخشش کا کھول دیا داد و دہش بہت سی کی اور سخاوت کی داد دی غرض سپاہ کو نعمت بلا کد اور رعیت کو مال و دولت بے حد بخشی

قطعہ

دماغ و دل کو کیا گو ہی اگر پاس | رکھہ آتش پر جو دیکھو بوے عنبر
سخاوت کر جو چاہے ہی برائی | نہ بن بوئے اُگے دانا زمین پر

ایک ہمنشین تنگ دل یون نصیحت کرنے لگا کہ اگلے بادشاہون نے اس نعمت کو بہت کوشش سے جمع کیا ہی اور واسطے ایکدن کے رکھا ہی بخشش تک سوچ کر کیجئے اور سخاوت سے ہاتھ کھینچ لیجئے کہ ابھی بہت سی گھاتیان آگے ہین اور دشمن پیچھے ایسا نہو کہ وقت حاجت ہاتھہ تنگ ہوجاوے اور چرخ بوقلمون جلوہ کچھہ اور رنگ دکھائے

قطعہ

گنج اگر بخشش سے تیرے لین عوام | صاحب ہر خانہ پاوے یک برنج
گر تو لے یک جو بھی ر و یا سب سے لے | جمع ہو تیرے سے گنج ہر روز گ

بادشاہزادہ اُس پست ہمت کے کلام سے برہم ہوا کہ موافق اُسکے طبع عالی کے نتھا
اور اُسپر غصہ کیا کہ خدا تعالی نے اپنے فضل سے مجھکو مالک اِس مملکت کا اور سلطان
اِس سلطنت کا کیا ہی چاہئے کہ ہر طرح کی لذتین اُٹھاؤن مین اور ہر ایک محتاج کو تونگر
بناؤن مین نہ پاسبان ہون کہ اُسکی محافظت کیا کرون **بیت**

چالیس گنج رکھتا تھا قارون ہوا گیا	چھوڑا جو نام نیک نہ نوشیروان ہوا

بیسوین حکایت

کہتے ہین کہ نوشیروان عادل کسی شکارگاہ مین ایک شکار کو کباب کرتا تھا اتفاقاً لون نتھا
کہ ایک غلام کو بستی کے پاس بھیجا تا کہ لون لاوے اور اُسے یون فرمایا کہ لون زور شور سے نہ لیجو
بلکہ قیمت دیجو ایسا نہو گاؤن مین خرابی اور خواری ہو اور یہہ رسم ہمیشہ جاری ہو وزیر نادان
نے التماس کیا کہ اسقدر لون کیا قدر رکھتا ہی کہ موجب شورش و برہمی اور باعث خرابی و
خستگی کا ہوگا بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ بناء ظلم کی پہلے جہان مین تھوڑی تھی جو کوئی
آیا اُسنے کچھ اُسپر افزایش کی تا اِس نہایت کو پہنچی **قطعہ**

جو شاہ باغ رعیت سے کھائے ایک بھی سیب	غلام اُسکے اُکھاڑین درخت میوہ دار
جو نیم بیضے کی مقدار ظلم شہ سے ہو	پروے سیخ مین اُسکی سپاہ مرغ ہزار

اکیسوین حکایت

سنا ہی مین نے کہ ایک وزیر غافل بلکہ جاہل رعیت کے گھر خراب کرتا اسواسطے کہ خزانہ
بادشاہ کا زیادہ کرے بے خبر تھا قول حکماء سے کہ کہہ گئے ہین جو شخص کہ اپنے خالق کو

رنج دیکو اِس لئے کہ ایک مخلوق کے دلکو راضی کرے قادر کریم اُسی مخلوق کو اُسکی سرزنش کے واسطے متعین کرے تاکہ اپنے کئے کی سزا اُسکے ہاتھ سے پاوے بیت

آفت جان کہ ہی بہر سپند	قہر ہی بر دو دِ دل دردمند

چنانچہ سب حیوانوں کا سردار شیر ہی اور جانوروں میں کمتر گدھا لیکن عقلمندوں کے نزدیک گدھا بوجھہ کا اُٹھانے والا بہتر ہی شیر درندہ سے مثنوی

ہی خر مسکین اگرچہ بے تمیز	بوجھہ لے چلتا ہی اِسّے ہی عزیز
گاؤ خر جو بوجھہ اُٹھاوین ہمنشین	آدمی موذی سے ہین بہتر کہین

پھر آیا ہین داستان پر وزیر غافل کی تھوڑے سے اخلاق زبون اُسکے بادشاہ کو معلوم ہوئے فی الفور اُسکو شکنجے مین کھینچا اور طرح بطرح کے عذابون سے مارا قطعہ

نہ حاصل ہو تجھکو رضاے ملک	رکھے تا نہ تو خاطر بندگان
اگر چاہتا ہی عطاے خدا	تو کر خلق سے اُسکی تو نیکیان

اور یون کہتے ہین کہ ایک ستم رسید و نمین سے اُسطرف وارد ہوا اور اُسکے حال تباہ کو دیکھا اُسنے اور یون کہا قطعہ

زور و قوت جسکو ہو لازم نہین آ سکتین	سلطنت مین کھائے تہمت سے وہ مال مردمان
ناف کے اندر جو کیو چاک ہو جاوے شکم	لیک ہی ممکن کہ نگلے حلق سے وہ استخوان

بیت

نہ رہیگا ستمگر و غدّار	اُسپہ لعنت رہیگی لیل و نہار

بائیسوین حکایت

ایک مردم آزار کی نقل کرتے ہین کہ کسی پرہیزگار کے سر پر اُسنے پتھر مارا درویش کو قدرت بدلا لینے کی نہ تھی پر اُس پتھر کو اپنے پاس رکھتا تھا کہ ایک وقت بادشاہ اوپر اُسکے غصے ہوا اور ایک کوئے مین اُسکو قید کیا درویش وہان آیا اور اُسی پتھر کو اُسکے سر پر مارا کہا اُسنے تو کون ہے اور میرے تئین کسواسطے پتھر مارا کہا اُسنے کہ مین وہی شخص ہون اور یہہ وہی پتھر ہے کہ فلانی تاریخ میرے سر پر مارا تھا تو نے بولا وہ کہ اتنی مدت کہان تھا تو کہا اُسنے کہ تیری جاہ سے اندیشہ کرتا تھا اب تجھے چاہ مین دیکھا غنیمت جانا کہ عقلمندون نے کہا ہے

مثنوی

دیکھے نالایق کو جب تو بختیار	عاقلون کی طرح کر صبر اختیار
تیز تر ناخون جو رکھتا نہین	تو بدون کے ساتھ بس لڑنا نہین
جو کوئی پشہ زور سے پنجہ ملائے	نا توان پنجے سے اپنے ہاتھ اُٹھائے
جب کہ اُسکے ہاتھ باندھے آسمان	تب نکال اُسکا تو مغز استخوان

تیوسیوین حکایت

ایک بادشاہ کو مرض ایسا کہ جسکا ذکر نکرنا بہتر ہے کتنے حکیم یونان کے متفق ہوئے کہ اس درد کی کچھ دوا نہین مگر پتا آدمی کا کہ کتنی صفتین اُسمین ہوئین بادشاہ نے فرمایا جلد پیدا کرین ایک زمیندار کے لڑکے کو انہین صفات سے کہ حکیمون نے کہین تھین پایا اور ماباپ کو اُسکے بہت سامال دیکر راضی کیا اور قاضی نے بھی

اُسکے قتل کا فتویٰ دیا کہ خون ایک شخص کا رعیت مین سے بادشاہ کی سلامتی کے واسطے
جایز ہی جلاد نے اُسکے مارنے کا قصد کیا لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھا اور مسکرایا
کچھہ ہونٹون مین کہنے لگا بادشاہ نے پوچھا کہ اِس حالت مین ہنسنے کا کیا موقع ہی لڑکے
نے کہا کہ لاڈ فرزند کا ماباپ پر ہوتا ہی دعویٰ آگے قاضی کے لیجاتے ہین اور داد بادشاہ
سے چاہتے ہین جب کہ باپ ماں واسطے حاصل ہونے دنیا کے میرے خون پر بخوشی راضی ہوئے
اور قاضی نے میرے قتل کا فتویٰ دیا اور بادشاہ نے بھی اچھا ہونا اپنا میرے ہلاک ہونے مین
دیکھا اب سوا حافظ حقیقی کے پناہ نہین رکھتا ہون

بیت

آگے کرون کس کے جا کے تیری فریاد — مانگون تیرے ظلم کی تجھہ سے ہی داد

یہہ باتین سنکر بادشاہ کا دل بھر آیا اور رو دیا بعد اسکے فرمایا کہ مرنا میرا بہتر ہی ایسے بیگناہ
کے خون کرنے سے یہہ کہکر پیشانی اُس لڑکے کی چومی اور گود مین لے لیا غرض خون اُسکا
معاف کیا اور مال و زر بہت سا دیا کہتے ہین کہ بادشاہ نے اُسی ہفتے مین شفا پائی

قطعہ

غرق ہونگا فکر مین اُس بیت کی مین ابتلک — ایک مہاوت جو کہ پڑھتا تھا رود نیل پر
جو کہ ہی حال چیونٹی کا تیرے زیر قدم — فیل کے پاؤن تلے حال اُتنے ہی تیرا بتر

چوبیسوین حکایت

عمرلیث کے ملازمون مین سے ایک غلام بھاگ گیا تھا لوگ اُسکے پیچھے واسطے تلاش کے
گئے اور لے آئے وزیر کو ساتھ اُسکے لاگ تھی اسواسطے قتل کی اُسکے اشارت کی تو
اور غلام ایسی حرکت نکرین بندہ مسکین نے عجز سے عمرلیث کے آگے اپنا سر زمین پر رکھدیا اور کہا

کچھ ہی مجھ پر ہو جو اچھا تو کہے تو ہی روا		بندہ کیا دعوی کرے ہی حکم صاحب کا بجا

لیکن بسبب اسکے کہ نمک پروردہ اِس خاندان کا ہون نہین چاہتا کہ فردا قیامت آپ میرے خون کے مظلمے مین گرفتار ہووین اور جو یونہین مرضی مبارک ہی تو مجھے ساتھ ایک حیلۂ شرعی کے قتل کیجئے بادشاہ نے فرمایا کہ حیلۂ شرعی کیونکر کرون غلام نے عرض کی کہ حکم ہوتا مین وزیر کو مار ڈالون پھر مجھکو اسکے قصاص مین قتل کروائیے تا کہ خون ناحق تمسے نہو بادشاہ ان باتونکو سنکر بے اختیار ہنسے اور وزیر سے کہا اب کیا مصلحت دیکھتا ہی تو وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند عالم واسطے خدا کے اِس شوخ چشم عیار کو اپنے باپ کی قبر کے صدقے سے ازاد کرو نہین تو مجکو کسی بلا مین گرفتار کریگا گناہ میرا ہی کہ حکیمونکے قول پر عمل نکیا مین سنے کہ کہہ گئے ہین

قطعہ

کیون تو سنگ انداز سے جا کر لڑا		اپنی نادانی سے پھوڑا اپنا سر
رو دشمن پر جو پھینکا تو نے تیر		اُسکا اب تو ہی نشانہ کر حذر

پچیسوین حکایت

ملک زوزن کے ملازمونمین ایک سردار نیک سیرت خوش خصلت تھا سب مجلسونکے روبرو انکے بعزت پیش آتا اور پس غیبت انکو بخوبی یاد کرتا اتفاقاً اُسسے ایک حرکت ہوئی کہ بادشاہ کو بری لگی تاوان لیا اور عذاب شدید اُسپر کیا بادشاہ کے سرہنگ جو اُسکی پہلی نعمتونکے مقر اور شاکر تھے اسواسطے مدت متعینہ مین اپنی عطوفت اور ملایمت کرتے رہے اور سرزنش و ملامت کو روا نہ رکھا

قطعہ

صلح دشمن سے جو خواہش ہی تو حسب و بخیخ	پیچھے وہ یہ کہے تو آگے کر اسکی تحسین
منہہ سے دشمن کے نکلتا ہی سخن آخر کو	تلخ بات اُسکی نہ بھاوے تو دہن کر شیرین

الغرض جو لکھا کہ مضمون اعتراض بادشاہ کا تھا بعضے کا جواب دہ ہوا اور بقیہ کی جہت سے
قید میں ہم کہتے ہیں کہ بادشاہوں میں سے جو قریب اُس نواح کے تھے ایک بادشاہ نے مخفی پیغام
اُسکو بطریق نوشتہ کے بھیجا کہ سلاطین اُس طرف کے قدر ایسے بزرگوار کی نجانتے تھے
جو ایسی بے عزتی کی نہایت بیہودہ بات ہم پر ناگوار ہوی اگر طبیعت تمہاری ہماری طرف
ملتفت ہووے تو ادھر آنا عین صلاح ہی ہر طرح سے تمہارے حق میں عنایت و سعی کی جاوےگی
اور سردار بھی اس مملکت کے تمہارے دیدار کے مشتاق و مفتخر ہیں اور اسکے جواب کے منتظر
القصہ خواجہ اُسکے مضمون سے مطلع ہوا اور خوف و خطر سے اندیشہ کرکے فی الحال
ایک جواب مختصر لکھا اور روانہ کیا کہ اگر احیاناً خط پکڑا جاوے تو موجب فتنہ و فساد کا
نہو اتفاقاً بادشاہ کے ملازموں سے ایک شخص اس حال سے آگاہ تھا حضور اعلی میں اُسنے
عرض کیا کہ فلانے شخص کو کہ حضرت نے قید کیا ہی اس نواح کے بادشاہوں سے نامہ و پیغام ہی
بادشاہ اس کلام کو سنکر غصے ہوا اور اس خبر کو کھولدیا آخر الامر حسب الارشاد قاصد
کو پکڑا اور مکتوب کو پڑھا لکھا تھا اُسمین کہ حسن ظن بزرگوں کا زیادہ بندگی کی فضیلت سے
ہی اور واسطے آپکے اُس دیار میں کہ اس عاصی کو لکھا ہی اجابت کا اُسکی مقدور نہیں
رکھتا بحکم اس امر کے پالا ہوا نعمت اس خاندان کا ہی اتنی بات کے واسطے ولی نعمت قدیم
اپنے سے بیوفائی نہیں کرسکتا **بیت**

دیکھے جسکا سدا احوال پر اپنے کرم — بد نہ لیجائیے اگر اُس سے کبھی ہو یک ستم

بادشاہ کو بہت سی حق شناسی اُسکی نہایت خوش آئی خلعت و نعمت دیکر عذر چاہا کہ خطا کی مین نے جو تجھے ایذا دی کہا اُسنے ای خداوند اس امر مین آپکی کچھہ خطا نہین بلکہ تقدیر مین یہی تھا کہ اس بندیکو کسیطرح رنج پہنچے پس حضرت کے ہاتھہ سے اولی ہے اسواسطے کہ آپکی اگلے نعمتونکے حقوق اس فدوی پر ہین اور بہت سے احسان مثنوی

جو رنج خلق سے پہنچے تو مت لے اُسکا نام	کہ خلق سے تو نہین سکتی کسی کو رنج آرام
عدو و دوست ہین جو ہی خلاف حق سے جان	کہ دل پہ دونون کے حاکم وہی ہے کہنا مان
گذار تیر کا ہے تو سہی کمان کے سبب	یہ جانتے ہین کماندار ہی کو دانا سب

چھبیسوین حکایت

بادشاہون مین سے عرب کے ایک شاہ کو سنا ہی مین نے کہ اپنے مقربون کو کہتا تھا کہ فلانے شخص کی جتنی رسومین معین ہین اُنسے دوچند کر دو کہ ملازم سرکار رہا اور بسبب اسکے سوا اُسکے جو خدمتگار ہین لہو و لعب مین حیت ہین اور ادا خدمت مین سست اس کلام کو ایک اہل دل نے سنا فریاد و فغان کیا لوگون نے پوچھا کہ کیا دیکھا تو نے کہا کہ درجے اعلی بندونکے بھی حق تعالی کی درگاہ مین ایسی ہی مثال رکھتے ہین رباعی

کرے جو اُنکے دو روز کوئی خدمت شاہ	تو اُسپہ تیسرے دن پڑہی جا شہ کی نگاہ
امید ہی جو پرستش کرین ہین دل سے اُسے	اُنہین نہ پھیریگا مایوس اپنے در سے الہ

مثنوی

قبول حکم مین سرداری اور برائی ہی	دلیل یا مین ہی ترک اُسکا او ر برائی ہی
یقین جان جو رکھتا ہی ر استونکی جبین	وہ آستان پہ رکھتا ہی نت ہی سرکتین

ستائیسوین حکایت

ایک ظالم کی نقل کرتے ہین کہ لکڑیان فقیرونکے زبردستی سے لیتا تھا اور دولتمندو
کو مفت دیتا ایک صاحبدل نے اُسکے پاس آکر یون کہا **بیت**

سانپ ہی تو جسکو دیکھے اُسکو وہین کاٹ کہائے	یا ہی اُلو جس جگہہ بیٹھے وہانکی خاک اُڑھائے

قطعہ

گر خداوند قوی سے زور تیرا چل سکے	ہان مگر عہدہ برا تجھہ سے نہو ہم ناتوان
زور مت اہل زمین پر اسقدر کر ای عزیز	شاید اُنکی بھی دعا کی ہو پہنچ تا آسمان

کہتے ہین کہ ظالم نے اُسکے کہنے سے رنجیدہ ہو کر مونہہ غصے کا بنا لیا اُسکی طرف متوجہ نہوا
مناسب حال اُسکے حاصل معانی اِس آیہ کا ہی یعنے حمیت نے اُسکی نچھوڑا اُسکو اور گناہ
پر قایم رکھا کہ ایک رات باورچی خانے کی آگ اُسکے لکڑیونکے انبار مین گر کر لگی اور
تمام املاک کو اُسکی جلا دیا اور اسکو نرم بچھونے سے اُٹھا کر گرم راکھہ پر بٹھلا دیا اتفاق
وہی شخص اُسکے پاس سے گذرا دیکھا اسکو کہ اپنے یارون سے کہتا تھا نہین جانتا ہون
کہ یہہ آگ میرے گھر مین کہان سے لگی کہا اُسنے کہ اُنھین درویشونکے دلکے دہوئین سے **قطعہ**

کر حذر دود دل مجروح سے یہہ بات مان	زخم پنہان اسکا آخر سر کو خونین تر کرے
رنج مت دینا کسیکے دل کو تین مقدور بھر	آہ اُنکی وہ ہی جو یک خلق کو ابتر کرے

مشہور ہے کہ تاج کیخسرو پر لکھا تھا **قطعہ**

یک عمر بلکہ قیامت تلک زمین پر کیا		نہو گا خلق کے پاؤنکا سر اپنے گذر
یہہ ملک آیا ہی مجھہ پاس جیسے ست بدست		اگر بجائیگا یونہین بدستہاے دگر

اٹھائیسوین حکایت

ایک شخص کشتی لڑنے کی صنعت مین طاق ہوا تھا اور شہرۂ آفاق تین سو ساٹھہ داؤ عجیب و غریب ایک مشت اُسکی مٹھی مین تھے اور چالاکیونکے طور سبکے سب اُسکے تھے ہر روز ایک نئی وضع سے کشتی لڑتا اور ناظرونکو کمند حیرت مین پکڑتا مگر طبیعت اُسکی ایک شاگرد خوش شمایل پر مائل تھی چنانچہ تین سو ساٹھہ داؤ اُسکو سکھائے الّا ایک داؤ کے سکھانے مین تامل اور تساہل کرتا تھا قصہ مختصر وہی لڑکا چندروزمین قوی ہیکل اور صنعت کشتی مین بے بدل ہوا کسی پہلوان کو اُسزمانے مین اُسسے تاب مقابلے کی اور مجال مجادلے کی نہ تھی یہانتلک غرور مین آیا کہ بادشاہ عصر کے حضور کہنے لگا کہ استاد کو فضیلت مجھپر بسبب بزرگی اور حق تربیت کے ہی وگرنہ قوت وصنعت مین اُسسے مین بھی کمتر نہین بلکہ برابر ہون شہریار کی مزاج پر سخن اُسنا ہموار کا نہایت ناگوار ہوا کہ چھوٹا منہہ بڑی بات اسیکو کہتے ہین فی الفور ارشاد کیا کہ آن آپس مین کشتی لڑین اور ایک مکان بلند کو اُس عالی مقام نے مناسب اُس امر کے درست کروادیا الغرض ارکان دولت اور مقربان حضرت بلکہ زورآوران جہان تمام مجتمع ہوئے جسوقت جاگہہ لڑائی کی آراستہ ہوی لڑکا مانند مست ہاتھی کی اُسزور و شور سے

آیا کہ اگر پہاڑ آذربات کا وہان ہوتا تو جا گہہ سے اُسکو اُکھاڑتا اور اسفندیار روئین

تن بھی سامھنے آتا تو اپنی آمد کے دبدبے ہی سے پچھاڑتا اُستادنے دیکھا کہ شاگرد قوت مین

مجھہ سے کچھ زبر ہے وہی داؤ کیا جو اُسنے مخفی تھا لڑکے کو طریقہ دفع کا اُسکے نہ آتا تھا بند

ہو گیا آخر الامر استادنے اُسکو اُکھاڑا اور زمین پر مارا خلایق مین یک شور پڑ گیا اور غوغا

بلند ہوا حضرت اعلی نے استاد کو خلعت مہربانی مع نعمت جاودانی عنایت فرمایا

اور اُس لڑکے کو نہایت ملامت کی کہ اپنے پالنے والے سے ناحق بیوفائی کی تو اور دعوی

مقاومت کا تمام نکیا لڑکے نے عرض کی کہ جو کچھہ حضور سے ارشاد ہوا فی الواقع یونہی

ہی لیکن استاد کو زور مین مجھہ پر غلبہ نتھا بلکہ ایک نکتہ فن کشتی کا مجھسے مخفی کیا تھا اُسکے سبب

آج کے دن غالب ہوا استاد نے کہا اسی دن کے واسطے چھپایا تھا کہ کہہ گئے ہین دوست

کو اتنی قوت نہ دے کہ احیاناً اگر دشمنی کا قصد کرے تو کر سکے

بیت

جو خور و بے ادب کہ بزرگ اپنے سے لڑے	ہرگز وہ پھر نہ اُٹھہ سکے ایسا ہی گر پڑے

نہین سنا ہی تو نے کہ کیا کہا ہی اُس شخص نے کہ جسنے اپنے پالے ہوئے سے جفا دیکھی تھی قطعہ

یا وفا موجود عالم مین نہ تھی ای دوستو	یا کسی نے کی نہ اس دنیا مین مجھسے ہی وفا
مین نے علم تیر سکھلایا بدل جسکو ندان	تیر کا اپنے نشانہ اُسنے مجھکو ہی کیا

انتیسوین حکایت

ایک درویش اکیلا کسی جنگل کے کونے مین بیٹھا تھا ایک بادشاہ اسکی طرف سے

گذرا فقیر کو ازبسکہ فراغت ملک قناعت سے تھی اسکی طرف کچھہ التفات نکی اور بادشاہ

کو بمرتبہ غرور سلطنت کا تھا رنجیدہ ہوا اور کہا کہ یہہ طایفہ خرقہ پوشونکا مانند حیوانوں
کی ہی اہلیت اور آدمیت نہین رکھتا وزیر نے یہہ بات سنکر درویش سے کہا ای
مرد عزیز بادشاہ روی زمین کا تیرے پاس آیا کسو اسطے خدمت اُسکی نہ کی تونے اور
شرطین ادب کی بجا نہ لایا جواب دیا اُسنے کہ بادشاہ کو کہو کہ متوقع خدمت کا اُس
شخص سے ہو کہ توقع نعمت کی تجھہ سے رکھے اور دوسرے یہہ ہی کہ بادشاہ رعیت کی نگہبانی
کے واسطے ہین نہ رعیت بادشاہونکی بندگی کے واسطے

قطعہ

گرچہ دولت سے اُسکی نعمت ہی	پر ہی شہ پاسبان فقیرون کا
بھیر چوپان کی خادمی کو نہین	بلکہ مامور وہ ہی خدمت کا

نظم

ایک خورسند و کامران ہی آج	غم کی ہی دلمین دوسرے کے سنان
اہل پندار کے بھی سر کو خاک	کھائیگی صبر کر تو چندے یہان
جب قضائے نوشتہ آپہنچی	فرق شاہی و بندگی مین کہان
گر تو کھولیگا قبر دونون کی	شاہ و درویش پائیگا یکسان

بادشاہ کے دلمین درویش کی گفتگو نے ایسا اثر کیا کہ نقش کالحجر ہو گئی تب کہا اُسسے کہ مجھسے
کسی امر کی درخواست کر درویش نے کہا یہہ چاہتا ہون کہ پھر مجھے تکلیف نہ دے تو
بادشاہ نے متنبہ ہو کر پھر کہا کہ ای صاحبدل مجھے نصیحت کر فقیر نے یہہ شعر پڑھا **بیت**

حکومت مین کر غور بیچارگان	کہ ملک و نعم جا ہی یہان سے وہان

تیسوین حکایت

وزیرونمین سے ایک وزیر ذوالنون مصری کے پاس گیا اور اس سے مدد چاہی کہ دن رات
بادشاہ کی خدمتمین مشغول ہون نعمت کا اسکی امیدوار اور عقوبت سے پر اضطراب ذوالنون نے ان باتونکو
سنکر رو دیا اور یہہ کہا کہ اگر مین بادشاہ حقیقی سے ایسا ڈرتا کہ جیسا تو بادشاہ مجازی سے تو صدیقون
مین سے ایک مین بھی ہوتا

قطعہ

ساتھہ دکھہ کے گر نہو سکھہ کی امید — پاؤن درویشون کے ہوتین برفلک
جسقدر خایف ملک سے ہی وزیر — حق سے گر ہوتا تو ہوجاتا ملک

اکتیسوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے مارنے کا حکم کیا عرض کی اسنے کہ ای بادشاہ بسبب اس غضب کے جو
آپکو میرے اوپر ہی اپنا آزار نچاہیے کہ یہہ عذاب ایکدم مین مجھپر سے گذر جائیگا اور گناہ اسکا ہمیشہ تمپر رہیگا

دوران بقا باد کی مانند گیا — نے خوب ہی نے بد ہی نہ کڑوا میٹھا
کیا غم جو کیا مجھپہ ستمگر نے ستم — مجھپر سے گیا اور اسکی گردن پہ رہا

بادشاہ کو نصیحت نے اسکی اثر کیا اور اسکے خون سے درگذرا

بتیسوین حکایت

نوشیروان کے وزیر بیچ ایک مہم کے واسطے مصلحت مملکت کے اندیشہ کرتے تھے اور عقل لگاتے تھے
بادشاہ بھی انھین کی طرح سے متفکر اسی تدبیر مین تھا کہ بوزرجمہر نے بادشاہ کی رایکو ترجیح دی
وزیرون نے مخفی اسسے کہا کہ بادشاہ کی راے مین کیا زیادتی دیکھی تو نے جو اتنے حکیمون کی راے پر اختیار

کی بوزرجمہر نے کہا اسواسطے کہ انجام کار معلوم نہیں اور عقل سب کی تابع قضا و قدر کے ہی کیا جانئے
کہ صواب پر کون ہے اور خطا پر کون پس موافقت کرنی بادشاہ کی رائے سے اولی و اولیٰ تر ہے کہ اگر خلاف
صواب کے ظاہر ہو تو بہ سبب اُسکی متابعت کے عتاب سے نڈر رہیں ہم **مثنوی**

خلاف اسے شہ جسنے کہی بات	تو اپنے جی سے دھوئے ہاتھ میہات
اگر شب روز کو کہنے لگے شاہ	تو کہہ جلدی کہ یہہ پروین ہے وہ ماہ

تیتیسوین حکایت

ایک مکار نے زلفین اپنی گوندھین کہ مین علوی ہون اور حجاز قافلے کے ساتھ شہر مین آیا اور یون
جتایا کہ حج کر کے آیا ہون اور ایک قصیدہ بادشاہ کے روبرو لایا کہ مین نے کہا ہے بادشاہ نے کمال عظیم
اُسکو بخشی تعظیم کی اور بہت سے نوازش فرمائی اتنے مین ایک ندیم بادشاہ کا اُسی سال مین سفر دریا سے
آیا تھا بولا اتھا کہ مین نے اسکے تئین عید قربان کے دن بصرے مین دیکھا ہے حاجی کیونکر ہوا دوسرا بولا آئین
اُسکو پہچانتا ہون کہ باپ اُسکا نصرانی تھا ملاطیہ مین پھر کیونکر علوی ہوا اور شعر اُسکے دیوان
انوری مین پائے بادشاہ نے حکم کیا کہ مارین اُسکو اور منع کرین کہ اتنے جھوٹ ملا کر کیون کہے عرض
کی اُسنے کہ ای خداوند روے زمین اس عاصی کو ایک سخن اور باقی ہے جو حکم ہو تو کہہ لیوے اگر
سچ نہو گا تو جو عقوبت فرمائیگا سزاوار اُسیکا ہو بادشاہ نے فرمایا وہ کیا ہے کہا اُسنے **قطعہ**

وہی لاوے آگے ترے گر غریب	تو دو پیالے پانی ہے یک بچہ دوغ
نرنجیدہ ہو سنکے بندے سے لغو	جہاندیدہ کہتا ہے اکثر دروغ

بادشاہ کو بہت ہنسی آئی اور کہنے لگا کہ اسنے زیادہ سچ اتنی عمر مین نہ کہا ہوگا تونے

پس فرمایا کہ جو کچھہ مال اُسکا ہے اُستے کوئی مزاحم ہنو قصہ کوتاہ خوشی اور خرمی سے وہ گیا

چونتیسوین حکایت

وزیرو مین سے ایک وزیر زیر دستون پر ترحم کرتا اور سبھونکی اصلاح امور کو واسطے خیر کا جانتا اتفاقاً بادشاہ کے عذاب مین گرفتار ہوا سبھون نے اُسکی نجات کے واسطے سعی کی اور چوکیدار نے ملایمت اور بزرگون نے خوشی باطنی اُسکی اکثر بیان کی یہانتک کہ بادشاہ اُسکے گناہ سے درگذرا ایک صاحبدل نے اوپر اس حال کے اطلاع پاکر کہا

قطعہ

دوست راضی رہین تو باغ پدر	بیچ بہتر ہے مان کہنا یہہ
کر تو نیکی برے سے کہتے مین	دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

پینتیسوین حکایت

ہارون رشید کا ایک بیٹا باپ کے پاس آیا نہایت غضبناک کہ فلانے سرہنگ کے بیٹے نے مجھے گالیان دین ہارون رشید ارکان دولت سے پوچھا کہ ایسے شخص کو کیا سزا دیجیے ایک نے اُسکے قتل کی اشارت کی دوسرے نے زبان کاٹنے کی تیسرے نے تاوان اور منع شہر کی ہارون نے کہا کہ ای بیٹے کرم یہہ ہے کہ درگذر اور بخشدے کہ دین و دنیا مین اُسکا اجر ملیگا اور جو نہین ہو سکتا تو تو بھی گالیان دے لے ایسا بدلا برا ہے جو حد سے گذر جاوے اور ظلم تیری طرف ثابت ہو اور دعوی جانب دشمن کے

قطعہ

نہین فری عقل کے نزدیک وہ مرد	کہ جو فیل دمان سے ہو مقابل
وہی ہے مرد الحق جو غضب مین	نبولے بات کچھہ بیہودہ باطل

نظم

کسیکو دی جو یک بدخو نے گالی	کہا اُسنے کہ سن ای ذات عالی
ہون بدتر اُسسے جو تو نے ہی سوچا	غلط سمجھا ہی تو جو کچھہ ہی سمجھا
مین اپنے عیب سے جیسا ہون آگاہ	تو ہی آگہہ نہ ہو نگا یہہ واللہ

چھیتیسوین حکایت

کتنے ایک بزرگو نکے ساتھہ کشتی مین بیٹھا تھا مین کہ ایک ناؤ پیچھے ہمارے ڈوبی الغرض دو بھائی ایک بھنور مین جا پڑے بزرگو نمین سے ایک بزرگ نے ملاح سے کہا نکال ان دونون کو کہ ہر ایک کے عوض سو سو دینار تجکو دونگا ملاح پیرکر ایک شخص کو نکال لایا اور دوسرا ڈوب گیا کہا مینے عمر اسکی باقی نرہی تھی اسسے اُسکے نکالنے مین تاخیر کی تو نے ملاح نے ہنسکر یون کہا کہ یہہ بات سچ ہی لیکن خواہش اپنی اس شخص کے نکالنے پر زیادہ تھی کہ ایک وقت کسی جنگل مین تھک گیا تھا مین اسنے مجھے اونٹ پر چڑھا لیا تھا اور اُس دوسرے نے لڑکائی مین مجکو ایک کوڑا مارا تھا کہا مینے راست کہا ہی اللہ تعالی نے جس شخص نے عمل نیک کیا ہی نفع اُسکا واسطے اُسیکے نفس کے ہی اور جس کسی نے کہ عمل بد کیا ضرر اُسکا اوپر اُسیکے نفس کے ہی

قطعہ

دل کسی کا چھیل مت مقدور بھر	ہی بھرا کانٹون سے یہہ رستا تمام
کام مین مت دیر کر محتاج کے	تجھکو بھی در پیش ہین بہتیرے کام

سیتیسوین حکایت

دو بھائی تھے ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا بازو کی کوشش سے روٹی کھاتا

ایکدن دولتمند بھائی نے برادر درویش سے کہا کیون نہین خدمت کرتا تجھ فقر و فاقہ کی مشقت سے نجات تجھکو ملے کہا اُسنے توکسواسطے وہ پیشہ نہین اختیار کرتا کہ خدمت کی ذلت سے رہائی ہاوے کہ عقلمندون نے کہا ہی اپنی روٹی کھانی اور بیٹھے رہنا بہتر ہی کہ زریکا پٹکا باندھنا اور خدمت کے لئے کھڑے رہنا

بیت

گرم چونا ہاتھہ سے کرنا خمیر	ہاتھہ پر مت باندھنا پیش امیر

قطعہ

ہو گئی یہہ عمر ساری صرف اس سوچ مین آہ	جاڑو مین کیا پہنو نمین اور گرمیو مین کھاونگا کیا
حرص مت کر ای شکم بس ایک روٹی ہی بہت	تا نہون شاہونکے آگے سر جھکا کر مین کھڑا

اٹھتیسوین حکایت

ایک شخص نوشیروان کے پاس یہہ خوشی کی خبر لایا کہ تیرے فلانے دشمن کو حق تعالے نے فانی کیا فرمایا اُسنے یہہ بھی سنا ہی تونے کہ میری حیات کو جاودانی کیا **بیت**

جو دشمن مرے شادمانی نہین	کہ نت اپنی بھی زندگانی نہین

انتالیسوین حکایت

کسریٰ کے حضور کتنے حکما مصلحت کرتے تھے اور ہر ایک کچھہ کچھہ موافق اپنی راے کے بولتا تھا ابوزرجمہر کہ سردار انکا تھا خاموش تھا پوچھا اُسے کسواسطے تو اس بحث مین گفتگو نہین کرتا کہا اُسنے کہ وزیر مانند طبیبونکی ہین اور طبیب دارو نہین دیتا مگر بیمار کو پس دیکھتا ہون مین کہ راے تمھاری صواب ہی پھر مجکو اس امر مین سخن کہنا خطا ہی

مثنوی

بعید از سے کہے بات آوے جو بن
توہی بولنا اُس مین جا سخن

جو دیکھون کہ آگے ہی اندھیکے چاہ
جتاؤن نہ اسکو تو ہی یہہ گناہ

چالیسوین حکایت

ملک مصر کا جب ہارون رشید کے تصرف مین آیا تب کہا اُسنے بخلاف اُس گمراہ جو غرور ملک مصر کے دعوا خدائی کا کرتا تھا بخشونگا اس ملک کو مگر ایک بندۂ کمترین کو چنانچہ کہتے ہین کہ ایک غلام سیہ فام ہاجی مزاج کو کہ نام اُسکا حصیب اور نہایت کم عقل تھا اُسیکو بخشدیا مشہور ہی کہ عقل و دانائی اُسکی اِس مرتبے تھی جو ایک قوم کسانونکی اُسکے پاس بطور فریاد کے یہہ کہتی آئی کہ کپاس بوئی تھی ہمنے کنارے دریائے نیل کے مینہہ بے وقت برسا اور وہ سبکی سب ضایع ہوئی کہا اُسنے کہ پشم بونی تھی تا وہ خراب نہوتی ایک حکیم نے اِس بات کو سنکر یون کہا مثنوی

کشود رزق جو موقوف ہوتا دانش پر
توہیوف سدا بھیکھ مانگتا در در

عطا کرے ہی وہ نادانکو اسطرح روزی
کہ عقل رہتی ہی حیران اُسمین دانا کی

مثنوی

بخت و حشم کا باعث مت جان کاردانی
انکا سبب فقط ہی تائید آسمانی

اہل ہنر ہزارون صاحب کمال اکثر
پھرتے ہین مارے مارے بے قدر جگت کے اندر

کیمیا گر موا وہ کھینچ کے رنج
پایا احمق نے ایک اُجاڑ مین گنج

اکتالیسوین حکایت

سلاطین عرب سے ایک سلطان کو کسی شخص نے ایک کنیزک ملک ختن کی نذر گذرانی چاہتا

مستی مین چاہا اُسنے کہ اُس سے جماع کرے کنیزک نیازنین نے ناز کیا اور نمانا بادشاہ زنگبار
نشے مین تھا اُس حرکت پر غصے ہو کر وہ گل چہرہ سیمین بر ایک ایسے زنگی سیاہ آہنی
پیکر کو بخشی کہ ہونٹھ اوپر کا اُسکے ناک کی نوک سے گذر گیا تھا اور نیچے کا ہونٹھ تھوڑی کے
تلے لٹک پڑا تھا صخر جنی وہ دیو سعید کہ انگوٹھی حضرت سلیماں کی لیگیا تھا اُسکی صورت سے
ڈر بھاگتا اور چشمہ گندک کا بغل بو سے اُسکی بدبو ہوتا کوئی شخص اس مرتبہ دنیا مین بدصورت
نہین اُسکی زشتی کی خبر دیجیے جو اسپر کر قیاس ہی غضب لغلو نمین ہے وہ بو بدیار بینا وہ
دھوپ سے بھاد و نکی مردے مین بھی یہہ بو سے نہ باس ہا بیت

کوئی دیکھیگا نہ محشر تک کبھو		خوب رو یوسف سا اُس سا زشت رو

زنگی پر شہوات دنو نمین مباشرت کا طالب تھا اور اشتیاق اسیر غالب تھا اُسنے سر رشتہ صبر
کی بے اختیار ہو کر مُہر کو اُسکی توڑا اور اپنا منہ کالا کیا صبح کو بادشاہ نے کنیزک کو دھونڈھا
اور نپایا تب لوگون نے یہہ ماجرا جون کا تون عرض کیا بادشاہ کا چہرہ اس ذکر کو سنکر سرخ ہوا
اور نہایت غضب سے فرمایا کہ اُس روسیاہ کو مع کنیز کے باندھیں اور ایک بام بلند سے خندق میں
ڈالدین کہ ایک وزیر نے واسطے شفاعت کے اپنی جبین زمین پر رکھدی اور یون التماس کیا کہ
اقبال و دولت اور جاہ و سلطنت خداوندی کی قایم دایم رہے غلام زنگی کی اس امر مین کچھ
تقصیر نہین ہے کہ تمام بندے اور خادم آقا کے انعام سے عادت رکھتے ہین بادشاہ نے کہا کہ البتہ لیکن کچھ دو
نہتا جو ایک رات اُس سے نزدیکی نکرتا وزیر نے کہا ای خداوند جو کچھہ کہ حضور سے ارشاد
ہوا یوہہ نہین ہے لیکن کیا سمع شریف مین نہین پہنچا ہے کہ کہہ گئے ہین قطعہ

پہنچے جو تشنۂ دل سوختہ پر آب حیات	اُسکو مطلق نہ خطر ہیں دمان کا ہووے
خالی گھر خوان سے گر بھوکھ مین ملجہ جو پاوے	کچھہ نہ اندیشہ اُسے پھر نقصان کا ہووے

بادشاہ منصف مزاج کو یہہ لطیفہ نہایت خوش آیا فی الفور ارشاد کیا کہ زنگی کو بیری جا کر سے بخشنا ہین لیکن کنیزک کو کیا کرون وزیر نے پھر عرض کیا کہ اُسکو اُس زنگی کتین بخشئے اسواسطے کہ جھوتا جسکا ہی اُسیکے لایق ہی

نظم

تشنہ لب ہووے نہ وہ آب زلال	جسکو گندیدہ دہان تنگ منہہ لگائے
دوستی اُسکی نہ کر ہرگز پسند	کوچۂ بدنام مین جو کوئی جائے
گر پڑے جسوقت سرگین مین ترنج	شاہ کا پھر ہاتھہ اسکو کب اُٹھائے

بیالیسوین حکایت

اسکندر رومی کتین پوچھا کہ مشرق و مغرب کے دیار پر کیونکر قبضہ کیا تو نے کہ اگلے بادشاہ خزانہ و لشکر اور ملک و عمر تجھہ سے کہین زیادہ رکھتے تھے لیکن کسیکو ایسی فتح میسر نہوئی کہا اُسنے کہ مددگار حقیقی کی مدد سے جس مملکت کو کہ لیا ہین وہانکی رعیت کو آزار ندیا اور نام بادشاہونکا بھی بے وقری سے نلیا

بیت

ہرگز نہ بڑا جانے اُسے ہووے جو دانا	لے نام بری طرح سے جو کوئی بزرگونکا

قطعہ

سب ہیچ ہی نہ بھول کہ رہینے کا نہین ہی	تخت و بخت و امر و نہی او گیر و دار
اگلونکے نام نیک کو تو رایگان نکر	تا نام نیک تیرا بھی رہ جاے یادگار

دوسرا باب اخلاق مین درویشونکے

پہلی حکایت

ایک بزرگ نے کسی پرہیزگار سے پوچھا کہ فلانے عابد کے حقمین آپ کیا کہتے ہین کہ اکثر اشخاص اسکے حقمین طعنہ آمیز باتین کہتے ہین کہا اُسنے کہ بظاہر اس مین کچھہ عیب نہین دیکھتا اور باطن سے آگاہ اللہ ہی

قطعہ

جسکو ظاہر مین متقی سے دیکھے	اُسکے تقوے کا تو نکر انکار
کھوج مت کر کسی کے باطن کا	محتسب را درون خانہ چہ کار

دوسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے دیکھا کہ کعبے کے آستانے پر سر کو رکھ کر اپنا منہہ زمین سے ملتا تھا اور عجز و نیاز سے کہتا تھا کہ یا غفور یا رحیم تو جانتا ہی کہ ظالم سے کیا صادر ہووے اور جاہل سے کیا ظاہر کہ یہہ تجکو ہی لایق ہی

قطعہ

عذر تقصیرات خدمت ہی فقط لایا ہون مین	طاعتون سے مطلق رکھتا نہین تاب و توان
عارف استغفار کرتے ہین عبادت سے مدام	توبہ کرتے ہین گناہون سے ہمیشہ عاصیان

جزاے بندگی چاہتے ہین عابد اور قیمت جنس کی تاجر یہہ بندۂ امیدوار امید لایا ہی نہ طاعت اور گدائی کرنے آیا ہی نہ تجارت وہ سلوک ہم سے کر کہ جسکے تو لایق ہی نہ وہ امر جو ہمارے حال کے موافق ہی

بیت

قتل کر یا بخش اب تو در پہ تیرے سر رکھا	حکم کیا بندیکا جو فرماے تو لاوے بجا

قطعہ

در پہ کعبہ کے ایک سایل یون	کہے تھا عجز سے یہہ رو رو کر
طاعتین مت قبول کر لیکن	قلم عفو کھینچ عصیان پر

تیسری حکایت

عبد القادر گیلانی کو اس عاصی دیکھا کہ حرم کعبہ مین ماتھے کو سنگریزون پر دہرکے یون کہتا تھا کہ یا الٰہی بخش مجکو اور اگر ایسا ہی عذاب کے لایق ہون تو خواہش یہہ ہی کہ قیامت کے دن اندھا اٹھون تا نیکون کے منہہ سے شرمندہ نہون

قطعہ

خاک پر منہہ رکہے کہتا ہون بعجز	ہر سحر ادہر جو آتی یاد ہی
ایکہ تجکو مین نہین تک بھولتا	حال میرا بھی تجھے کچھہ یاد ہی

چوتھی حکایت

ایک چور کسی متقی کے گھر مین گیا ہر چند وہان ڈھونڈھا پر کچھہ نپایا تب تو نہایت دلتنگ و پشیمان ہوا اُسنے جو یہہ ماجرا دیکھا ایک کملی کہ بساط مین تھی کہ جسپر سوتا تھا چور کی رہگذر مین اُسکو ڈالدیا اسواسطے کہ محروم نجاوے اور یہان کے آنے سے کچھہ فایدہ اٹھاوے

قطعہ

یہہ سچ ہی کہ مردانِ راہ خدا	نہین کرتے دشمن کے دلکو بھی تنگ
تجھے کب میسر ہوا یہہ مقام	کہ رکھتا ہی تو تو محبو لسے جنگ

محبت صاحبانِ صفا کی وبروا ور پس غیبت ایکسی ہی نہ اُن لوگونکی مانند کہ پیچھے تیرے گناہونکی بولیان بولین اور آگے زبان تعریف کی کھولین

بیت

روبرو بھیڑ کی طرح ہین غریب — بیٹھ پیچھے ہین گرگ سے موذی

بیت

جو کرے اظہار آگے تیرے عیب مردمان — عیب تیرے بھی کریگا ہر کہین جا کر بیان

پانچوین حکایت

اشخاص چند متفق مسافرت کے تھے اور شریک رنج و راحت چاہا مین نے کہ رفاقت کرون انھون نے موافقت نکی تب مین نے التماس کیا کہ اخلاق سے ایسے بزرگون کے عجیب و غریب ہی کہ مسکینون کی مصاحبت سے منہہ پھیرین اور فایدہ کو اُنسے دریغ رکھین کہ مین تو اپنے نفس مین قوت اور جسم مین قدرت پاتا ہون کہ خدمت مین مردونکی اور صحبت مین صاحبدلونکی حاضر رہون یار شاطر ہون نہ بار خاطر

بیت

پیادہ پا ہون اگرچہ نہین کسی پہ سوار — ولیک ہونگا تمھارا مین غاشیہ بردار

تب انمین سے ایک شخص نے کہا کہ یہہ باتین سنکر اسقدر آزردہ اور اپنا افسردہ دل مت ہو کہ ان دنونمین ایک چور نے اپنے تئین فقیرونکی صورت بنایا اور ہماری صحبت مین در آیا

بیت

ہر یک شخص کیا جانے جامے مین کیا ہی — جو لکھے سو جانے کہ نامے مین کیا ہی

ازبسکہ سلامت روی فقراء درویشونکے ہی گمان نکر کا اسکی طرف نکیا اور اپنے ساتھہ مین ملا لیا

مثنوی

دلق بس کافی ہی یہان بہر تمیز عارفان — ورنہ سب پہنینگے لشکر اور خلق کہین درمیان
جو کہ تو چاہے پہن پر کار ہی نیک کر — خواہ سر پر تاج رکھہ خواہی علم کو دوش پر
تاتے کے جامے کے پہننے سے نہین ہی زاہدی — زاہد ہمین پاک رہ اطلس پہن لے تو ابھی

چھوڑ دے حرص و ہوس دنیا کو تجکو دین کا پاس	پارسائی بس یہی ہے نہ فقط ترک لباس
مرد کو چلتے پہننا واقعی ہیگا بجا	ہیجڑے کو ہی سلاح جنگ سے کیا فایدہ

اتفاقا ایکدن چلتے چلتے آفتاب ڈوب گیا اور وقت شام ہوا بشدت سبکے سب ماندے ہو گئے تب ایک قلعے کے نیچے بیخبر سو گئے اُس جگہ بذات بخبث باطن نے چھاگل ایک رفیق کی ہاتھ مین اٹھالی کہ طہارت کے لئے جاتا ہوں یہہ کہا اور واسطے غارت کے گیا **بیت**

خرقہ پہنا متقی سے نے دیکھنا	جھول خر کی جامہ کعبہ کر لیا

جب درویشونکی آنکھوں سے اوجھل ہوا کسی برج مین گیا اور ایک درج چرالیا غرض جبتلک کہ سورج نکلے اور دن چڑھے وہ سیاہ دل بہت دور نکل گیا بیچارے رفیق بیگناہ غافل سوتے تھے فجر کے وقت بہت سے لوگ چڑھ آئے اور ان سبکو قلعے مین لیجا کر قید کیا اُسی تاریخ سے غیرونکی صحبت چھوڑ دی اور تنہائی اختیار کی کثرت مین آفت ہے اور تنہائی مین راحت **قطعہ**

حماقت قوم مین گر ایک سے ہو	تو رتبے جائین سب خرد و کلان کے
جو جاوے کھیت مین یک گاؤ نکا بیل	تو آلودہ کرے سب بیل وہان کے

سنکر کہا مین نے کہ شکر صد ہزار اور حمد بیشمار جناب الٰہی مین ہے کہ درویشون کے فیض سے فایدہ مند ہوا مین اگرچہ صحبت سے انکی الگ رہا غرض یہہ حکایت پر کیفیت نصیحت ہے مین اور ہمارے ہمنشینونکو تمام عمر کفایت کریگی **مثنوی**

تمام بزم مین کج فہم گر چہ ایک بھی ہو	تو رنج دلکو بہت سے وہ ہوشمندونکو
اگرچہ حوض کے اندر بھرا ہو عطر و گلاب	پڑا اسمین سگ جو گر ہے ہو وہ بد تر از پیشاب

چھٹی حکایت

ایک زاہد کسی بادشاہ کا مہمان تھا جب دسترخوان پر بیٹھے تو اسنے کھانے مین بہت سی کمی کی
اور جسوقت نماز کو اٹھے تو اپنی عادت سے زیادہ پڑھی اسواسطے گمان صلاح کا اسکی طرف کو
زیادہ کرین اور سر ارادت اسکے آگے بخوبی دھرین **بیت**

کعبے تک اعرابی نہ پہنچیگا یہہ مجھکو ہی خطر	جاتی ہی جسراہ تو وہ راہ ترکستان ہی

جبکہ فارغ ہوا اپنے گھر آیا اور کھانا مانگا ایک بیٹا اسکا نہایت شعور مند تھا فی الفور
اسنے عرض کی کہ ضیافت مین بادشاہ کی مگر پیر ومرشد نے کچھہ نوش نہین فرمایا کہا اسنے سبب
انکے روبرو اسلئے نہین کھایا کہ کام آویگا اس سعادتمند نے ہاتھہ باندھکر پھر التماس کیا قضا
نماز کی بھی کیجے کہ مطلقًا ادا نہین ہوئی اصلا کام نا آویگی **قطعہ**

ای کہ رکھتا ہی ہتھیلی پر ہنر	عیب ہین تیری بغل مین بے شمار
کھوٹ جس روپے مین ہو گی روزبد	کام آنیکا نہین وہ زینہار

ساتوین حکایت

یاد ہی کہ لڑکپنے مین مجھکو عبادت کا ذوق تھا اور شب بیداری کا شوق اتفاقًا ایک رات باپ
کی خدمتمین قرآن بغل مین لئے حاضر تھا مین سونے کا تو کیا ذکر ہی تا سحر پلک سے پلک نہ لگائی
تھی اور ایک طایفہ بے خبر اسی جگہہ ہمارے پاس سوتا تھا حال انکا دیکھکر قبلہ گاہی سے مین نے التماس
کیا کہ ان مین سے کوئی سر نہین اٹھاتا اور بندگی معبود کی بجا نہین لاتا ایسے سوتے مین گویا
مر گئے ہین یہہ سنکر انھون نے ارشاد کیا کہ خوب ہوتا تو بھی سو جاتا نہ کہ عیب کسیکا تیری زبان پر نہ آتا **قطعہ**

مدعی سے اپنے بن سے ندیکھے کچھ
اُسکے آگے ہی پردۂ پندار
چشم حق بین اسکو دیوین اگر
آپ سا کوئی پھر نہ دیکھے خوار

آٹھوین حکایت

ایک بزرگ کتئین کسی مجلس مین اکثر شخص سراہتے تھے اور اسکے وصفونکی خوبی مین مبالغہ نہایت کرتے تھے اُسنے سر اٹھایا اور فرمایا کہ ای عزیزان مین جیسا ہون اپنے تئین پہچانتا ہون بیت

دیکھ ظاہر مدح کی اسمین تمھارا نقص کیا
حال باطن کا مِرے مطلق نہین تمپر کھلا

قطعہ

ظاہر لگے ہی خوب میرا جسم خلق کو
باطن وہ لے لحنج جو ہی اسے ہون منفعل
نقش و نگار مور کے سب ہین سراہتے
زشتی سے اپنے پاؤنکی لیکن وہ ہی خجل

نوین حکایت

ایک صالح ساکن لبنان کہ رتبے اُسکی معرفت کے ملک عرب مین جا بجا مذکور تھے اور کرامتین اسکی کوچہ بکوچہ مشہور ایکدن دمشق کی مسجد مین وارد ہوا اور حوض کے کنارے پر وضو کرنے لگا کہ پاؤن اُسکا ثابت قدم راہ طہارت کا الساد کمگایا کہ پانی مین گر پڑا غرض وہ پیرا دریا حقیقت کا اور غوطہ خور بحر طریقت کا نہایت جد و کد سے اُس آبگیر سے نکلا بعد ادا کرنے نماز کے ایک نیاز مندنے بہ نیاز التماس کیا کہ میری ایک مشکل ہی اُسے آسان کیجے فرمایا اُسنے کہ وہ کیا ہی تب بولا وہ یاد ہی مجھکو کہ فلانے وقت دریا مغرب پر قدم بقدم چلے جاتے تھے تم اور پشت پا تمھاری تر نہوئی تھی اُس گھڑی قد آدم پانی مین یہ حالت

آپکی تباہ ہوتی عنقریب تھا کہ غریق رحمت ہوا اسمین کیا حکمت ہی شیخ نے گردن نیچی کی
اور بہت تامل کے بعد کہا ہمنین سنا ہی تو لے کہ سیّد عالم نے زبان گہر فشان سے ارشاد کیا ہی کہ
مجھکو ایک وقت خاص ساتھہ پروردگار کے ہی کہ اُسمین بار نہین کسی فرشتہ مقرب کو اور نہ کسی
رسول مکرم کو غرض جناب رسالت نے لفظ ہمیشگی کا نہین فرمایا کسی وقت حضرت جبرئیل و میکائیل
سے احتیاج نرکھتے تھے اور ایک وقت حفصہ و زینب کے امن خانہ اُنکی تھین سازش کرتے تھے
عارفونکے آگے کبھی جلوہ ہی کبھی پردہ گاہے با خود ہین کبھی بیخود

قطعہ

کرنے لگے ہو خود بخود دیر سیز	ہمکو دکھلا کے آپ ہی دیدار
آگ بھڑکاتے ہو میرے دل کی	گرم کرتے ہو اپنا تم بازار

قطعہ

ہو وسیلہ دیکھتا ہون اپنے مین محبوب کو	حالت اسدم اور کچھہ ہی مین نے رستہ گم کیا
آگ کو بھڑکا کے قطرے سے بجھا دیتا ہی پھر	اسلئے تو دیکھتا ہی مجھکو دو با او رجلا

دسوین حکایت

کسی نے پیر کنعان سے یہہ پوچھا	کہ ای عالی گہر گوہر سے اعلی
وہ بوے پیرہن یہان مصر سے آئے	پسر کو چاہ کنعان مین نہ تو پاسے
یہہ تیرا طور بس حیرت فزا ہی	سبب اسکا بتا دے جلد کیا ہی
یہہ سن اُسنے کہا ہم برق سان ہین	نمایان ہین کبھی گاہے نہان ہین
کبھو پاؤن تلے لین سما کو	کبھی دیکھین نہ اپنے پشت پا کو

اگر عارف کا رہتا ایک سا طور	اٹھاتا ہاتھ دو جگ سے وہ فی الفور

گیارہوین حکایت

ایک جماعت افسردہ دل مردہ عالم صورت ہی سے آگاہ بھولی ہوئی ملک معانی کی راہ شہر بعلبک کی مسجد مین میری مجلس تھی کتنے کلمے بطور وعظ کے مین نے کہے لیکن اُس گروہ نے کوش دل سے نہ سنے جب مین نے دیکھا کہ نصیحت رایگان جاتی ہے اور میری گرمی آگ انکی گیلی لکڑیون کو نہین سلگاتی تب تو دریغ آیا مجھے کہ تربیت خر ونکی اور آئینہ داری بصرونکی کرنی پڑی مثل مشہور ہے کہ اندھے کے آگے روئے اپنی آنکھین کھوئے لیکن در واز معنی کا کھلا تھا اور سلسلہ سخن کا بڑھا تھا بیان مین اس آیت کے کہ معنے اُسکے یہہ ہین نزدیکتر ہی علم میرا اُسسے بہ نسبت اُسکی رگ کہارگردن کی الغرض بات کو اس حد پر پہنچا دیا تھا مین نے کہ کہتا تھا

قطعہ

میری نسبت دوست ہے مجھ سے کہین نزدیکتر	یہہ تعجب ہے کہ ساتھ اس قرب کے مین دور ہون
کیا کرون کس سے کہون ای عاشقین یہہ لطف ہے	وہ میری آغوش مین ہے اور مین مہجور ہون

مین شراب اس سخن کی پیے اور ہاتھ مین جو تھا پیالے کا لیے عجب ہنگامہ مین تھا کہ ایک چلنے والے نے کنارے سے مجلس کے گذر کیا اور دور آخری نے اُسکے دلمین اثر کیا ایک نعرہ ایسا مارا کہ اکثر اشخاص ساتھ اُسکے خروش مین آئے اور خام طبع مجلس کے بھی جوش مین آئے کہا مین نے سبحان اللہ با خبر کتنے ہی دور ہون حضور مین اور بے بصر کتنے ہی نزدیک ہون دور ہین قطعہ

زود طبع متکلم کتنی دھونڈ مہوت	تا کہ فہمید تو سامع کی نہ اعلی دیکھے

تیری خواہش کے جو میدانمین پاوے وسعت | تو سخندان ابھی گوے سخن سے کھیلے

بارھوین حکایت

صحرامین ایک رات بہت جاگنے کے باعث میرے پاؤن چلنے سے رہے تب کسی رہگذر پر مین نے سر رکھدیا اور شتربان سے کہا کہ مجھ سے ہاتھہ اُٹھا

قطعہ

پیادہ پا کب تلک چلے انسان | بوجھہ اٹھانے سے جب اونٹ تھکا
دُکھہ سے دبلا ہو جب تلک فربہ | آہ مرجاوے تب تلک دبلا

یہہ سنکر کہا اُسنے ای برادر حرم خدا آگے ہے اور حرامی پیچھے اگر گیا تو تو جان لیگیا اور جو سویا تو موا

بیت

بھلے ببول کے رستے کے بیچ کوچ کی رات | ہی خواب خوب ولے جانسے اٹھا ہات

تیرھوین حکایت

مین نے ایک زاہد کو دریا کے کنارے دیکھا کہ چیتے کے چنگل سے ایک زخم رکھتا تھا اور کوئی دوا اُسکو فایدہ نکرتی تھی چنانچہ ہمیشہ اُسکے باعث بیمار تھا اور شکر الہی اُسکی زبان پہ ہر بار تھا اکثر یون کہا کرتا کہ الحمد للہ گرفتار مصیبت ہون اور آزاد معصیت

قطعہ

قتل کروائے مجھے شوق سے وہ یار عزیز | زندگانی کا مجھے تک بھی نہو ویگا الم
لیک یہہ آئیگا دل مین کہ خطا کیسی ہوی | جو وہ آزردہ ہوا اُسکے سبب ہوئیگا غم

چودھوین حکایت

کسی فقیہ کو ایک ضرورت پیش آئی اُسنے ایک آشنا کے گھر سے کملی چرائی حاکم نے

اُسکے ہاتھون کے کاٹنے کا حکم کیا تب مالک نے شفاعت کی کہ وہ کملی ہین نے اُسیکو بخشی حاکم
نے جواب دیا کہ تیری شفاعت سے متابعت شرع شریف کی نہ چھوڑونگا اور سلسلہ تعزیر
کا نہ توڑونگا مالک نے پھر کہا یہہ بات حق ہی لیکن جو کوئی مال وقف سے کچھ چراوے تو ہاتھ کاٹنے
اُسکے ناحق ہین اسواسطے کہ ملک نہین فقیر کی کوئی شی اور نہ اُسکا کوئی مالک ہی جو کچھ
درویشونکا ہی وقف ہی تحا جونکا حاکم نے ہاتھ کاٹنے سے اسکے ہاتھ کھینچا اور کہا کہ جہان
تجھپر تنگ تھا کہ کہین چوری نکی تو نے مگر ایسے یار کے یہان عرض کی اُسنے کہ ای خداوند نہین سنا ہی
آپنے کہ کہہ گئے ہین جہاڑ گھر دوستونکا اور مت کوٹ دروازہ دشمنونکا **بیت**

مفلسی سے گر تو عاجز ہو تو مت کھہ سر بعجز	دشمنونکی کھال کھینچ اور چھین یارونکا لباس

پندرہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی متقی کو دیکھا اور کہا کہ کبھی ہمین بھی یاد کرتا ہی بولا وہ کہ جسوقت
خداکو بھولتا ہون **بیت**

ہر سو وہ پھرے جسکو در اپنے سے اُٹھاوے	اور جسکو بلاوے نہ کہین اُسکو پھراوے

سولھوین حکایت

ایک صالح نے کسی بادشاہ کو بہشت کے بیچ خواب مین دیکھا اور کسی زاہد کو دوزخ مین پوچھا
کہ سبب اُسکے ثواب کا اور باعث اسکے عذاب کا کیا ہی کہ گمان میرا برعکس تھا آواز آئی کہ بادشاہ
گدائی اُونکی محبت کے سبب جنت کی بہار مین ہی اور درویش بادشاہ کی نزدیکی باعث دوزخ
کی نار مین **قطعہ**

خرقہ و تسبیح تیرے کام آنیکی نہین	پاک رہ اعمال بد سے کار ہا نیک کر

تیرے تئین ہرگز کلاہِ فقر کی حاجت نہین	دل سے ہو درویش او رتاج تتاری سر پہ دھر

سترہوین حکایت

ایک پیادہ سر و پا برہنہ حجاز کے کاروان کے ساتھ کوفے سے چلا اور ہمراہ ہمارے ہو خراماں خراماں جاتا تھا اور یہہ پڑھتا تھا ؎ نہ دھرے ہون سر پہ کچھ نہ مین اونٹ پر چڑھا ہون نہ رئیس ملک کا ہون نہ غلام بادشہ ہون

بیت

موجود کا نہ غم ہی نہ معدوم کا الم	کاتون ہون عمر لیتا ہون آسودگی سے دم

کہ ایک شتر سوار نے کہا اسکو کدھر جاتا ہی پھر جا والا نہ سختی راہ کے باعث مر جائیگا نہ سنا اور اوسنے قدم بیابان مین دھر کر رکھا اور چلا جب نخلہ محمود مین پہنچے یکایک دست تقدیر نے اُس شتر سوار کو طمانچہ اجل کا لگایا درویش اوسکے سرہانے آیا اور یہہ کہنے لگا ہم پیادہ چلنے دکھ سے نہ مرگئے تم اونٹ پر سوار ہو کے سفر کر گئے

بیمار کی بالین پر جو رات بھر روتا رہا	ہوتے ہی دن وہ مرگیا بیمار جیتا بچ گیا **قطعہ**
جلد سے کتنے اسپ تھک کر رہگئے	راہ کو طی کر گیا لنگڑا گدھا
گر کے گئے متی مین اکثر تندرست	زخم خوردہ مدتون جیتا رہا

اٹھارہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی عابد کو بلا بھیجا کہ قدم رنجہ فرمائیے اور یہان تلک تشریف لائیے آنا آپکا موجب برکت کا ہی اور باعث ہماری قوت کا اُس عقل کے اندھے کو یہہ بات سوجھی کہ ایسی دوا کھاؤن جو نہایت ضعیف ہو جاؤن تا اعتقاد اسکا میرے حق مین زیادہ ہو اور اُسکے باعث تمام شہر مین شہرہ ہو غرض ایک دوا قاتل منگا کر کھائی اور جان مفت مین گنوائی

قطعہ

جنکو پستے کی طرح تو مغز ہی سمجھا تھا بسر
پوست تھے تر بادے شخص مانند پیاز

متقی جو دل سے ہین سو خلایق ملتفت
پشت قبلہ کی طرف کر کے وہ کرتے ہین نماز بیت

جو دھیان اپنے خالق سے بندہ لگائے
نجانے کسیکو پھر اسکے سواے

انیسوین حکایت

یونان کی سرزمین مین رہزنون نے ایک کاروان کو تاراج کیا اور مال و دولت سارا لوٹ لیا سوداگرون نے گریہ زاری کی اور خدا اور رسول کی دہائی بار ہا دی کچھہ فایدہ نہوا بیت

ہرچند کاروان کی گریان ہو چشم نم
پر فتح یاب دزد کو ذرہ نہووے غم

لقمان حکیم بھی شریک حال انہین بیچارونکا تھا غرض ایک شخص ظلم رسیدہ نے اس سے التماس کیا کہ چند کلمے حکمت اور نصیحت کے تو بھی انسے کہہ شاید قدر قلیل مال پھیر دیوین اور سبکا سب نہ لیوین کہ برباد ہونا اس نعمت کثیر کا نہایت دلگیر کرتا ہی لقمان نے کہا کہ مال تو کیا ہی اگر جان تلک جاوے تو بھی خواموش رہون اور کلمے حکمت کے ایسون سے نکہون قطعہ

مورچا کھا جاوے جس لوہے کو تئین
اسکا صیقل سے نہین جاتیکا زنگ

سخت دلکو پند دینا ہی عبث
مینخ لوہے کی گڑے ہی کب بسنگ قطعہ

معین فقیرونکا ہو اپنے وقت دولت مین
سرور خاطر محتاج تالتا ہی بلا

جو مانگے منت و زاری سے دے تو سایل کو
نہین تو تجھہ سے زبردست زور سے لیگا

بیسوین حکایت

شیخ بزرگ شمس الدین جوزی چہتا کہ مجھے راگ کی صحبتونکی چال سے دور اور خلوت تنہائی کی نصیحت

فرماتے تو ولولہ میری جوانی کا غالب آتا اور انکی رای کے خلاف مین عمل مین لاتا چنانچہ اکثر اوقات راگ کی
مجلسون مین جاتا بہت سے حظ اس محفل سے اٹھاتا جب بندہ شیخ موصوف کا دھیان چڑھتا تب لینا یہہ بیت پڑھتا **بیت**

قاضی جو مجھ پاس بیٹھے رقص ہی کرنے لگے ۔ مست کو معذور رکھے محتسب گر مے پیئے

آخر کار محفل مین ایک قوم کی وارد ہوا مین اور انمین ایک گویّیکو دیکھا مین نے **بیت**

زخمہ ناساز اسکا تھا رگ جان کا تتا ۔ گریہ ماتم کے لیے اسکی ناخوش تھی صدا

کبھی انگلیان یارونکی اسکی آواز گریہ کے باعث کانونمین اور گاہے باشارۂ خاموشی لبون پر **بیت**

راگ کی آواز کھینچے دلکو جتنی ہو بلند ۔ لیک تو ایسا گویا ہے کہ تیری چپ بھلی **بیت**
خوشی ہوتے نہین ذرہ بھی سامع تیرے گانیکے ۔ مگر خاموش رہ جاتا ہے تو جب وقت جانیکے **مثنوی**
جو وہ بدآواز وہان گانے لگا ۔ صاحب خانہ سے تب مین نے کہا
یا روئی کو تو میرے کانون مین بھر ۔ یا مجھے جانے دے جلدی کھولدر

ندان مین نے یارونکا ساتھ دیا اور اس رات کو وہین بلیقہ کر روز کیا **قطعہ**

اذان دی موذن نے کیا غیر وقت ۔ اسے کیا خبر کتنی گذری ہے رات
درازی میری چشم سے اسکی پوچھہ ۔ نتھا خواب کا جسمین یک پل ثبات

صبح کو بطور تبرک دستار اتار کر سر سے اور دینار کمر سے کھولکر اس مغنی کے آگے رکھے اور آغوش مین لیکے لیکر
شکرگزاری بہت سی کی یارون نے ارادت میری ساتھ اسکے خلاف عادت جو دیکھی سراسر بیوقوفی مجھکو
سمجھا اور چھپ کر آپسمین ہنسنے لگے ایک شخص نے انمین سے ملامت آغاز کی اور زبان طعنونکی دراز یعنے یہہ حرکت
نامناسب خرقہ مندونکے حال کے کی تو نے کہ خرقہ ایسے مشایخ کا ایسے مطرب کو دیا کہ ابتدا ہوش سے

آج کے دن تلک ایک درہم بھی اُسکے ہاتھ مین نہین رہا ہی اور کبھی ریزہ سیم و زر کا اُسکے دامن مین نہین رہا ہی **مثنوی**

جسکا ایک جا نہو دوبارہ گذر	وہ گویا کبھو نہ آوے ادہر
منہہ سے باہر جو نکلی اُسکی صدا	رونگتا ہو گیا ہر ایک کھڑا
مرغ ایوان اُسکے ڈر سے اُڑا	میرا مغز اور اپنا پھاڑا گلا

یہہ سنکر مین نے کہا بس زبان طعن و کنایے کی کوتاہ کر اور اسقدر مجھے نام مدھر کہ بزرگی اُسکی اسبلکہ ہوئی مجھپر ظاہر اور اسکی حالت سے مین ہو گیا ماہر اسلیئے یہ فعال مین نے کیئے پھر کہا اُسنے کہ مین بھی کیفیت پر اُسکی اطلاع بخش تا ہم سب اعتقاد لاوین اور اسیطرح سے اُسسے پیش آوین اپنے مطالبے پر استغفار کرین اور سلسلہ ارادت اُسکے آگے دھرین آخر ناچار ہو کر کہا مین نے کہ شیخ مذکور راگ سننے کو بارہا مجھے منع کرتے تھے اُسکے ترک کی فضیلتون سے میرے کان اکثر بھرتے تھے لاکن مین انکو سہل جانتا تھا اور کہنے کو اُس بزرگ کے مطلق نمانتا تھا اتفاقاً آج کی رات طالع بیدار و بخت نیک اطوار میرے اسگھر مین مجھکو لائے کہ اِس مطرب کے ہاتھ سے توبہ کی مین نے کہ بار دگر گرد راگ کی صحبت کے نہ پھرونگا اور ایسی مجلس مین قدم ہرگز نہ دھرونگا **قطعہ**

صدا اچھی ہے جسکی گوش دل کو	سہاوے گی وہ گاوے یا نہ گاوے
سراپا راگ مین ہے حسن لیکن	جو بد آواز گاوے تو نہ بھاوے

اکیسوین حکایت

لقمان حکیم سے پوچھا کہ ادب کس سے سیکھا تو نے کہا اُسنے بے ادبون سے یعنے جو فعل انکا نہ پسند پڑا مین نے اُس سے پرہیز کیا **قطعہ**

سنے دانا جو بازیچے کی باتین	تو اُس سے بھی کرے حاصل نصیحت

نہ سمجھے بے خرد جز کھیل کا ذکر ۔۔۔ پڑھو گر سیکڑوں قانون حکمت

بائیسوین حکایت

ایک عابد کی نقل کرتے ہین کہ ہر ایک رات دس من کھانے سے پیٹ بھرتا اور نمازین تا صبح ایک قرآن ختم کرتا کسی صاحبدل نے یہہ حال اُسکا سنکر کہا اگر آدمی وقتی کھاتا اور سوتا تو اُس سے کہین بہتر تھا قطعہ

کھا نہ اتنا شکم کو خالی رکھہ ۔۔۔ دلمین تا دیکھے نور حق کی جھلک
معرفت تجھہ مین کس طرح سے سمائے ۔۔۔ پیٹ تیرا بھرا ہے ناک تلک

تیئیسوین حکایت

کسی بھولے ہوے کو راہ گمراہی مین بخشایش الہی نے چراغ توفیق کا دکھایا کہ وہ حلقے مین صاحبان تحقیق کے در آیا درویشونکی صحبت کی برکت سے اور انکے نفس پاکیزہ کی صداقت سے اخلاق زبون اسکے اوصاف حمیدہ سے مبدل ہوے دامن حرص و ہوا کا تھا اُسنے اُٹھایا اور جامہ قناعت کا اُسکے جسم مین نہایت ٹھیک آیا لیکن زبان طعنہ زنونکی اُسکے حق مین ویسی ہی دراز تھی اور چشم عیب بینونکی بدستور سابق تو باز کہ ابتلک چال ڈھال اُسکی اُسی طور پر ہے اور یہہ زہد و صلاح نہایت نا معتبر بیت

عذاب حق سے رہائی سبب سے توبہ کے ہو ۔۔۔ زبان خلق سے لیکن نجات مشکل ہی

غرض زبان خلق سے تنگ ہو کر پیر طریقت کے حضور آیا اور گلہ کرنے لگا شیخ اس ماجرے کو سنکر آبدیدہ ہوا اور بولا شکر اس نعمت کا ترک مت کر کہ جیسا وے تجھے گمان کرتے ہین تو اُس سے بہتر ہی نظم

کب تلک غماز و حاسد کا گلہ ۔۔۔ یہہ کہ تجھہ مسکین کے ہین سب عیب جو
قتل کرنے کو میرے اُٹھتے ہین گاہ ۔۔۔ بیٹھہ کر کہتے ہین بد مجھکو کبھو

وہ بُرا تو بد ہوا اور جانین نکو		ای خوشا تو نیک ہوا اور بد کہین

جو آپ جانتا ہی میری کی حسن ظن سبھونکا میرے حق مین بکمال ہی اور مین بزوال **شعر**

تو ہوتا سقی مین بھی معتبر		عمل کرتا جو سے اپنے قول اوپر
پر جانتا ہی ظاہر و باطن میرا خدا **قطعہ**		ہمسائے کی مین چشم سے ہر چند ہون چھپا
تا دیکھے نہ تیرے ہر کوئی عیب		در تو نے کیا ہی اسلئے بند
پیہان و نہان کو عالم الغیب		کیا فایدہ اسے جانتا ہی

پچیسوین حکایت

ایک شیخ کے آگے مین نے گلہ کیا کہ فلانے شخص نے میرے حق مین یون گواہی دی ہی کہ یہہ نالایق ہی فرمایا اُسنے کہ اپنے صلاح و تقوے سے شرمندہ کر **قطعہ**

سے تجھے بد کہے یہہ نرکھے مجال		چلن خوب رکھہ تابرون کی زبان
تو کیون دیوے مطرب اُسے گوشمال		ملے خوب ہون گر طنبورے کے تار

چھبیسوین حکایت

شہر شام کے ایک شیخ سے پوچھا کہ حقیقت تصوف کی کیا ہی کہا اُسنے کہ اگلے زمانے مین ایک گروہ تھا کہ ظاہر انکا زبون تھا اور باطن نہایت خوب اسوقت مین وہ قوم دیکھتا ہون کہ بصورت نیک ہی اور بسیرت بد **قطعہ**

تو تنہائی تیری بیفایدہ ہی تنگ کثرت ہی		تصور ہر کسیکا دلمین گر آیا تیرے ہر دم
خدا کے ساتھہ جو دل ہی تیرا تو عین خلوت ہی		جو ابوہ خلایق مال و زر ہی تجھہ کنے ہو وے

چھبیسوین حکایت

۱۷

یاد مجھے کہ ساتھ ایک کاروان کے تمام رات چلا تھا مین اور صبح کے وقت ایک جنگل کے کنارے پر سو رہا تھا
کہ ایک سودائی بھی اُس سفر مین ہمراہ ہمارے تھا ایکبار اُسنے نعرہ کیا اور رستہ بیابان کا لیا غرض ایکدم
آرام سے کہین نبیٹھا جب دن نکلا تب اُسسے مین نے کہا کہ یہہ کیا حالت ہی کہا اُسنے بلبلونکو دیکھا مین نے کہ نالان
تھین گلزارونمین اور کبک پہاڑونمین مینڈک دریا مین اور وحشی صحرا مین تب سوچا مین نے کہ مروت
سے بعید ہی کہ سب تسبیح و طاعت مین ہون اور مین خواب غفلت مین **نظم**

کل سحر کو صدائے مرغ سحر | لیگئی اپنے صبر و طاقت و ہوش
کان مین ایک دوست کے آخر | جون ہی پہنچی میری صدائے خروش
بولا وہ دھیان مین نہ تھا کہ تجھے | کرے یون طیر کی صدا مدہوش
مین کہا جوش آگیا یہہ سنکے مجھے | کہ وہ ذاکر ہون اور مین خاموش

ستائیسوین حکایت

ایک وقت سفر حجاز مین کتنے ایک جوان صاحبدل میرے ہمدم تھے اور ہم قدم اکثر آواز و قافیہ زمزمے
کرتے اور کتنی بیتین محققانہ پڑھتے ایک عابد طریقہ درویشون سے منکر تھا اور درد سے ان درویشون
کی بیخبر کہ نخیل بنی ہلال مین پہنچے ہم اور ایک لڑکا سیاہ فام قوم عرب سے باہر آیا اور ایک ایسی
آواز کی کہ طائر ہوا سے گر پڑا اور عابد کا اونٹ بھی ناچنے لگا ندان اُسنے عابد کو گرایا اور بیابان کی طرف
قدم اٹھایا تب کہا مین نے کہ ای شیخ حیوانمین اس صدا نے اثر کیا پر تیرا دل عجب پتھر ہی کہ نہ پگھلا **رباعی**

کہتی تھی آہ یہہ مجھے یک بلبل سحر | انسان ہو کے تو ہی محبت سے بے خبر

شور عرب سے اونٹ کی حالت ہوی تغیر	تجھکو ہوا نہ ذوق ذرا بھی اجب جانور

بیت

شتر کے بھی دل مین ہے شور و طرب	نہو جسکو خبر ہے وہ انسان ہے کب **قطعہ**
جنبش درخت بان کو ڈالیون سمیت	گلشن مین تک بھی تند جو بہ چلنے لگی ہوا
کتنے ہی زور و شور سے گر بار ہا چلے	لیکن نہ سنگ سخت جگہہ سے ہلے ذرا **مثنوی**
ہے اُسکی ذکر مین ہر شئی ہر ایک آن	وہ دل سمجھے اُسے جس دل کے ہون کان
نہ بلبل ہی فقط تسبیح خوان ہے	ہر یک غنچے کی بھی ذاکر زبان ہے

اٹھائیسوین حکایت

ایک بادشاہ کا وقت آخر پہنچا اور قایم مقام اُسکا کوئی نہ تھا وصیت کی اُسنے کہ علی الصباح جو کوئی کہ پہلے شہر مین آوے تاج بادشاہی کا اُسکے سر پر دھرین اور مملکت حوالے اُسکے کرین اتفاقا اول وہ فقیر ملک مین وارد ہوا کہ رات دن ٹکڑے مانگتا اور پیوند پر پیوند لگاتا تھا ارکان دولت اور سرداران مملکت نے شہریار کے کہنے پر عمل کیا یعنے ملک و خزانہ اُسکے تصرف مین دیا درویش نے ایک مدت بادشاہت کی اور بہت دنون ریاست کی آخر بعضے امیران دولت اُس سے باغی ہوے اور کتنے ارکان سلطنت طاغی بسبب اُسکے بادشاہ ہر ایک دیار کے مستعد کارزار ہو کر فوجین اُسپر چڑھا لائے اور اُسکی سپاہ و رعیت بھی کتنے لوگ شورش مین آ گئے غرض کچھہ ایک ملک اُسکے تصرف سے نکل گیا درویش صدمے سے اس سانحے کے اکثر دکھہ اپنے دل پر سہتا تھا پر منہہ سے کچھہ نہ کہتا مثل مشہور ہے کہ قہر درویش بجان درویش کہ اتنے مین ایک دوست قدیم اور ہمنشین ندیم اُسکا حالت فقیری مین نزدیک اُسکے رہتا تھا سفر سے آیا اور اُسکو مرتبہ سلطنت مین پایا تب بولا

شکر ہی پادشاہ دو جہان کا کہ تیرے بخت نے مدد کی اور اقبال نے یاوری غنچہ دل تیرا خار کدورت سے
او خار صعوبت سے تیرا پاؤن سے نکلا اور اس درجے کو تو پہنچا

بیت

شگوفہ خشک ہی ایک تر زمین او ریگ مین ہی بھولا
کبھی تو پیش رکھے ہی پیر او رہیگا کبھو ننگا

کہا آخر اے برادر میرا ماتم کر کہ جا تہنیت نہیں ہی سو وقت کے تو دیکھتا تھا مجھے غم یک زبان کا تھا اور آج اندیشہ ہی ایک جہان کا **مثنوی**

دنیا اگر نہو وے تو مین دردمند ہون
اور ہو تو اُسکی مہر سے پھر پابند ہون
یک آفت عظیم ہی دنیا ے بے ثبات
یہہ ہو ویا نہو وے دکھ سے نہین نجات **نظم**
ہی قناعت گوارا دولت بس
جاہ و حشمت کتنین طلب مت کر
گر غنی زر سے پر کرے دامن
کرنا اُسکے ثواب پر تو نظر
کہ بزرگان دین سے اپنے
یہہ سخن ہمنے ہی سنا اکثر
اہل دولت کے خرچ و ہمت سے
صبر محتاج ہی کہین بہتر **شعر**
وہ تدیکا ایک پاؤن چیونٹی نے جو
دیا تھا بہ مزنت سلیمان کو
سبھی گورخر بھونے بہرام کو
پر اُسکے برابر وہ ہرگز نہو

انتیسوین حکایت

کسی شخص کا ایک دوست تھا کہ دیوانی کا کاروبار دن رات کرتا سو اس عملے کی گفتگو کے مطلقا نہ بات
کرتا اس شغلے مین گزرتی اسکی اوقات تھی اور آشناؤن سے ایک لحظ تیرک ملاقات تھی ایکدن اُس شخص سے
کسی نے پوچھا فلانہ دوست تیرا سنتے مین کہ مدت سے تیرے پاس نہین آیا اور پیا دیدار اُسکو نہین دکھایا کہا
اُسنے فی الواقع یوں ہی ہی لیکن یہان بھی کسیکو اُسکی پرواہ نہین اور اُسکی ملاقات کی چاہ نہین اتفاقا

کوئی علاقہ مند اُسکا وہان موجود تھا اِس بات کو سنکر بول اٹھا کہ کس خطا پر وہ ایسا تعیہ دار ہوا جو اِس قدر تو اُس سے بیزار ہوا کہا اُسنے کچھ نہین پر اہل حسد کو جب تک وقت ملتا ہے بغیر ایذا دیے تو بھی اُسکی ملاقات کو جاوے قطعہ

جب کہ ہووے خدمت و دولت اُنہین	شناؤن سے ذرا بیٹھین نہ مل
جس گھڑی مفلس ہون وہ چھٹ جاوے کام	پھر نہین اُنسے ہی اگر درد دل

تیسوین حکایت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہر روز خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آتے اور حضرت اُنکو فرماتے اگر جایا کرتا ہے ناغہ دیکر تو زیادہ محبت ہو ہر روز مت آ ایک صاحب دل سے لوگون نے پوچھا کہ باوجود اِس حسن و خوبی کے کہ آفتاب عالمتاب رکھتا ہے پر سننے مین نہین آیا کہ کسی نے اسکو چاہا ہو کوئی اُسکے درد و غم سے آہ ہو کہا اُسنے اِسواسطے کہ ایکدن مین اگر جاوے تو سو بار دیکھتے مگر جاڑون مین محبوب ہے اِسلئے کہ کچھ ایک محجوب ہے قطعہ

نہین ہے عیب ملنا مردمان سے	پر اِتنا جس مین وہ جاوین نہ اکتا
نہین سننے کا لوگون کی ملامت	ملامت آپکو جو تو کریگا

اکتیسوین حکایت

ایک بزرگ کے پیٹ مین باد مخالف پیچ کھانے لگی ہر چند اُسنے روکا پر نہ رکی آخر نکل گئی تب کہا اُسنے ای دوستو مین ایسا بے اختیار تھا بلکہ پیٹ ہی ناچار باد کو بھی کسی نے پکڑا ہے اور ہوا کو بھی کسی نے باندھا ہے اگر گناہ بھی اسکا مجھپر نہ لکھا بلکہ آرام مجھے ہوا الیسم بھی اسپر ملامت نہ کرو اپنی کرم سے مجھے معذور رکھو نظم

ای عاقل ہے وہ اسکا قید خانہ	نہ رکھنا پیٹ مین تو باد زنہار
تہر سے نہ دیکھو مت اُسکو شکم مین	کہ رہنا تنگ بھی اُسکا دل پہ ہے بار

ہمنشین ہو ترا جو بدکردار	جانئے دروک مت اُسسے زنہار

بتیسوین حکایت

یارِ دمشق کی صحبت سے ایک گونہ دلگیر ملال آیا تھا بابر اُسکے بیابان کو وہ قدس مین گیا مین اور حیوانون سے انس پکڑا مین نے اُسوقت تلک کہ قید فرنگ مین پھنسا اور خندق طرابلس مین یہودونکے ساتھ مجھکو مٹی گاریکا کام سپرد کیا قضارا ایک رئیس حلب کا کہ سابقہ آشنائیکا مجمین اُسمین تھا وہان وارد ہوا اور مجکو پہچان کر کہا اُسنے کہ ای دوست کیا ماجرا ہی کیون تجھپر ایسا پڑا ہی جب مجھے دیکھکر میری اُستر بسر تی ہی کہہ تیری کیونکر گذرتی ہی یہہ سنکر بولا مین **قطعہ**

طرف اُجاڑ کی بھاگا تھا یون مین لوگون سے	کہ آس غیر کی مجھکو نہ تھی بجز داور
قیاس کر تو میرا حال ہوگا کیا اُسوقت	کہ غیر جنس کے ہون ساتھہ بلکہ ایک ہی گھر

بیت

پاؤن مین بیڑی بھلی ہی روبرو دوستان سے	ساتھہ بیگانون کے لیکن جو برا ہی بوستان

میرے احوال پر رحم کیا اُسنے غرض دس دینار دیکر قید فرنگ سے چھڑایا اور اپنے ساتھہ مجھکو حلب مین لایا آخرکار اپنی بیٹی کا سو دینار مہر پر میرے ساتھہ نکاح کر دیا اور سر کو بالین صعوبت سے اٹھاکر زانوی عشرت پر دھر دیا بعد ایک مدت کے عورت بدخو ناسازی و زبان درازی کرنے لگی کہ میرے علیش کو منغص کر دیا اور گرد کدورت سے شیشہ دلکو بھر دیا **مثنوی**

زن بد ہو جو مرد نیک کے گھر	ہووے اُسکو یہین نصیب سقر
بدمزاجون سے دور رہ ہر آن	قرب انکا نہ چاہ مانگ امان
اور کہا کر بعجز رکھیو نگاہ	ہمکو دوزخ کی آگ سے اللہ

غرض عیب میرے اُگلنے لگی اور زبان طعنوں پر یوں کھولدی کہ کیا تو وہ نہیں کہ میرے باپنے تجھکو قید فرنگ سے دس دینار دیکر مول لیا اور زنجیر کو تیرے پاؤن سے کھولدیا کہا مینے سچ ہے دس دینار دیکر وہان سے چھڑایا اور سو دینار پر تیرے ہاتھہ مین پھر پھنسایا **مثنوی**

بھیڑ کو یک بزرگ نے ہی سنا	دست و دندانسے بھیڑئیے کے چھڑا
شب کو رکھہ دی گلے پہ اُسکے چھری	تب یہہ فریاد گوسفند نے کی
میرے تئین بھیڑئیے سکے پنجے سے	ایک دم مین چھڑالیا تونے
پھر یہہ انجام کار مجھہ پہ کھلا	کہ میرے حق کا گرگ تو ہی تھا

تینتیسوین حکایت

کسی بادشاہ نے ایک عابد سے پوچھا کہ آوقات شریف آپکی کیونکر کٹتی ہے کہا اُسنے کہ تمام رات مناجات مین اور صبح دعاجات مین اور دن فکر اخراجات مین بادشاہ نے فرمایا کہ خرچ روزمرہ اسکا مقرر کردین تا عیال کا بوجھہ اِسکے دلسے اٹھہ جاوے اور اِس امر کا اندیشہ اسکو ہرگز نہ آوے **مثنوی**

قید و بند عیال مین پھنس کر	پھر تو آزادگی پہ دھیان ندھر
غم اولاد و فکر جامہ و قوت	تجھسے کھو دینگے سیرت ملکوت **شعر**
دن کو دل پر یہی ہوں ٹھہراتا	شبکو طاعت ہی مین گذارونگا
نیت اُسوقت یہ یہہ ہوں کرتا	میرے فرزند صبح کھاینگے کیا

چونتیسوین حکایت

ایک عابد رہنے والا شام کا جنگلو نمین برسون عبادت کرتا اور درختونکے پتے کھاتا بادشاہ

اُس طرف کمالِ اُسکی بہ یاری کے واسطے گیا اور بعد اسکے کہا اُسنے کہ اگر صلاح ہی دیکھو تم تو فرماؤ کہ ایک مکان واسطے تمہاری بود و باش کے شہر میں ہم اِسوضع سے درست کروا دیں کہ فراغ خاطر سے کا تمکو یہاں نسبت بہتر میسر ہو اور لوگ بھی تمہارے انفاس پاکیزہ کی برکت سے فایدہ مند ہوں یعنے اعمال نیک کی تمہارے پیروی کریں اور افعال بد سے باز رہیں زاہد نے اِس بات سے انکار کیا تب ارکان دولت نے اُسسے کہا کہ مصلحت یہہ ہی کہ برائے پاس خاطر بادشاہ چند شہر میں رہیے تو اگر وقت عزیز ترا ضایع ہونے لگے اور آئینہ دلکی صفا غبار صحبت اغیار کھونے لگے تو اختیار باقی ہی القصہ بعد شہر میں آیا اور ایک خانہ باغ خاص میں بادشاہ نے اُسے رہنے کو فرمایا وہ مکان نہایت دلکشا پر فضا تھا مثنوی

رخ خوبان سا لال وہان کا گل — لالہ رویوں کی زلف سا سنبل
ہی وہ ہر یک ہنوز جیسا تھا — اپنی صورت پہ اور تر و تازا
تنک بھی چھلکے جا ترے کا صدما — ایک کو اُنمیں سے نہیں پہنچا
اور نزاکت کو کیا بیان کیجے — شیر ناخوردہ طفل ہو جیسے

بعضونکے نزدیک معانی بیت ثانی کے یہ ہیں شعر

سے چھلکے جا ترے کا اُنہیں صدما — فی الحقیقت کچھ ایک ہی پہنچا
پر نزاکت کہوں ہر ایک کی کیا — شیر ناخوردہ طفل ہو جیسا بیت
نمایاں ٹہنیوں پر اسطرح گلنار ہیں ہر جا — درخت سبز پر جسطرح انگار لٹکتے ہیں

بادشاہ نے اُسی وقت ایک کنیزک خوبرو اور سیمتن کہ نزاکت اُسکے بدن کا رنگ سے ٹپکتی تھی اور کمر اُس نازنین کی مانند چیتے کی صید دل پر لپکتی تھی حسن میں نہایت کھری تھی اور انداز کھری قطعہ

چاند کا ٹکڑا یہہ ہی کہئے جسے عابد فریب	رشک حوران بہشتی اور سب پریزادونکا زیب
اسنے ہی جاتا ہی بعد از اسکے یک نظار کیے	پارسا یونکے دلون سے دفعتاً صبر و شکیب

اور اسیطرح سے بعد اسکے ایک غلام بھی خوبصورت و خوش سیرت اسکی خدمت کے لئے بھیجا غرض اسکے حسن ادا کا بیان محال ہی اور زبان اہل بیان اسکے وصف مین لال **مثنوی**

آدمی گرد اسکے سب پیاسے موئے	بہرہ مند ایک گھونٹ سے بھی نہ ہوئے
ساقی وہ ایسا ہی پیالے کے تئین	نت دیکھاتا ہی پلاتا پر نہین **بیت**
دیدار سے نہ ہووے اسکے چشم سیر	مستسقی جیسے آب سے بحر فرات کے

عابد نے لقمۂ لذیذ اور میوۂ لطیف کھانے اور لباس پر تکلف و ملایم پہننے عطر ہر قسم کے پاکیزہ ترین لگانے شروع کیئے اور جمال کنیزک و غلام کا مدام پیاسی آنکھہ سے دیکھنا اختیار کیا عقلمندونے کہا ہی کہ زنجیر پای عقل عاقلان زلف عنبرین گل اندام ہی اور مرغ دل دانا کا دام

دل و دین اپنے تجہہ سے کر سر و کار	کھو دئے دونون مین اے عقل تمام
مرغ دانا تو واقعی مین ہون	لیک اے دلربا ہی تو بھی دام

حاصل کلام یہہ ہی کہ اسکے کمال کو زوال آیا جیسا کہ کہہ گئے مین **قطعہ**

شیخ و پیر و مرید اور فقیہ	جتنے صاحب زبان ہین پاک نفس
جب کہ دنیا ملی تو اسمین ہی	پھنس رہین جیسے شہد بیچ مگس

ایکدن بادشاہ کو اسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی گیا عابد کو دیکھا پہلی ہیئت سے پھر ہوکے رنگ بحال چہرہ لال تازہ و توانا دیبا کا تکیہ لگائے بیٹھا ہی اور غلام گل اندام مورچھل طاوس کا لئے اسکے پیچھے کھڑا ہی یہہ حال دیکھکر حضرت جہان پناہ کو شگفت و فرحت نہایت ہوئی القصہ ہر ایک مقام کا ذکر درمیان لا کر

آخر یون فرمایا کہ عالمون اور زاہدون کے ساتھہ اپنے تئین دوستی دلی ہے وزیر فیلسوف بھی حاضر
تھا کہنے لگا حضرت شرط دوستی کی یہہ ہے کہ مناسب دونون گروہ کے آپ سلوک کرین
عالمونکو روپے دیجیے تا اور زیادہ پڑھین اور زاہدونکو زر ندیجے تو وہ اپنے زہد ہی مین رہین بیت

دام درہم کیا کریگا زاہد پاکیزہ خو
اور جو وہ لیوے تو زاہد اور کوئی ڈھونڈھہ تو قطعہ

جو ہے باسر حق اور نیک باطن وہی زاہد ہے
رکھا ہووے وقف کی روتی نلے کو بھیکھہ کا ٹکڑا

جو انگلی ہووے نازک کانکا نرما ہو خوبصورت
در و خاتم نہووے گو کہ اسمین لایق ہے زیبا قطعہ

پاک باطن ہو گدا یہہ چاہیے ہے گو نکھاوے
نان لنگر کی وہ اور لقمہ گدائی کا کبھو

گونہ آرایش کرے گہنا نہ پہنے ہے روا
فی الحقیقت جو کہ ہووے خوبصورت خوبرو بیت

گانٹھہ مین ہووے توسے طالب اگر ہون مالکا
گر مجھے زاہد نجانین لوگ تو سیگا بجا

پینتیسوین حکایت

مطابق اسی بات کے سنا گیا ہے کہ کسی بادشاہ کو ایک مہم درپیش ہوئی کہا اسنے کہ اگر انجام اسکا میری
حسب دلخواہ ہو تو کتنے ایک درم زاہدونکو دون جب حاجت اسکی بر آئی وفا نذر کی اسکو
بموجب شرط کے لازم ہوئی تب ایک بندہ خاص کو اپنے کیسہ درم کا دیا کہ زاہدونکو تقسیم
کرے کہتے ہین کہ غلام نہایت ہشیار اور عیار تھا تمام دن پھرین گنوایا اور رات کے وقت خدمت
مین بادشاہ کی پھر آیا درمونکو چوم کر حضور معلی مین رکھدیا اور عرض کی کہ ایک زاہد بھی ڈھونڈھے
نپایا حضرت نے ارشاد کیا یہہ کیا گفتگو ہے موافق میری الست کبھی اس شہر مین چار سو زاہد
مین عرض کی اسنے ای خداوند جہان وہ کوئی زاہد ہی نہین لیتا ہے اور جو کہ لیتا وہ زاہد نہین

بادشاہ ہنسے اور بہت مولنسے مخاطب ہوئے کہ مجھے جسقدر کہ اس طایفہ خداپرست سے ارادت واقرار ہے
اس شوخ چشم کو اسی قدر عداوت و انکار لیکن حق بجانب اسکی ہے

چھتیسویں حکایت

ایک عالم قایم مزاج سے پوچھا کہ حق میں نان وقف کے تم کیا کہتے ہو کہا اسنے اگر واسطے جمعیت خاطر اور
فراغ عبادت کے لیوے تو حلال ہے اور جو دلجمعی روٹی سے کرکے بیٹھ رہے حرام

بیت

اہل دل کنج عبادت کے لئے لیتے ہیں نان	گوشہ طاعت نہیں لیتے ہیں روٹی کے لئے

سینتیسویں حکایت

ایک درویش اس مقام میں پہنچا کہ صاحب اس جا کہ کا کریم تھا کتنے ایک اشخاص گروہ صاحبان
فضل و بلاغت سے اسکی صحبت میں جیسا کہ قاعدہ ظریفونکا ہے بولتے تھے فقیر راہ جنگل کی بہت سی
چل چکا تھا ماندہ و بھوکا تھا کہ انمیں سے ایک شخص نے بطریق خوش طبعی کے کہا کہ تجھے بھی کچھ اسی قبیل
سے کہنا لازم ہے فقیر نے جواب دیا کہ مجھکو فضل و کمال اور ونکا سا نہیں اور کچھ پڑھا بھی نہیں ہے
مگر ایک بیت پر جو مجھے قناعت کرو سبھوں نے رغبت اور ارادت سے کہا بہت اچھا تب پڑھی اسنے

بیت

رو برو کھانا ہے اور میں گرسنہ حال یوں	در پہ حمام زنان کے یک مجرد ہو جوں

سب اشخاص نے پسند کیا اور دسترخوان اسکے آگے بچھا دیا صاحب طعام نے کہا کہ ای یار توقف کر کہ
خدمتگار میرے کوفتے پکاتے ہیں درویش نے سر اٹھایا اور یہہ شعر پڑھا

بیت

گو نہووین کوفتے اب میرے دستر خوان پر	کوفتے کو بھوک کے ہے نان خالی کوفتہ

اٹھتیسویں حکایت

ایک مرید نے اپنے پیر سے کہا کہ ہجوم خلق سے رنج میں ہوں لوگ بکثرت میری ملاقات کو آتے ہیں

بسبب اسکے تردد و تشویش ہوتی ہی اور وقت عزیز میرے رایگان جاتے ہین کیا فکر کرون اُسنے
کہا کہ تو نگر و ن سے کچھہ چاہ بلکہ لے اور محتاجون کو قرض دے کہ دوسری بار گرد نہ آ پھرین **بیت**

جو گدا ہوو ے ہر اول لشکر اسلام کا — کافر اسکے مانگنے کے در سے بھاگے چین تک

انتالیسوین حکایت

ایک فقیہ نے اپنے باپ سے کہا کہ متکلمون کے سخن ہر اسقدر دلچسپ و باکیفیت ہین پر ایک بھی میرے
دلمین اثر نہین کرتا اِس سبب سے کہ چلن انکا موافق سخن کے نہین دیکھتا **مثنوی**

ترک دنیا کا سب کو حکم کرین — مال او رغلہ سے اپنے گھر مین بھرین
صرف باتین بنا ئے عالم جو — بات مین اُسکی پھر اثر کب ہو
نہو جس سے بدی ہی عالم وو — نہ کہ مانع فقط ہو لوگون کو **بیت**
جو عالم چاہے اپنا مطلب تن پروری — آپہی وہ بھولا پھرے تو کیا کریگا رہبری

باپ نے کہا بیٹا فقط اِس خیال باطل پر صیحتونکی تربیت سے منہہ پھیرا اور راہ کج کو اختیار کرنا لایق نہین الغرض عالم معصوم کی خواہش
مین علم کے فایدون سے محروم رہنا اُس اندھی کی ہی کہ ایک رات کیچڑ مین جا پڑا تھا اور کہتا تھا ای مسلمانو ایک چراغ میری راہ پر رکھدو ایک
عورت ٹھٹھول نے سنکر کہا ہر گاہ کہ تو چراغ کو نہین دیکھتا تو چراغ سے کیا دیکھیگا جیسے کہ مجلس وعظ کی
بزازونکی دوکانکی مانند ہی جب تلک یہان نقد نہ دیگا پونجی نہ پاویگا اور وہان جب
تلک اعتقاد سے رجوع نکریگا سعادت سے بہرہ نہ اٹھاویگا **نظم**

جی سے عالم کی بات سن گرچہ — نہو اِس وضع پہ چلن اُسکا
جھوٹھہ ہی مدعی جو کہتا ہی — سوتے کو کیا جگاویگا سوتا

مثنوی

مرد وہ ہے کہ دلپہ نقش کرے / پند دیوار پر بھی ہو جو لکھا

چھوڑ کر اپنی خانقاہ کے تئین / مدرسے مین یک اہل دل آیا

تجہی دی عابدون کی ہمراہی / اُنکی صحبت کے عہد کو توڑا

تب کہا مین سنے عابد و عالم / فرق رکھتے تھے کس قدر بتلا

جب وہ بولا کہ سچ کہون تجھہ سے / مجھپہ ہر یک کا حال جو ہے کھلا

کھینچ لے کملی اپنی موج سے وہ / پکڑتے ڈوبے کو ہی یہہ قصد اُنکا

چالیسوین حکایت

ایک شخص کسی راہ پر مست سوتا تھا بیہوشی کی اور اُسنے پی تھی اور باگ اختیار کی ہاتھ سے دی تھی ایک عابدہ نے اُسکے آکر حالت پر کراہت اُسکی دیکھنے لگا جوان نے سر اُٹھا کر ایک آیت کو پڑھا کہ حاصل معانی اُسکا یہہ ہے اور جسوقت کہ وارد ہو تم اُس جا کہ جہان سخن بیہودہ سنو یا فعل ناشایستہ دیکھو پس لازم یہہ ہے کہ ملتفت نہو یعنے سنا ان سنا کر اور دیکھا ان دیکھا

رباعی

دیکھے کسی بشر کو جبدم گناہ گار / مخفی کر اُسکو خلق سے اور ہو تو بردبار

ای وہ کہ دیکھتا ہے میرے عیب لغو کو / شیوہ کرم کا کیون نہین کرتا تو اختیار

قطعہ

نہ منہہ پھیر غصے سے ای متقی / نظر عفو کی کر گنہگار پر

مین نامرد ہون گرچہ فعلو نہین لیک / تو مردونکی مانند یہان کر گذر

اکتالیسوین حکایت

کہتے ہین ایک رند منکر فقیر کے ایک درویش پر غضب ہو کر نکلے اور کلمے پوچ و لغو اُسکے

حق مین کہنے لگے غرض نہایت اُسکو رنج دیا اور بہت سا آزردہ کیا فقیر نے پیر طریقت کے حضور جاکر گلہ کیا کہ یہہ کچھہ حادثہ مجھپر گذرا کہا اُسنے ای فرزند خرقۂ فقیرونکا جامۂ رضا کا ہے جو کوئی کہ اِس لباس مین تحمل مکروہات سے نکریگا شریری نہ فقیر

بیت

برا دریا پتھر سے ہو گدلا
جو عارف ہے خفا وہ ہے تنک آب

قطعہ

دکھہ جو پہنچے تو صبر کر ہو گا
باعث عفو تو گناہ سے پاک

ای برادر جو خاک ہے آخر
خاک ہونے سے پہلے ہو تو خاک

بیالیسوین حکایت

سن یہہ قصہ کشور بغداد کا
یون نشان و پردے مین جھگڑا پڑا

گرد راہ کا دکھہ سفر کا رنج سب
پردے سے کہنے لگا یون ہو غضب

مین بھی اور تو بھی غرض دونون غلام
شہ کی درگہہ کے ہین بندے لا کلام

چین سے واقف نہین مین عمر بھر
وقت اور بیوقت نت ہیگا سفر

قلعہ کا دکھہ تو نے تک دیکھا نہین
رنج جنگل سے کبھو کھینچا نہین

نے سموم دشت ہی تجھکو لگی
خاک رستے کی نہ تک تجھپر پڑی

ہے بہت کوشش مین میرا ہی قدم
کس لئے پھر تو ہے اتنا محترم

پاس تیرے چہرہ مہ سے ہین غلام
اور کنیزین خوب صورت بھی مدام

ہاتھہ مین مین یا جیو نکلے ہون ترا
اور سفر کے بیچ سرگردان سدا

گفتگو جھنڈے کی وہ جب سن چکا
تب تو پردہ اُسٹے یون کہنے لگا

ہی ہمیشہ سر میرا اور آستان ۔۔۔ سے تیری مانند سر بر آسمان
گردن اونچی جو کہ بیہودہ کرے ۔۔۔ اپنی گردن کے وہ بل آپہی گرے

تینتالیسوین حکایت

ایک صاحبدل نے کسی زورآور کو غصے مین اور کف منہہ مین بھرے ہوے دیکھا کہا اُنّے کہ اس شخص کی کیا حالت ہی کوئی بول اُٹھا فلانے شخص نے اُسے گالیا دین ہین عارف نے اُسے یون کہا کہ یہہ کمینہ ہزار من کا پتھر اُٹھاتا ہی اور ایک بات کے بوجھ کی تاب نہین لاتا **قطعہ**

مردیکا چھوڑ دعوی و قوت کی شیخیاں ۔۔۔ عورت ہی یا تو مرد یہ عاجز ہی نفس کا
مردی یہہ ہی کہ منہہ کرے میٹھا کسیکا تو ۔۔۔ یہہ منہہ ہر ایک کا ٹکے سے ڈسنجا **قطعہ**
اگر ڈالے ملتھے کو ہاتھی کے چیر ۔۔۔ نہو اہلیت تو نہین مرد وہ
ہی فرزند آدم کی بنیاد خاک ۔۔۔ نہین آدمی جو کہ خاکی نہ ہو

چونتالیسوین حکایت

ایک بزرگ سے طبیعت صاحب صفا کی پوچھی کہا اُسنے ادنی فعل اُنکا مقدم رکھنا ہی یار دوستونکی مراد کو اپنے مقصدون پر اور حکیمون نے کہا ہی وہ بھائی کو اپنے ہی بندوبست مین رہے وہ بھائی ہی نہ اپنا **قطعہ**

جو کوئی تجھہ سے پہلے جلے چلا ۔۔۔ ساتھی ہرگز نہین ہی وہ تیرا
جو کہ بندھوا نہ ہو تیرا دل سے ۔۔۔ چاہ مین اُسکی دلکو تو نہ پھنسا **بیت**
اگر نہ اپنے کو ہووے دیانت و تقوی ۔۔۔ تو اُس سے ربط نکر بلکہ چھوڑ دے ملنا

مجھکو یاد ہی کہ اس بیت مین مدعی نے اعتراض کی اسطرح سے کہ خدا جل جلالہ نے قطع رحم کو منع

کیا ہی اور اقربا کی دوستی کا حکم وہ مخالف اُسکے ہی جو کچھ کہ تونے کہا بولا مین کہ غلط کہتا ہی تو
موافق قرآن کے ہی کہ کہا ہی خدا تعالی نے چنانچہ حاصل اُسکا یہہ ہی اور اگر لڑین پدر و ما
تجھہ سے یعنے جبر کرین اوپر اسکے کہ شریک کرے تو میرا اُسکو جانتا نہو جسکو پس اطاعت اُنکی نکر بیت

ہزار اپنے جو بیگانے حق سے ہون وہ فدا
کر اُس یگانے پہ جو ہووے آشنائے خدا

پینتالیسوین حکایت

ایک بڈھا لطیفہ گو یکتا
تھا وہ پاکیزہ خو ظریف بڑا
اُسنے بغداد بیچ کی یہہ بات
بیاہ بیٹی کی کفش دوز کے سات
ہونٹھہ اُس نازنین کا یہہ کاتا
سنگدل مرد نے کہ خون ٹپکا
باپ نے اُسکو دیکھہ وقت سحر
پوچھا یون اپنے خویش سے جاکر
کا ہی کمینے یہہ دانت کیسے کیا
سخت چمڑا ہی یہہ بھی سلو کا
نہ مین تجھکو ہنسی سے ہون کہتا
اُسکے لب کاٹنے سے تو باز آ
مسخراپن نہین ہی ایسا خوب
چھوڑ اُسکو یہہ ہی بہت معیوب
خوے بد دل مین سنبیٹھے ہر جسکے
نہ سے چھٹتے بغیر مرگ پھر اُسسے

چھیالیسوین حکایت

ایک فقیہ کی بیٹی تھی نہایت بدصورت اور کریہہ طلعت باوجود جہیز اور دولت کے کسیکو رغبت اُسکے نکاح کی نتھی اور بیسی عورت رہو ملکی تھی لمبا کی

ہی لباس دیبقی و دیبا
پر تکلف لطیف اور اچھا
لیک دُلہن جو ہووے بدصورت
تو نظر آئے وہ بھی نا زیبا

حاصل کلام یہہ ہی کہ واسطے ضرورت کے ایک اندھے سے بیاہ اُسکا کر دیا کہتے ہین کہ اُسی تاریخ ایک حکیم سراندیب سے آیا کہ اندھونکی آنکھین روشن کرتا تھا فقیہ کو لوگون نے کہا کہ اسواسطے تو علاج داماد کا نہین کرواتا کہا اُسنے کہ ڈرتا ہون مین جو بینا ہووے او میری بیٹی کو طلاق دیوے مصرع خصم بدشکل عورت کو اندھا ہو تو بہتر ہی

سینتالیسوین حکایت

ایک بادشاہ چشم حقارت سے درویشونکی گروہ کو دیکھا کرتا ایک فقیر نے دانائی سے معلوم کیا اور کہا ای بادشاہ ہم دنیا مین تجھ سے لشکر مین کمتر ہین اور عیش مین برتر اور موت مین برابر اور قیامت مین بہتر **مثنوی**

اگر شاہ ہر چند ہو کامیاب — گدا کو ہو روٹی کے بن اضطراب
مرین گرچہ یو نہین یہ دونون کے تن — نہ لیجا سکینگے کچھ بغیر از کفن **بیت**
اگر جہان سے کرنا ہی تجھکو جلد سفر — تو سلطنت سے فقیری کہین ہی اولیٰ تر

ظاہر فقیر کا چار ابرو کی صفائی و خرقہ کہنہ اور باطن اُسکی دل زندہ اور نفس مردہ **قطعہ**

نہ یہہ کہ خلق مین بیٹھے وہ کرکے دعوا او — جو کوئی خلاف کرے تو اُٹھے وہ لڑنے کو
گرے پہاڑ سے گر مثل آسیا پتھر — جو راہ سنگ سے اُٹھے نہین ہی مرد وہ

طریق فقیرونکا ذکر و شکر ہی اور خدمت و طاعت اور ایثار و قناعت و رضا اور صفا و توحید و توکل و تسلیم اور تحمل جو کوئی کہ یہہ صفتین رکھتا ہی حقیقتاً درویش ہی گو کہ بظاہر قبا مین ہی لیکن ہرزہ گو اور بے نماز خواہش مند و بیہوش کہ دنون کو رات کرے قید شہوت مین اور راتونکو دن کرے خواب غفلت مین اور فراموشی آخرت مین کھاوے جو کچھ کہ پاوے اور کہے جو کچھ کہ زبان پر آوے اوباش ہی اگرچہ عبا مین ہی **قطعہ**

خالی ہی زہد و تقوی سے باطن ترا تمام — ظاہر کے بیچ پہنے ہی تو جامۂ ریا

پردے یہہ سات رنگ کے دروازے پہ چھوڑ کر ۔ رکھتا ہی اپنے گھر مین فقط تو تو بوریا

اٹھتالیسوین حکایت

کتنے یک دستے گلون کے دھد سے ۔ ایک گنبذ پر بندھے تھے گھاس سے

رنگ یہہ جو نہین نظر انکا پڑا ۔ صاف مین بھی سب تامن بول اُٹھا

لطف کیا رکھتا ہی جو ناچیز گھاس ۔ اسطرح بیٹھے گلونکی صف کے پاس

سنکے یہہ اُسنے کہا با چشم تر ۔ بول مت چپ رہ ادھر تک کان دھر

اپنے ہم صحبت کتین اہل کرم ۔ بھولتے ہینگے ہر یک حالت مین کم

گر نہین ہی مجھہ مین رنگت اور باس ۔ پر اُسیکے باغ کی آخر ہون گھاس

مین بھی بندہ اُس کریم خلق کا ۔ ہون نعیم جاودانی سے پلا

با ہنر ہون یا نہین رکھتا ہنر ۔ پر ہون اُسکے لطف کی امید پر

کچھہ نہین رکھتا عبادت کا نشان ۔ ہاتھہ مین خالی میرے پونجی کہان

نے رہے جبدم وسیلہ کوئی یہان ۔ ہو اُسی سے چارۂ بیچارگان

رسم ہی آزاد کرنے والے سب ۔ بندہ ہو جاکے جو بوڑھا انکا تب

دیتے ہین آزادگی کا خط اُسے ۔ یعنی یہہ قابل نہین اب کام کے

تو بھی زینت دینے والے دہر کے ۔ اپنے بندے پیر کو اب بخش دے

سعد یا کیا راست ہی راہ رضا ۔ چل اُسی رستے پہ ای مرد خدا

شوم طالع خلق مین ہی وہ بشر ۔ جو کہ اُس درگہہ سے پھیرے اپنا سر

کیونکہ پھر ڈھونڈھیگا سارا جگ اگر	تد بھی پاویگا نہین کوئی اور در

انچاسوین حکایت

ایک حکیم سے پوچھا کہ شجاعت اور سخاوت مین کیا بہتر ہی کہا اُسنے کہ جسکو سخاوت ہی شجاعت کی حاجت نہین **بیت**

بہرام گور کی ہی یہی گور پر رقم	بہتر ہزار زور سے ہی بخشش و کرم **قطعہ**
رہا نہ حاتم طائی ولیک نیکی سے	جہان مین نام رہا اُسکا حشر تک مشہور
زکوٰۃ مال کی دے باغبان جو تاک کی تین	قلم کرے ہی تو لگتے ہین پھر بہت انگور

تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین

پہلی حکایت

ایک سائل رہنے والا مغرب کا حلب کے بزازونکی صف مین کہتا تھا کہ اگر تمکو انصاف ہوتا ای صاحبان نعمت اور ہمین قناعت تو رسم سوال کی جہان سے اٹھہ جاتی **قطعہ**

ای قناعت سے مجھے تونگر کر	کہ بجز تیرے کچھہ نہین نعمت
صبر لقمان سے نے اختیار کیا	صبر جسکو نہین نہین حکمت

دوسری حکایت

شہر مصر مین دو امیرزادے تھے ایک علم سیکھتا دوسرا مال جمع کرتا وہ علامہ عصر کا ہوا اور یہہ عزیز مصر کا پس یہہ تونگر حشم حقارت سے برادر فقیہ کو دیکھتا اور کہتا کہ مین تو مقام سلطنت کا مکین ہوا او تو ویسا ہی مسکین رہا تب وہ یہہ جواب دیتا کہ ای بھائی شکر حق تعالے کا مجھپر ہی کہ پیغمبرونکی میراث پائی مین نے یعنے علم اور تو نے میراث فرعون و ہامان کی یعنے ملک مصر **نظم**

قدم کے نیچے ملین مجھکو مین ہوا وہ چیونٹی	نہ ڈنک رکھتا ہون مانند عقرب و زنبور
کہ پہنچے ہر کس و ناکس کو جس سے بار رنج	ہر ایک کرنے لگے نالہ و فغان و شور
کہان تلک مین کرون شکر اپنے منعم کا	کہ مجھکو خلق کے آزار کا نہ بخشا زور

تیسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے سنا ہے کہ فاقے کی آگ مین جلتا تھا پیوند پر پیوند گانٹھتا تھا اور تسلی اپنی خاطر کی ان بیتون سے کرتا

لباس فقر و نان خشک پر مین	یہہ لازم ہے کہ کر بیٹھون قناعت
ہر یک کی منتون کا بوجھ اٹھانا	ہے بہتر یا کہ اپنا بار محنت

کسی نے کہا اُس سے کیا بیٹھا ہے تو فلانہ شخص اس شہر مین ایسا صاحب ہمت ہے کہ دست کرم اپنا اُسنے کھولدیا ہے اور اپنی کمر کو آزادون کی خدمت کے لئے باندھ لیا ہے اگر صورت حال پر تیری اطلاع پاوے تو اپنے پر منت رکھے اور تیری خدمت کرنی غنیمت جانے کہا اُسنے چپ رہ کہ فقر کی پستی مین مرنا اچھا ہے کہ حاجت کسی کے آگے لیجانا چنانچہ کہہ گئے مین

قطعہ

پیوند گانٹھہ صبر کا کونا کر اختیار	پر اغنیا سے کر نہین جا کی التجا
مثل عذاب نار ہے ہمسایگی کے سبب	جانا تیرا جو گلشن فردوس مین ہوا

چوتھی حکایت

ایک بادشاہ عجم نے کسی طبیب حاذق کے تئین خدمت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بھیجا کئی برس دیار عرب مین رہا پر کوئی واسطے آزمایش کے اُسکے پاس نہ آیا اور کسی نے علاج اُس سے نہ کروایا ایکدن اُس حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین آیا اور یہہ شکایت آمیز

باتین زبان پر لایا کہ بندیکو واسطے علاج اصحاب کے بھیجا ہی کسی نے اتنی مدت مین میری طرف رجوع نکی کہ جس خدمت پر معین ہوا ہون بجالاؤن حضرت نے فرمایا کہ ان لوگون کا قاعدہ یہہ ہی کہ جبتلگ اشتہا غالب نہو کچھہ نہین کھاتے اور بھوکھہ رکھہ کر کھانے سے ہاتھہ ہین اُٹھاتے حکیم نے عرض کی کہ یہی موجب تندرستی کا ہی اس نے تیجھے زمین خدمت کی چومی اور گیا **مثنوی**

کرے ہی جب سخن حکیم آغاز	یا طرف کھانے کی وہ ہاتھہ دراز
کہ نہ کہنے سے اُسکے ہو نقصان	یا نہ کھانے سے اُسکی نکلے جان
پھر تو گفتار اُسکی ہی حکمت	اور کھانا ہی موجب صحت

پانچوین حکایت

ایک شخص توبہ اکثر کرتا اور توڑتا ایک بزرگ نے اُسسے کہا یہہ جانتا ہو نہین کہ عادت بہت کھانیکی رکھتا ہی تو اور قید نفس کی بال سے باریک تر ہی یعنی توبہ اور نفس کو جسطرح سے کہ تو پالتا ہی اگر یونہین پلا تو زنجیر توڑیگا یعنی تیرا اختیار ہین نہ رہیگا اور ایکدن درندے کی طرح تجھے چیریگا حاصل یہہ ہی کہ ضرر کا باعث ہیونچائیگا **بیت**

پالتا تھا کوئی بچہ گرگ کا	اُسکو ہی پھاڑا غرض وہ جب پلا

چھٹی حکایت

سنتے ہین بادشاہ اردشیر بابکان ہین مذکور ہی کہ عرب کے ایک حکیم سے پوچھا اُسنے کہ ایکدن آدمی کسقدر طعام کھایا چاہیئے کہا اُسنے بوزن سو درم کے کافی ہی فرمایا اُسنے کہ یہہ وزن کیا قوت دیگا حکیم نے عرض کیا کہ اسقدر تجھے برپا رکھیگا اور اسپر جو کچھہ زیادہ ہو گا تو اُسکا حمال تو ہی **بیت**

خورش جو ہی تو ہی بہر حیات ذکر و کلام	تجھے یقین ہے کہ جیتا ہی بس برائے طعام

ساتوین حکایت

دو فقیر خراسان کے رہنے والے ہمیشہ آپس مین ہمصحبت تھے اور سیر کیا کرتے انمین ایک ضعیف تھا
درمیان دو رات کے ایک مرتبے افطار کرتا اور دوسرا قوی ایک دن مین تین بار کھاتا اتفاقاً ایک
شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت مین پکڑے گئے دونون کو ایک گھر مین قید کیا اور دروازے کو چن دیا
لوگ دو ہفتے کے معلوم ہوا کہ بیگناہ ہین دروازہ کھولکر جو دیکھا تو قوی مردہ تھا اور ضعیف زندہ اسی
حالت سے متعجب ہوئے ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے ہوتا تو تعجب تھا کہ یہہ قوی پرخور تھا طاقت فاقے کی نرکھتا
ہلاک ہوا اور دوسرے نے کم کھانا معمول کیا تھا اپنی عادت پر صبر کر سکا سلامت رہا **قطعہ**

پڑی ہو جسکو کم کھانیکی عادت	اُسے فاقے کی سختی سہل ہووے
کشایش مین کرے تن پروری جو	وہ تنگی دیکھتے ہی جان کھووے

آٹھوین حکایت

ایک حکیم اپنے بیٹے کو بہت کھانے سے مانع ہوا کہ سیری مرد کو بیمار رکھتی ہے عرض کی اُسنے
کہ ای قبلہ بھوکھہ بھی انسان کو مار رکھتی ہے نہین سنا ہی آپنے کہ ظریفون نے کہا ہے سیر ہو کر مرنا
بہتر ہے بھوکھے رہکر جینے سے تب کہا اُسنے کہ اندازے کا بھی نگاہ رکھنا ضرور ہے چنانچہ دلالت
کرتا ہے اُسپر حاصل ایک آیہ کا اور وہ یہہ ہے کھاؤ پیو اور اسراف نکرو **بیت**

حق نے کہا گرچہ کلوا واشربوا **بیت**	ہے تجھے کہا اُسکے ولا تسرفوا
تی ہو وے جسسے کھائیو مت اسقدر طعام	نے اتنا کم کہ ضعف سے ہو کام ہی تمام **قطعہ**

الحق کہ حفظ نفس کا باعث طعام ہے — پر دکھ ہی دے وہی جو قدر سے ہو بیشتر
گلقند بھی مضر ہو جو خواہش بغیر کھائے — اور وہی روتی بھوکھ مین ہو جائے گلشکر

نوین حکایت

ایک بیمار سے پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے کہا اُسنے یہہ چاہتا ہے کہ کچھہ نہ چاہون **بیت**

درد اُٹھا پیٹ مین وہ نہین جو معدہ بھر گیا — کام اب آتا نہین کوئی سبب اصلاح کا

دسوین حکایت

ایک بنئے کے کئی درہم صوفیون پر آتے تھے ہر روز اُنسے طلب کرتا تھا اور ہزارون اُنکو نام دھرتا اکثر اوقات کلمے نالایق زبان پر لاتا تھا اور بدسلوکی سے پیش آتا بیچارے اُسکی پوچ گوئی سے نہایت خستہ خاطر تھے اور سوائے تحمل کے کچھہ چارہ نہ تھا کہ ایک صاحبدل نے اُسوقت یون کہا کہ اپنے نفس سے کھانیکا وعدہ کرنا آسانتر ہے بنئے سے درہم کا **قطعہ**

احسان اغنیا سے ہے اولی جو ہاتھہ اُٹھائے — سہنی نہین ہے خوب یہ دربان کی جفا
جو آرزوے گوشت مین مر جائے خوب ہے — قصاب کا تقاضا و لے ہے بہت برا

گیارھوین حکایت

ایک جوان کو تاتار کی لڑائی مین ایک زخم کڈھب لگا کسی نے کہا کہ فلانے سوداگر کے پاس نوشدارو ہے اگر مانگے تو تو شاید تھوڑی سی دیوے کہتے ہین کہ وہ سوداگر ایسا بخیل مشہور تھا کہ اگر نہار منہہ اُسکا نام صبح کو زبان سے جسکی نکل جائے تو شام تلک کھانے کا کیا ذکر ہے منہہ مین اُسکی اُڑکر بھی نجائے ایک چانول **بیت**

اُسکے سفرے مین جو ہوتا نان کی جا آفتاب	حشر تک دن کو نہ کوئی دیکھتا الا بخواب

اُس مردِ سخی نے کہا اگر تو شش دار و چاہو مین دے یا نہ دے تو اگر دے تو منفعت کرے یا نکرے بہر حال اُسسے کچھ چیز چاہی بہتر نہیں **بیت**

شخص ادنی سے طلب کچھ جسنے کی	جسم مین کی زیادتی جان مین کمی

اور حکیمون نے کہا ہے کہ اگر آبِ حیات کو مثلا بدلے آبرو کے بیچین دانا نہین لینے کا کہ مرنا غیرت سے بہتر ہے اُس جینے سے جو ذلت سے ہو **بیت**

گر نیک خو کے ہاتھ سے حنظل بھی کھائے تو	بہتر ہے اُس مٹھائی سے جو دے تو ترش رو

بارھوین حکایت

ایک عالم کھانے والے بہت آمدنی تھوڑی رکھتا تھا اور ایک بڑے آدمی کو اُسسے اعتقاد نہایت تھا غرض یہہ احوال کسی پردے مین عالم نے ظاہر کیا لیکن اُسکو خواہش بکنا یہ بھی اہل تمیز سے پسند نہ آئی چنانچہ سنتے ہی تیوری بدلی اور شکل غصے کی بنالی **قطعہ**

بخت سے تیوری چڑھا منہہ بنا دوست پاس	جا نہین ہرگز تو اُسکے عیش کو مت تلخ کر
کام کو جاری کریگی جلد پیشانی کشاد	خندہ لب جا واسطے حاجت کے جاتا ہے اگر

قصہ مختصر تونگر نے اُسکی وجہ معاش مین تھوڑی سی زیادتی کی اور ارادت مین بہت سی کمی چند روز کے بعد عالم نے جو ارادت اور محبت جیسی کہ تھی ویسی نہ دیکھی تب کہا **بیت**

حد سے بڑھ کھاتے مین جو تو خستگی مین لے اُنہیں	دیگ گو برپا ہوی پر مرتبہ تو گر گیا **بیت**
روٹی مین زیادتی پر آبرو گھٹ گئی	ذلت کے جلسنے سے بہتر ہے بینوائی

تیرھوین حکایت

ایک فقیر کو ضرورت درپیش ہوئی کسی نے کہا کہ فلانا شخص نعمت بیقیاس رکھتا ہی اگر تیری حاجت
پر مطلع ہووے تو اُسکے بر لانے مین مطلق توقف نکرے درویش نے کہا کہ مین اُسسے واقف نہین
وہ بولا تجھے مین لیے چلون چنانچہ ہاتھ اُسکا پکڑا اور اُس شخص کے گھر مین لایا فقیر نے وہان ایک شخص
کو دیکھا تیوری چڑہائے ہونٹھ لٹکائے بیٹھا ہی کچھ نکہا اور الٹا پھرا کہا اسنے کہ یہہ کیا کیا تو نے
فقیر بولا کہ عطا اُسکی درگذرا مین دیکھے دیدار مارے بیزار **قطعہ**

ترش رو کنے حاجت نہ لیجا	کہ اُسکی خو سے تو تنگ آئیگا اور
جو غم کہتا ہی تو ایسے سے کہیو	کہ آسودہ کرے دید اُسکا فی الفور

چودھوین حکایت

اسکندریے مین ایسا قحط پڑا کہ فقیرونکے بھی صبر کا پاؤن ڈگمگایا اور قدم تحمل کا لرزنے لگا آسمان
کے دروازے بند ہوے لوئے مینہہ مطلق نہ برسا فریاد خلق کی جو نکی آسمان پر پہنچی بلکہ عرش کے بھی اُدھر گذر گئی **قطعہ**

نہ مور و ماہی و وحش و طیور مین باقی	کوئی رہا کہ فلک پر گیا نہ اُسکا فغان
عجب نہین کہ دل خلق کا دھوان ہو جمع	گھٹا کی شکل بنے سیل دیدہ ہو باران

اُسی سال مین ایک مخنث دوراز دوستان کہ اُسکی تعریف کرنی ترک ادب ہی خصوصاً بزرگون کے
حضور اور یون چھوڑ دینا بھی اُسکا لائق نہین مبادا کتنے لوگونکو یہہ گمان ہو کہ گوئندہ اُسکے
بیان سے عاجز تھا اسلیئے انھین دو بیتون پر بس کرتا ہون کہ تھوڑا دلیل بہت کی ہوتا ہی
چنانچہ کہتے ہین مشتے نمونہ از خروارے **قطعہ**

تتری کو نہ مارے اُسکے عوض	ہیجڑے کو اگرچہ مار تتر

پل بغداد کی طرح کب تک	پانی سے نیچے ہو اُسکے مرد اوپر

ایسا شخص کہ تھوڑی سی تعریف اُسکی سنی تو نے اس سال بہت سی نعمت رکھتا تھا تنگ دستونکو وے اشرفیاں دیتا اور مسافرونکے آگے دستر خوان بچھاتا کتنے ایک فقیر فاقہ کشی سے عاجز آئے تھے اُنھوں نے اُسکی دعوت کا قصید کیا اور مشورہ مجھہ سے چاہا میں نے اسبات میں انسے موافقت نکی اور کہا **نظم**

جھوتھا کتے کا شیر کھاوے کب	بھوکھہ سے گو کہ جاے غار مین مر
ہاتھہ سفلے کے آگے مت پھیلا	سختیاں کھینچ بلکہ فاقے کر
آدمی بے ہنر کو کچھہ نہ سمجھہ	مال و دولت سے ہو فریدون گر
پرنیان و نسیج کا جامہ	ایسا ہی ہے بے وقار کے تن پر
جسطرح ہووے لاجوردی طلا	کسی دیوار خام کے اوپر

پندرھوین حکایت

حاتم طائی سے پوچھا کہ ہمت مین اپنے سے ترا کوئی جہان مین تو نے دیکھا ہے یا سنا کہا اُسنے کہ ایکدن چالیس اونٹ قربان کئے تھے مین نے اور عرب کے امیرون سمیت ایک جنگل کے کونے باہر گیا تھا مین وہان ایک لکڑہارے کو دیکھا کہ ایک کٹھا لکڑیونکا باندھہ رہا ہے تب کہا مین نے کہ تو حاتم کی مہمانی مین کیون نہین جاتا کہ ایک خلق اُسکے گھر مین جمع ہے کہا اُسنے **بیت**

اپنی محنت سے کھاے جو روٹی	کب وہ منت کرے ہے حاتم کی

مین نے اسی کو اپنے کرم و ہمت سے برتر دیکھا **سولھوین حکایت**

ایک درویش کو موسی علیہ السلام نے دیکھا کہ بسبب ننگا پنی کے اپنے بدنکو ریت مین چھپا رکھتا تھا

جو اُسکی نگاہ اُن پر پڑی کہا اُسنے یا حضرت میرے حق مین دعا کرو جو رزاق مطلق مجھے ایک وسعت دیوے کہ تکلیف سے نہایت عاجز ہون اُس نبی کو احوال پر اُسکے ترحم آیا حق تعالی کی جناب مین اُسکی فراغت کے لئے دعا کی اور وہ قبول ہوئی بعد چند روز کے وہ حضرت مناجات کرکے جو ادھر پھرے تو دیکھا وہ پکڑا گیا ہے اور ایک خلق کا اُسپر بلوا ہے لوگون سے کچھ پوچھا کیا ماجرا ہے انھون نے کہا اُسنے شراب پی ہے اور لڑا ہے اور کسیکا خون کیا ہے اب اسکو قصاص کرتے ہین

بیت

تو تخم چڑیا کا جگ مین نرہنے دیتی کہین	جو اپنے جسم مین پر رکھتی گربۂ مسکین
بس وہ نہین اُٹھہ کر مروڑے عاجز و بیکسونکا ہاتکو	شخص عاجز کہ بیک جو ہاتھ آئے یا زور اور گھات کو

غرض موسی علیہ السلام نے حکمت پر حکیم مطلق کی اقرار کیا اور اپنی دلیری پر استغفار کیا فی الواقع دال ہے اسپر ایک آیت کا حاصل معنے وہ یہہ ہے اگر وسعت رزق کی دیتا خدا تعالے اپنے بندونکو تو ہر آئینہ نافرمانی کرتے بیچ زمین کے

قطعہ

یہہ وسوسہ مین تیرا تو کہ بس تمام ہوا	ای پر غرور تجھے کسنے سوچ مین ڈالا
نہوتے پر جو کبھی اُسکے تو یہہ بہتر تھا	یہہ اُڑتی چیونٹی جہانمین ادھر اُدھر ای کاشتکار

رباعی

دھول کی خواہش کریگا اُسکا سر	پاس جب سفلے کے آیا سیم و زر
ہے بھلا جبتک نہو چیونٹی کے پر	یہہ مثل کیا خوب تھہ کہتے ہین حکیم

حق تو یہہ ہے کہ خدا رذالے کو ناخون ندے جو اپنا سر کھجا سکے

بیت

وہ تیری مصلحت کو جانے ہے تجھہ سے بہتر	جو شخص تجھکو جگمین کرتا نہین تونگر

سترھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے بصرے کے جوہریونمین یہہ نقل کرتا تھا کہ ایک وقت جنگل مین راہ بھولا تھا مین اور زادراہ بھی میرے پاس کچھہ نرہا تھا غرض اُسوقت مرنا ہی دلمین ٹھانا تھا کہ یکایک

یکی تھیلی موتیوں سے بھری ہوی ہین نے پائی عجب طرح کی خوشی ہوی مجھکو اِس گمان پر کہ اسمین بھونے ہوے گیہون ہین لذت اُسکی کبھی نہ بھولونگا اور وہ تلخی اور مایوسی بھی تا زیست یاد رہیگی جبکہ یقین ہوا مجھکو کہ اِسمین موتی ہین

نظم

خشک جنگل مین اور ریتل مین
فایدہ کچھ نہین برابر ہے
مردِ بے توشہ بھوکھ سے جو گرا
کیا حصول اُسکے تئین مساوی ہے

آدمی ہو اگرچہ تشنہ جگر
منہہ مین اُسکے صدف ہو یا گوہر
بن غذا کے نہو گا وہ جان بر
تَنکے مین ٹھیکری ہو یا ہو زر

اٹھارہوین حکایت

ایک عرب جنگل مین نہایت تشنگی سے کہتا تھا **رباعی**

آرزو یہہ ہے کہ پہلے موت کے
نہر ہوتے موج زن گھٹنون تلک

اپنے مقصد کو پہنچنے کا شکے
مشک اپنی نت ہی بھرتے آب سے

اسیطرح کسی بیتر میدانمین ایک مسافر بھول گیا تھا قوت نرکھتا تھا اور قوت نہی تھی لیکن کتنے درہم اُسکے تنکے مین بندھے تھے ہرچند پھرا پر مقصود کو نہ پہنچا اور سختی سے ہلاک ہوا کتنے شخص جو وہان پہنچے درمونکو دیکھا اُسکے منہہ کے سامنے دھرے ہین اور خاک پر یہہ شعر لکھا ہی **قطعہ**

زر خالص گرہ مین ہو لیکن
بن مین بھوکھے فقیر کو بہتر

مرد بے توشے کا نہ نکلے کام
شلغم پختہ ہے کہ نقرۂ خام

انیسوین حکایت

زمانیکے دور سے ہرگز نالان نہین ہوا ہو نمین اور نہ گردش آسمانی سے رنجیدہ مگر ایک وقت کہ پاؤن سے ننگے تھے اور پاپوش پہننے کا مقدور نتھا کوفے کی جامع مسجد مین آیا مین نہایت تنگدل اور ایک شخص کو دیکھا مین کہ پاؤن نرکھتا تب شکر نعمت حق کا بجالایا مین اور اپنے پاؤنکی برہنگی پر صبر کیا اور کہا قطعہ

ہی ترا تیزک سے کمتر خوان پر	مرغ کا سالن بھی سگے سیر کے
جسکو وسعت ہو نہین اُسکے حضور	شلغم پختہ کباب مرغ سے

بیسوین حکایت

ایک بادشاہ اپنے کئی مخصوصون سے کسی شکارگاہ کے بیچ جاڑیکے موسم مین شہر سے دور پڑگیا رات کے وقت ایک کسان کا گھر نظر آیا بادشاہ نے فرمایا کہ رات اِس جگہہ کاتین ہتم جاڑیکی اذیت نہ پہنچے ایک وزیرنے عرض کی کہ گھر مین ایک کسان ناکس کے التجا لیجانا مرتبۂ بادشاہی کے لایق نہین بہتر یہہ ہیکہ یہین خیمہ کرین اور آگ جلاوین اتنے مین دہقانکو خبر ہوی جو کچھہ کھانا اُسکے پاس حاضر تھا ایک آئین سے بادشاہ کے حضور لایا زمین خدمت کی چومی اور عرض کی کہ بادشاہ کا بلند مرتبہ اِسقدر سے نہ گھٹتا لیکن لوگون نے نچاہا کہ قدر دہقانکی بلند ہو بادشاہ کو سخن اُسکا نہایت پسند آیا اُسکے گھر مین رات کو آرام فرمایا صبح کے وقت خلعت و مال بہت سا اُسکو بخشا اور سوار ہو تب دہقان ہمراہ رکاب ہوا اور یون کہنے لگا قطعہ

گھٹی نہ شوکت سلطان یکذرا بھی گو	وہ میہمان ہوا حجمان سرا دہقان کا
فلک پہ جھرکے پہنچی کلاہ دہقان کی	کہ سایہ سر پہ پڑا اُسکے تجھہ سے سلطانکا

اکیسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک فقیر پر سوال بہت سی نعمت و مال رکھتا تھا بادشاہ عصر نے فرمایا اسے

کہ بندگان حضور پر مشمول ہوناتیر ثابت ہوا ہی اور در میون ایک وہم در پیش ہی اگر اسوقت قدرے مال سے تو مدد کرے تو بہتر ہی جبتو قت کہ تحصیل ملک سے آویگی دیا جائیگا عرض کی اُسنے کہ مجھہ سے گدا کے مال سے دست آلودہ کرنا خداوند جہانکو لایق نہین کہ ایک ایک جو اکٹھا کرکے اسقدر مال جمع کیا ہی مین نے گدائی کہان اور پادشاہی کہان جہان پناہ نے کہا کچھہ غم نہین کہ کافرونکو دیا جائیگا الخبیثات للخبیثین بیت

گو نجس ناپاک ہی نہ شبہ سرگین کا خمیر	پر کرینگے بند اُسسے چھید ہم اس کا بعینہ
کوئے کا پانی نصاری کے گو ہوا ناپاک	جو دھوے مردہ یہودی تو پھر نہین کچھہ باک

سنا ہی مین نے کہ بادشاہ کا نہ مانا حجتین لایا اور شوخ چشمی کرنے لگا آخر بادشاہ نے ملازمون کو فرمایا کہ مال کو ملامت و سرزنش سے لیکر اُسکو چھوڑ دین مثنوی

لطف اور مہر سے نہ نکلے جو کام	اُسکا بے حرمتی ہی ہی انجام
پاس اپنا نہووے جسکو ذرا	گر نہ بخشے اُسے کوئی ہی بجا

بائیسوین حکایت

ایک سوداگر ڈیرھہ سو اونٹ بوجھہ کے رکھتا تھا اور ایک جزیرہ فارس کے جزیرہ وہمین کہ نام اُسکا کیش ہی وہ وارد تھا مجھے اپنے حجرہ مین لیگیا تمام رات نہ سویا نہ سونے دیا اس بکبک مین فلانی انبار میرا ترکستان مین ہی اور فلانی پونجی میری ہندوستان مین اور ایک یہ مین کا قبالہ یہہ کاغذ ہی فلانی چیز کا وہ شخص ضامن ہی اور کبھی یہہ کہتا تھا کہ ارادہ اسکندریئے کا رکھتا ہون کہ وہان کی آب و ہوا خوب ہی اور کبھی کہتا کہ ملک عرب پریشان ہی ای سعدی ایک سفر درپیش ہی اگر وہ کر چکون تو باقی عمر اپنی گوشہ مین بیٹھہ کر کاتون اور تجارت چھوڑ دون پوچھا مین نے وہ کونسا سفر ہی کہا

اُسنے کہ پارس کی گندھک چین مین لیجایا چاہتا ہون کہ وہان گران قیمت ہی اور وہان سے
چینی کے پیالے روم مین لیجاؤنگا اور دیبا رومی ہند مین اور فولاد ہندی حلب مین اور آئینہ حلبی یمن مین
اور بُرد یمانی پارس مین بعد اُسکے سوداگری ترک کرونگا اور ایک دوکان مین بیٹھ رہونگا قصہ مختصر اتنا بکا
کہ آگے اُسکو طاقت کہنے کی اور مجھے سُننے کی نہی تب مجبور ہو کر کہا اُسنے کہ ای سعدی تو بھی کچھ باتین کر کہ
کیا دیکھا ہی تونے اور کیا سنا ہی تب یہہ رباعی مین نے پڑھی **نظم**

وہ سنا ہی تونے ای غافل کہ دشت غور مین	گر پڑا جسوقت ایک سالار گھوڑے سے بار
تب کہا اُسنے کہ چشم تنگ دنیا دار کو	یا بھرے صبر و قناعت یا بھرے خاک فرار **نظم**
وہ سنا ہی تونے ایک جنگل کے بیچ	جی سے گذرا ایک تاجر مالدار
بولا چشم تنگ دنیا دار کو	پر کرے ہی صبر یا خاک فرار

تیئیسوین حکایت

ایک مالدار کو مین نے سنا ہی کہ خست مین ایسا مشہور تھا جیسا حاتم سخاوت مین نعمت دنیا سے اُسکا
آراستہ ظاہر حال تھا اور باطن نحوست خلقی سے لا مال ایک روٹی کسی جاندار کو ہاتھ سے ندیتا اور ابو ہریرہ
کی بلی کو ایک نوالا کھلاتا بلکہ اصحاب کہف کے کتے کے آگے ہڈی چوس کر بھی ندالتا غرض اُسکے گھر کا دروازہ
نہین دیکھا کسینے کھلا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا **قطعہ**

ایسا منحوس جسکے کھانے کی	باس بھی سونگھتے نہین فقرا
روٹی کھانے کے بعد اُسکے ہے	کبھو ایک ریزہ مرغ نے نہ چنا

ایکدن کہا سنتا ہون کہ مغرب کی دریا کی راہ سے مصر کو دلمین خیال فرعونی سے روانہ ہوا کہ ایک باد مخالف

نے کشتی کو لیا اور تباہ کیا جیسا کہ کہتے ہین **بیت**

ساذ دل طبع غمین سے تیری کرتا ہے یہ بحر	باد کشتی کے موافق ہر گھڑی ہوتی نہین

نداں مضطرب ہو کر ہاتھہ واسطے دعا کے اٹھائے اور فریاد بفیا یاد کرنے لگا جیسا کہ حاصل ہوئی ایک آیہ کا حسن وقت کہ سوار ہوتے ہین ناؤ مین دعا کرتے ہین اللہ سے اُس حالمین گو یا خالص کرنیوالے ہین دین کو واسطے اُسکے **بیت**

زاری کے ہاتھہ سے کیا محتاج نفع پاوے	بلیش عداد عا مین وقت کرم لبغی مین **قطعہ**
سیم و زر سے خلق کو آرام دے	اور اسکا نفع تو خود بھی اُٹھا
گھر بنا کر چھوڑ جاتا ہے تو پھر	سونے اور روپے کی اینٹون سے بنا

کہتے ہین کہ مصر مین اقربا اُسکے محتاج تھے بقیہ مال سے اسکے تونگر ہو گئے جامے اُنھون نے اسکی موت کے غم مین ٹکڑے اڑائے اور نئے کپڑے قیمتی بنوائے اُسی ہفتے مین ایک رشتہ دار کو اسکے دیکھا مین نے ایک گھوڑے بیش قیمت پر سوار اور غلام پری پیکر اُسکی جلو مین دوڑتا تب اپنے جی مین کہا مین نے **قطعہ**

قدرت اللہ سے مردہ کوئی	جی سکے پھر اپنون مین آجاتا اگر
وارثونکو ہوتا اُسکے مرگ سے	پھیرنا میراث کا دشوار تر

غرض بسبب سابقہ معرفت کہ مجھہ مین اُسمین تھا آستین اُسکی پکڑی مین نے اور کہا **بیت**

ای نکو طالع خستہ مرد تو کھا اور کھلا	اِس نگون طالع نے کچھہ کھایا نہ پر اکٹھا کیا

چوبیسوین حکایت

ایک صیاد ناتوان کے دام مین ایک مچھلی قوی پھنسی طاقت اُسکے تھامنے کی نرکھتا تھا اسلئے مچھلی اُسپر غالب آئی اور دام اُسکے ہاتھہ سے گھسیٹ لے گئی **قطعہ**

لاتا ا بجو کتئین یک غلام نت	ابجو سے آب لیگئی آخر غلام کو
مچھلی کو دام کھینچ کے لاتا تھا بار بار	ابکے گھسیٹ لیگئی مچھلی ہی دام کو

ماہی گیر وں نے بہت تاسف کیا اور وہ کہا اُسکو کہ ایسا شکار تیرے ہاتھ لگا اور تو اُسکو نرو سکا کہا اسنے ای بھائیو کیا ہو سکتا ہے ہماری روزی تھی اور مچھلی کا رزق باقی تھا صیاد بے روزی جال میں مچھلی نہیں پکڑ سکتا اور مچھلی بے اجل خشکی میں نہیں مرتی

پچیسوین حکایت

ایک دست و پا بریدہ نے ہزار پاؤن والے کو مارتا اتفاقاً ایک صاحبدل جو اُدھر گذرا کہا اسنے سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤنکے کہ ہر کتا تھا جب کہ اجل اسکی پہنچی بے دست و پا سے نہ بھاگ سکا **مثنوی**

لینے کو جان سپیچھے عدو آلگے اگر	دوڑا کے کو بھی روکے اجل پاؤن باندھکر
پہنچے عدو کے بعد عدو متصل ہے جب	اُسوقت پھر کمان کیانی کھینچے ہے کب

چھبیسوین حکایت

میں نے ایک احمق کو دیکھا نہایت موٹا تازہ اور گلے میں اُسکے خلعت بیش قیمت مرکب تازی پر سوار قصب مصری کی سر پر دستار کسی نے پوچھا ای سعدی یہہ دیبا نگارین ساتھ اس حیوان بے تمکین کیونکر دیکھتا ہے تو بولا مین ایک خط بد ہے کہ سونے کے پانی سے لکھا ہے **شعر**

ظاہر میں آدمی کا مشابہ بنا گدھا	گوسالہ ہے بچشم فقط ہے اُسے صدا
کبھو نہووےگا انسانکی مثل یہہ حیوان	مگر یہہ جامہ و دستار چہرہ کا نقشا
ہزار مرتبہ پھر اُسکی ملک ملتی مین	جھوٹتا اُسکا خون نچھہ تو حال دیکھیگا
شریف کتنا ہی ہووے ضعیف لیک کبھو	نہ پست ہووےگا رتبہ بلند تک اُسکا

گر ہستا نہ ہو روپے کا میخین سونیکی ۔ یہودی ہو گا نہ ہرگز و لے شیر لفوان سا

ستائیسوین حکایت

ایک جوہری نے فقیر سے کہا تجھے شرم نہین آتی کہ واسطے جو بھر روپیکے ہر کس و ناکس کے آگے ہاتھہ پھیلاتا ہی جواب دیا اُسنے **قطعہ**

واسطے ایک رتی روپے کے ۔ ہاتھہ پھیلا سے تو نہی بہتر
نہ کہ اشخاص کا تین اُسکے تئین ۔ ہی غضب ڈیڑھہ دانگ کے اوپر

اٹھاویسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک پہلوان زمانیکی دشمنی سے تنگ آیا تھا اور حلق کشادہ دست تنگ سے عاجز باپ کے پاس جا کر گلہ کرنے لگا اور اجازت چاہی کہ قصد سفر کا رکھتا ہون تا قوت دست و بازو سے دامن مقصود کا پکڑون کیونکہ مانند ضعیفون کی ناچاری سے ایڑیان رگڑون **بیت**

چھپاوین تو ضایع ہی فضل و ہنر ۔ گھسین مشک رکھہ دین اگر آگ پر

باپ نے کہا اے فرزند اس خیال محال کو اپنے دل سے نکال اور پاے قناعت دامن سلامتی کا ڈال کر بزرگ کہہ گئے ہین **قطعہ**

ہاتھہ کب آئے دامن دولت ۔ پیش جاتی نہین زبردستی
کوشش اُسکے لئے ہی لا حاصل ۔ وسمہ ابرو پہ جیسے اندھے کے **شعر**

ہر ایک بال مین دو سو ہنر ترے ہون گو ۔ و لے نہ ایک بھی کام آئے بخت گر بد ہو **شعر**

شہ زور کیا کریگا اُسمین جو ہی مقدر ۔ بازو سے سخت سے ہی بازوے بخت بہتر

لڑکے نے کہا اے حضرت سفر مین فایدے بہت ہین سرور خاطر دلگیر کا حصول فواید کثیر کا دیکھنا عجایب کا سننا غرایب کا سیر یارونکی ملاقاتین حاصل کرنا جاہ و ادب کا زیادہ ہونا مال و کسب کا ستنا اپنے بیگانیکی آزمایش

زمانیکی جیسا کہ صاحبان مسافرت نے اور رہروان طریقت نے ارشاد کیا ہی **رباعی**

باہر اگر نہ نکلا گھر اپنے کی دکان سے
ای خام آدمی تو ہوویگا پھر کہاں سے
جا جگمین دید کر لے اُس روز سے تو پہلے
جسدن تجھے ہی اٹھنا اِس کشور جہاں سے

باپ نے کہا ای بیٹا اِس قسم فایدے کہ تو نے بیان کئے سچ ہی کہ سفر مین لا انتہا ہین لیکن
پانچ گروہ کو پہلے سوداگر کہ قدر و نعمت اور غلام و کنیزک با جمال و خوش مالک اور شاگردان
چست و چالاک رکھتے ہین ہر روز ایک ملک مین اور ہر رات ایک مقام مین ہر لحظہ نعمت دنیا سے فایدہ مند ہوتے ہین **قطعہ**

پہاڑ اور بن ہین عاجز صاحب نعمت نہین ہرگز
بنالے خوابگہ خیمے سے اپنے جلے وہ جس جا
نہین ہی دست میں جسکے تئین مقصود دنیا پر
وطن ہی مین وہ اپنے ہی غریب و اجنبی گویا

دوسرے عالم فصیح و بلیغ کہ گفتار شیرین اور کلام نمکین رکھتا ہو جس جگہہ جاوے رہنے والے وہان کے خدمت
اسکی سعادت جانکر کرین بلکہ اُسکے تلوونکے تلے اپنے انکھین دھرین **قطعہ**

شعور مند ہی دنیا مین جون طلا سونا
جہان وہ جاکرین قدر و قیمت اسکی سب
بزرگ زادہ نادان ہی کھوٹے روپے سا
عوض کسی کے اُسے لیوین غیر شہر مین کب

تیسرے خوبصورت کہ صاحبدل جیسے اُسکی آمیزش کی خواہش کرتے ہین اور اپنا نقد دل آگے
اُسکے دھرتے ہین غنیمت جانتے ہین اُسکی صحبت و خدمت دل سے کرتے ہین اُسکی طرف رغبت چنانچہ کہتے ہین کہ
تھوڑا سا جمال بہت سے مال سے بہتر ہی صورت خوب مرہم ہی دلہای زخمی کی اور بند دروازوں کی
کنجی یعنے کوئی اُسکا مانع نہو جہان چاہے وہان جاوے **نظم**

جس جا نشکیل جاکے وہین ہوسے وہ عزیز
دیوین نکال گو اُسے ماباپ اقربا

قرآن مین نظر پڑا طاؤس کا جو پر	پوچھا مین یہہ مقام تیرے قدر سے ترا
کیونکر ملا تب اُسنے کہا چپ کہ خوش جمال	جو ن چاہیے اپنے پاؤن دھرا تھا یہ بہار باغ
لڑکا اگرچہ ہووے طرحدار و دلربا	کچھ غم نہین جو ہووے وہ ماباپ سے جدا
موتی ہی وہ ہووے اگر سیپ مین نہو	ہر ایک لینے والا ہی در یتیم کا

چوتھے وہ خوش آواز کہ گلوے داؤدی سے پانی کو بہنے سے اور پرندونکو اڑھنے سے باز رکھے پس اس سببسے اس فضیلت کے آدمیونکے دلونکو گرویدہ اور فریفتہ کر صاحبدل اسکی شنیدنی خوش آواز ہمیشہ اسکی صحبت کی رغبت کرتے ہین

قطعہ

اچھے گانیکی طرف اب ہی میرا کان لگا	کون ایسا ہی کہ دجلد و تاریکو بجا
آواز نرم حزن بھری سوزناک چین	ہیگی شراب صبح کے مستونکے کان کا
بہتر ہی روی خوب سے آواز خوش کہین	وہ لفس کا ہی قوت یہہ ہی جانکی غذا

پانچوین اہل ہنر کہ کوشش بازو سے خرچ روزمرہ حاصل کرتا ہی اسواسطے کہ آبرو اُسکی بسبب روٹی کی احتیاج کے بجا و جیساکہ شعور مندون نے کہا ہی

قطعہ

گر سفر کو جائے اپنے شہر سے	محنت و سختی نکھیچے پارہ دوز
ملک سے جاکر خرابی مین پڑے	سوئے بھوکھا بادشاہ نیمروز

غرض ایسی تقیین کہ بیان کی مین نے سفر مین سبب جمعیت خاطر اور باعث خوشی طبیعت ہوتی ہین لیکن جو شخص کہ انمین سے ایک بھی نہین رکھتا بسبب اپنے خیال باطل کے اگر تمام جہا مین پھریگا کوئی کہین فوا اسکی خواہش نکریگا بلکہ اُسکے نام و نشان سے بھی اطلاع کسیکو نہوگی جیساکہ کہہ گئے ہین

قطعہ

خصومتون سے جسے گھیر لی یہہ گردش چرخ	کرے ہی کب اسے بنے چیز رہبری ایام

جو طیر پھیر نہ دیکھیگا آشیانے کو | پھنسا گھسیٹتی ہی اُسکو سوی دانہ و دام

لڑکے نے کہا اے حضرت حکیموں کے قول سے کیونکر مخالفت کروں کہ کہہ گئے ہیں رزق اگرچہ مقسوم ہے پر اُسکے اسباب حصول سے تعلق شرط ہے اور بلا اگرچہ مقدر ہے لیکن اُسکی آمد و رفت کے دروازوں سے احتراز واجب **قطعہ**

گرچہ بے شبہ رزق پہنچیگا | ڈھونڈھنا شرط عقل ہے ہر جا
گوکہ مرتا نہیں کوئی بن موت | لیک تو منہہ میں اژدہے کے نجا

اس حالت میں کہ میں مست ہاتھی سے لڑوں اور شیر غضبناک سے پنجہ کروں مصلحت یہہ ہے کہ سفر کو نکل جاؤں اور کچھ فایدہ اُٹھاؤں زیادہ اس سے طاقت بینوائی کی اور قدرت شکیبائی کی نہیں رکھتا **قطعہ**

ہر ملک اُسکی جاگہہ ہے کیا غم وہ اور کہاے | اپنے مقام و رتبے سے جو شخص گر گیا
ملک گھر میں شبکو جاتا ہے ہر ایک مالدار | جسجا گدا کو رات ہوئی ہے وہی سرا

یہہ کہکر ہمت باندھی اور باپکو وداع کرکے چلا اور اپنے چلنے کے وقت سنتے ہیں کہ یہہ بیت پڑھتا تھا **بیت**

ہو جس اہل ہنر کا بخت ناکام | وہاں وہ جائے جہاں جاگہہ ہو گمنام

تاکہ ایک دریا کے کنارے پہنچا کہ اُسکی موج کے زور سے پتھر سے پتھر ٹکر کھاتا تھا اور اسکی آواز کا شور کوسوں تک جاتا تھا **رباعی**

اسطرح کا تھا وہ چشمہ پُرخطر | جسمیں مرغابی نرہتی تھی نڈر
اُسکی چھوٹی سی لہر لیجاتی کھینچ | آسیا ہوتی کنارے پر اگر

اور آدمیوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ ہر ایک اُسمیں سے سونیکے ریزے لیکر اور رخت سفر باندھکر پار اُترنیکے واسطے گھاٹ پر بیٹھا ہے جوان تنگدست تھا مدح و ثنا کرنے لگا بہتیری منت و زاری کی پر کسی نے نہ یاری کی بلکہ یہہ کہا **بیت**

بے زر کسی پہ زور نہ تُک کر سکیگا تو | اور زر جو پاس ہے تو نہین احتیاج زور

ملاح بیمروت اس پر ہنسا اور اُسکی طرف سے پھر کر کہا

بیت

یارین زر ہے کے کب جا سکیگا زور سے | زور دس مرد و نکا ہے اور زر تو لا ایک مرد کا

اس طعنہ و کنایہ سے جوان کو غصہ آیا چاہا کہ اُسسے بدلہ لیوے لیکن کشتی چل نکلی تھی پکارا کہ یہہ جامہ گلے کا صرف

ہے اگر اسپر قناعت کرے ملاح اس طمع پر ناؤ کو پھیر لایا

بیت

خواہش آنکھونکو خردمندونکی سی لیتی ہے | مرغ و ماہی کو تئین حرص پہ پھنسا دیتی ہے

قصہ کوتاہ جوان نے ہاتھ دراز کیا اور وہ ملاح کی ریش و گریبان تک پہنچا کہ اُسکو اپنی طرف کھینچا اور

بلا توقف مارنے لگا یار اُسکے واسطے پشتی کے کشتی سے اُتر پر اس مرتبے جو درشتی دیکھی بیٹھ

پھیر کھرے رہے غرض صلاح یہہ ٹھہری کہ اُسے صلح کرین اور کشتی کی مزدوری اپنے ذمے لین **مثنوی**

اگر جنگ دیکھے تحمل تو کر | کہ باندھے ہے نرمی لڑائی کا در

یقین تجھے ہو جہان جنگ کا | سہولت تلطف سے وہان پیش آ

جو کیسی ہی تلوار ہو آبدار | پہ کاٹتی نہ وہ نرم ریشم کی تار

خوشی و مدارا و الطاف سے | تو ہاتھی کو یک بال سے کھینچ لے

حرکات گذشتہ کے عذر کے لئے اُسکے قدمون پر گرے اور مکر و نفاق سے سر اور آنکھین اُسکی چومی غرض

ناؤ مین اُسکو بٹھا کر روانہ ہوئے لیتے مین جب جا پہنچے کہ پانی مین یونان کی عمارت کا ایک ستون کھڑا

تھا وہان پہنچے ملاح بولا کہ ناؤ نکو یہان خلل ہے تم مین سے جو کوئی زور آور اور دلاور ہووے چاہیئے کہ

اس ستون پر جاوے اور کشتی کا گن پکڑے تا ہم درست کرلین جوان از بسکہ غرور دلاوری کا اوس

گھمنڈ بہادری کا رکھتا تھا دشمن آزردہ دل سے اندیشہ نکیا اور حکیمونکے قول پر متوجہ نہوا کہ کہتے ہین جس کسیکے دلکو ایک رنج پہنچے تو اگر پیچھے اُسکے سو احسان پیش آئے تد بھی اُس ایک رنج کے بدلے سے نڈر نہو کہ پیکان زخم سے نکل آتا ہے اور آزار دلمین رہ جاتا ہے

بیت

کیا خوب یک سردار نے اپنے رفیقون سے کہا	غافل نہو دشمن کو جو آزردہ ہے تو نے کیا **قطعہ**
بے غم نہو کہ تو بھی کبھو ہو گا تنگ دل	گر دل کسیکا ہاتھ سے تیرے ہوا ہے تنگ
پتھر نمار جانے دے دیوار قلعہ پر	شاید وہان سے آہی پڑے تجھپہ کوئی سنگ

الغرض کن کو پہلوان نے لیکر اپنے بازو پر جتنا کہ چاہا لپیٹا اور ستون پر چڑھ گیا ملاح نے کہا جو دیکھی جہت سے اُسکے ہاتھ سے وہ رسی کھینچ لی اور ناؤن کھے دی بیچارہ منہہ دیکھتا رہ گیا دو دن تلک مصیبت اور محنت دیکھی اور اذیت بہت سی کھینچی تیسرے دن نیند نے گریبان اُسکا پکڑا اور دریا مین ڈالدیا شبانہ روز کے بعد ڈوبتا اچھلتا کنارے سے جا لگا ایک رمق زندگی کا اسمین تھا کہ پتے درختونکے کھانے لگا اور جڑین گھاس کی اکھاڑنے جون تون تھوڑی سی قوت بدن مین آئی اور پاؤن مین طاقت چلنے کی پائی تب جنگل کی راہ لی اور چلا یہانتلک کہ بھوکھ اور پیاس سے بیطاقت ہوا بہزار خرابی تھکتے بیٹھتے ایک کوئے کے کنارے پہنچا وہان ایک قوم جمع تھی اور ایک ایک کوری پر آدمی پانی پلاتے تھے جوان پاس کوری نہ تھی پانی پونند مانگا پر کسی نے ندیا نڈان اُسنے ہاتھ ظلم کا دراز کیا کتنے آدمیون کو خوب مارا تب تو وہانکے لوگون نے بھی غلبہ کیا بے تامل اسکو بھی مارا اور نکال دیا

قطعہ

جمع ہوں مچھر تو مارین ہیل کو	گو وہ ہے مردی و سختی کا پہاڑ

چیونٹیان آپس مین جو ایکا کرین	پوست تن کا شیر کے بھی ڈالین پھاڑ

ناچار ہو کر ایک کاروان کے ساتھ ہو لیا اور چلا رات کے وقت ایک مقام پر پہنچے کہ وہان چورونکا ڈر تھا سوداگرونکو دیکھا اُسنے کانپتے ہین اورمرنے پر مستعد بولا کہ فکر مت کرو تم مین ایک مین ہون کہ پچاس مردون سے نڈرون بلکہ تنہا مقابلہ کرون سوا میرے جتنے جوان ہین بہ دگار ہین غرض ایک کارزار مردم کاروانکو اُسکی لاف زنی سے اطمینان کمال ہوا اور اُسکی صحبت سے ہر ایک خوشحال رفاقت اُسکی دلپر تھانی اور آب و نان سے دستگیری واجب جانی غرض جوان کے معدہ مین بھوکھ کی آگ لگی تھی اور باگ طاقت کی ہاتھ سے جا چکی تھی کتنے ایک لقمہ رغبت سے کھائے پانی پیا اور دیو درونی کو آرام بخوبی دیکر آرام کیا ایک پیرمرد جہاندیدہ اُس کاروان میں تھا کہا اُسنے ای جماعت اس کھانے کہبان سے مجکو اندیشہ زیادہ ہے چورون سے ہے چنانچہ ایک نقل ہے کہ ایک محتاج نے کتنے درہم جمع کئے تھے اور انکو چورون کی تشویش سے گھرمین اکیلا نہ سوتا تھا ایک اپنے دوست کو بلایا اُسنے کہ تنہائی کی وحشت کو اور ڈر دیکی دہشت کو بسبب اُسکی صحبت کے دور کرے غرض کئی راتین اُسی سے صحبت تھی تا کہ وہ درہمون سے آگاہ ہوا لیا اُنکو کھایا بلکہ سفر چلا گیا صبح لوگون نے دیکھا اُسکو روتے ننگے پوچھا کہ کیا حال ہے شاید تیرے درہم کوئی چور لیگیا کہا اُسنے واللہ نہین بلکہ نگہبان **قطعہ**

سانپ کی حالت تھی مخفی جبتلک	تب تلک اُسسے نہ تھا کچھ مجھکو ڈر
زخم اُس دشمن سے کے دانتونکا برا	آدمی کو دوست جو آوے نظر

کیا جانئے یہہ شخص بھی چور و نین سے ہو اور عیاری سے ہم مین آیا ہو تو اپنے فرصت کے وقت یارونکو

خبر کرے مصلحت یہہ ہی کہ اُسکو سوتا چھوڑین ہم اور چل نکلین جو انکو تدبیر کی پسند آئی او
بسبب اُسکی اُنکے دلونمین سمائی اسباب سفر کا اُٹھایا اور جو اُنکو نہ جگایا جبکہ صبح ہوئی او آفتاب
بلند ہوا اور دھوپ اُسکے شانے پر آگئی چونک پڑا اور سر اُٹھایا کاروانکو اُس جاگہہ نپایا بیچارہ بہت پھرا
پر کہین کھوج نملا بھوکھہ اور پیاس کی شدت سے منہہ ماتی پر اور دل بلا کی پر رکھا اور اپنے حسب حال
یہہ شعر پڑھنے لگا

نظم

گیا وہ قافلہ کستے کرون مین اب گفتار	نہین غریب کا غیر از غریب مونس و یار
کرے ہی سختیان وہ شخص یاد اہل غربت سے	کہ جو آگاہ نہین درہ بھی رنج و مصیبت سے

وہ اسی حالت مین تھا کہ ایک شاہزادہ فوج سے جدا شکار کے پیچھے لگا ہوا اُسکے سر پر آن پہنچا کلام
اسکا سنا جمال اسکا پاکیزہ و مطہر دیکھا اور حال اسکا ابتر پوچھا اُسسے کہ کہانکا رہنے والا ہی
تو اور کدھر سے آیا ہی اور اس جاگہہ کیون پڑا ہی تب تھوڑی سی گذشت اُسنے اپنی کہی شہزادیکو
رحم آیا خلعت و نعمت اُسے دیکر ساتھہ اُسکے ایک شخص معتبر کو کیا اور اسکے ملک مین بھجوا دیا باپنے
اسکو دیکھا شاد ہوا اور سلامتی حال پر اسکی شکر کیا اتنے وقت جو کچھہ اوپر اسکے گذرا تھا صعوبت
کشتی اور جو ملاح جفا سے دہقان اور بیوفائی کاروان سے باپ کے آگے جون کا تون بیان کیا سنکر
اسکو باپنے کہا کہ بیٹا تیرے چلنیکے وقت نکہا تھا مین نے کہ تہیدستونکا دست دلیری بندھا ہی
اور پنجہ شیری توٹا

بیت

اُس تہیدست سپاہی نے ہی کیا خوب کہا	پانچ من زر سے جو بھر کہین زر ہی اچھا

بیٹے نے کہا کہ ای پدر جبتلگ رنج نکھینچیگا تو گنج نپائیگا اور جبتلگ جان جوکھون تھا ئیگا

دشمن پر فتح پائیگا اور جب تک دانے نہ بکھریگا مالک کھلیان کا نہوگا نہیں دیکھتا ہی تو کہ تھوڑا
سا رنج اٹھا کر بہت کچھ حاصل کیا اور ایک نیش کھا کر کسقدر شہد لایا **بیت**

اگرچہ رزق سے ہم زیادہ کھا نہیں سکتے	پہ ہاتھ اٹھا بھی لائق نہیں ہی کوشش سے **بیت**
گر فکر غوطہ خور کو ہووے نہنگ کا	چنگل مین لائے کیونکہ وہ موتی گران بہا

نیچے کا پتھر چکی کا جو حرکت نہیں کرتا لاچار بھاری بوجھ اٹھاتا ہی **قطعہ**

نہ نکلے غار سے گر شیر خشمگین کیا کھائے	اگرا جو باز رہے طعمہ ملے پھر کیونکر
شکار گھر مین ہی کرنا ہی تجکو تو ہونگے	یہ دست و پا تیرے مکڑی کے دست و پا سے بتر

جواب دیا اُسنے ای بیٹا ایکے مرتبہ آسمان نے تیری یاری کی اور اقبال نے بھی یاوری کہ یہ پھول تیرا کانٹے
سے اور کانٹا تیرے پاؤں سے نکلا اتفاقاً ایک صاحب دولت تجھ سے مل گیا اور تیری
شکستہ حالی و بے پر و بالی پر اُسنے رحم کیا ایسی واردات نادر ہین اور نادر پر حکم نہیں ہوسکتا **بیت**

صیاد نہ گیدڑ کو ہر یک مرتبہ لیجائے	چیتا اُسے پکڑو یہ ہو سکتا ہی جو کھائے

جسطرح سے ایک بادشاہ ملک فارس کا واسطے سیر خوشی کے کتنے ایک مصاحب ساتھ لیکر مصلائے
شیراز مین گیا اور ایک بیش قیمت نگ کی انگوٹھی اُسوقت پاس تھی فرمایا کہ اسکو عضد کے گنبد پہ
رکھدو جو کوئی ایسا تیر لگائے اسکے حلقے مین ہوکر نکل جائے تو یہ انگوٹھی اسکی ہی اتفاقاً چارسو انداز
اسکی خدمت مین حاضر تھے سب نے تیر لگائے اور نشانہ چوکے مگر ایک لڑکا سرا فرخانے کے
پر بطور کھیل کے تیر پھینکتا تھا ہوا نے تیر اُسکا انگوٹھی کے حلقے مین سے نکال دیا بادشاہ نے انگشتری اُسکو
عنایت کی اور بہت سے نعمت بھی بخشی لڑکے نے اُسکے بعد تیر کمان کو جلا دیا اور دھیا تیر انداز نے

گا دلسے اٹھا دیا لوگون نے پوچھا کہ یہہ کیا کیا تو تب کہا اُسے چاہتا ہون کہ پہلے رونق برقرار رہے اور اسکی شہرت پید قطعہ

یہہ بھی ہوتا ہی حکیم خوب سے ۔ بن نہین پڑتی کبھو تدبیر ایک
گاہ ہوتا ہی کہ لڑکا بیوقوف ۔ مارتا ہیگا ہدف پر تیر ایک

انتیسوین حکایت

ایک فقیر کو دیکھا مینے کہ غار مین بیٹھے اور جہان سے کنارہ کیئے بادشاہون اور امیرونکی شان شوکت اُسکی نظر ہمت اور دیدۂ قناعت مین نہ تھی قطعہ

جس شخص نے جہان مین مانگا کبھو نہ کچھ ۔ تا اپنے وقت مرگ نہو گا نیاز مند
حرص و ہوس کو چھوڑ تو شاہی چاہا ہے گر ۔ گردن جسے طمع نہین اسکی ہی نت بلند

اسطرف کے ایک بادشاہ نے اشارت کی کہ توقع کرم اخلاق درویشون سے یہہ ہی کہ موافقت ہمسے ساتھہ نان و نمک کے کرین شیخ راضی ہوا کہ قبول کرنا دعوت کا سنت ہی دوسرے دن بادشاہ درویش کے پاس اسکے عذر خدمت کے واسطے گیا عابد اٹھا بادشاہ سے بغلگیر ہوا اور مہربانی کی جبکہ بادشاہ گیا کسی مصاحب نے شیخ سے پوچھا کہ اسقدر تپاک و الطاف بادشاہ سے خلاف عادت دیکھے اسمین کیا حکمت ہی کہا تمنے نہین سنا ہی تو نظم

فرش پر تو جسکے بیٹھا ہوگیا واجب تجھے ۔ اسکی خدمت کے لئے اٹھنا ہمیشہ دمبدم
گر نہو حاجت ہمین تو کیون امیرونکے حضور ۔ گاہ ہون سیدھے کھڑے اور گاہ ہووین پشت خم
خیر کا بدلا تو کر سکتے نہین پھر اس لئے ۔ کرتے ہین بیچارگی کا اُنسے اپنی عذر ہم مثنوی

کان کو مقدور یہہ البتہ ہی ۔ نے سنے آواز دف و چنگ و نے
آنکھہ کرے صبر نہ دیکھے وہ باغ ۔ غنچہ و گل بن رہے چندے دماغ

تکیہ پر ون کا جو ہو وے نہ ہو	سر کے تلے سنگ کو دھر رہئے سو
دلبر محبوب نہ ہو وے جو ساتھ	رکھئے لب آغوش ہی مین اپنے ہاتھ
غیر غذا پر شکم رودہ دار	صبر کسی پر نہ کرے زینہار

چوتھا باب خاموشی کے فایدون مین

پہلی حکایت

ایک دوست سے پوچھا مین نے کہا کہ چپ رہنا مین نے اس سبب اختیار کیا ہی کہ بولنے مین اکثر اوقات نیک و بد کا اتفاق ہو جاتا ہی اور آنکھ دشمن کی سوا بدی کے کچھ نہین دیکھتی بولا وہ کہ ای برادر دشمن وہی بہتر ہی کہ نیکی نہ دیکھے

بیت

ہی ترا عیب ہنر دشمنی کی آنکھون مین	پھول ہی سعدی یہ ہی آنکھ مین دشمن کی خار بیت
مدعی کا ہو گذر صالح کی جانب سے اگر	تو اشارہ یون کرے یہ ہی برا جھوٹھا شریر بیت
گو جہان روشن ہی سورج سے سدا	پر چھچھوندر کی نظر مین ہی برا

دوسری حکایت

ایک سوداگر کو ہزار دینار کا نقصان آیا اپنے بیٹے سے کہا اسنے لایق نہین ہی کہ اس بات کے کہے تو عرض کیا اسنے کہ جو حکم ارشاد ہو نگا مین لیکن مجھے اطلاع بخشئے کہ اسکے چھپانے مین کیا فایدہ ہی اور کیا مصلحت کہا اسنے تا ایک مصیبت دو نہوین ایک نقصان مایہ دوسرے شماتت ہمسایہ بیت

دکھ اپنا نہ کہہ دشمنون سے کبھی	کہ لاحول پڑھکر کرینگے خوشی

تیسری حکایت

ایک جوان صاحب شعور فضیلتوں سے بہرۂ کامل رکھتا تھا اور طبع بھی اُسکی لطیفہ تھی لیکن مجلسوںمین عقلمندونکی جتنگ بیٹھتا کچھہ بات نکہتا ایک دن اُسکے باپنے کہا اے بیٹا توبھی جن جن چیزوں سے واقف ہے کچھہ کچھہ اُنکا ذکر کیوں نہیں کرتا بولا وہ ڈرتا ہوں مین کہ اچیانا وہ بات پوچھین کہ جسکو نہیں جانتا تب کیا کروں مگر انفعال کھینچوں کیا نہیں سنا تو نے **نظم**

اپنی نعلین مین کئی میخین	ٹھونکتا تھا بچارہ ایک صوفی
اُسکو دیکھا جو کام یہہ کرتے	ایک ہراول نے آستین پکڑی
کہ نہ چھوڑونگا تجھکو ایدھر آ	باندھہ گھوڑیکی میرے چوبندی

بیت

جو تو نے لب نہیں کھولے تو کچھہ نہیں دعوا	ولے کہا اگر کچھہ تو پھر دلیل بھی لا

چوتھی حکایت

ایک عالم معتبر سے اور ایک ملحد سے بحث ہوئی اور وہ عالم اُس ملحد سے بدلیل عہدہ برا نہوا سر جھکا لیا اور پھر کسی نے پوچھا اُسسے کہ تو باوجود اس علم و ادب کے اور فضل و حکمت کے ایک بیدین پر لا جواب آیا جواب دیا اُسنے کہ علم میرا قرآن و حدیث اور قول مشایخ وہ اُنکا معتقد نہیں بلکہ سنتا بھی نہیں پھر مجھے سننا اُسکے کفر کا کیا ضرور ہے

بیت

قرآن اور حدیث سے جسے نہو نجات	بہتر ہے یہ جواب اُسکو نہ سن اُسکی ایک بات

پانچوین حکایت

جالینوس نے کسی احمق کو دیکھا کہ ایک عقلمند کے گریبان مین ہاتھہ ڈالے ہوے بیحرمتی کر رہا ہے کہا کہ اگر یہہ دانا ہوتا تو کام اُسکا نادانوں کے ساتھہ اس حد کو نہ پہنچتا **مثنوی**

ممکن نہین جو ہووے دو عاقلون مین جھگڑا	بیوقوف سے لڑے ہی کب باوقار دانا
بیگانگی سے نادان کتنا ہی سخت بولے	نرمی و دلدہی سے دانا لب اپنے کھولے
ایک اہل کو متمرد و اہل دل بچالین	مغرور و صلح جو بھی یک بال نہ اُسمین ڈالین
کیا چیز بال ہی گر ہووین دونون جابر	زنجیر توڑ ڈالین جسوقت ہوون مقابل
ایک آدمی کو گالی دی ایک پوچ گو نے	اُسنے بصد تحمل اُسسے کہا یہ سن لے
جو کچھ کہا ہی تو نے بدتر مین اُسسے ہونگا	مانند میری کب تو جانے ہی عیب میرا

چھٹی حکایت

سحبان ابن وائل کو فصاحت مین بے نظیر جانتے ہین چنانچہ یہہ قوت گویائی کی اُسکو تھی کہ ایک مجمع مین سال بھر کلام کرتا اور لفظ مکرر نہ بولتا اگر احیاناً اُسی لفظ کا اتفاق پڑتا تو وہ اور معنی کے سلیقے سے تکلم کرتا یہہ بھی بادہ ندیمون کے شایستگی کا ایک ادب ہی بعضے نے مثنوی

سخن کیسا ہی ہو دلبند شیرین	سراپا لایق تصدیق و تحسین
جو تو نے ہی کہا تو پھر نہ کہنا	کہ ہی یک بار بس کھالین جو حلوا

ساتوین حکایت

ایک حکیم کو مین نے سنا ہی کہ کہتا تھا کوئی شخص اپنے جہل کا مقر نہین مگر وہ شخص جو کلام کسیکا تمام نہوا ہوا اور بولنا شروع کردے

مثنوی

سنے ہی سخن ابتدا انتہا	سخن مین سخن کہہ نہین مطلقا
جو ہی صاحب عقل و تدبیر و ہوش	نگویا ہو جبتک نہ دیکھے خموش

آٹھوین حکایت

بندگان سلطان محمود سے کتنے شخصون نے حسن میمندی سے پوچھا کہ بادشاہ نے آج تجھ سے فلانی مصلحت مین کیا کہا اُسنے کہ تم بھی چھپا نرہیگا تو وے کہ تو وزیر ہے جو کچھ کہ تجھ سے کہیگا ہم سے نہ کہیگا تب کہا اُسنے اِس اعتماد پر کہ کسی سے نکہونگا بس کسواسطے پوچھتے ہو تم **بیت**

ہر ایک بات سنی کب کہے ہے اہل تمیز		وہ سِرِّ شاہ نکہولیگا جسکو سر ہے عزیز

نوین حکایت

ایک عالی کے مول لینے کے معاملے مین متردد تھا مین جو ایک جہود نے کہا کہ مین رئیس قدیم اِس محلے کا ہون اِس گہر کی خوبی جو کچھ کہ ہے مجھ سے پوچھ اور مول لے کہ کچھ عیب نہین رکھتا کہا مین نے سوا اسکے کہ تو ہمسایہ اُسکا ہے **قطعہ**

جس کا ہمسایہ تو ہووے وہ گھر		دس درم روپے کو بھی مہنگا ہے
پر یہہ امید ہے جو تو مر جاے		پھر تو دس سو کو بھی وہ سستا ہے

دسوین حکایت

ایک شاعر چورونکے امیر پاس گیا اور اُسکی تعریف کی حکم کیا اُسنے کہ جامہ اسکا چھین کر گانو سے باہر کر دین کتے اُسکے پیچھے لگے چاہا اُسنے کہ پتھر اوٹھاوے زمین یخ بستہ تھی عاجز ہوکر کہنے لگا کہ یہان کے لوگ کیا حرامزادے ہین کہ کتون کو کھول دیا ہے اور پتھرونکو بند کیا امیر کھڑکی مین بیٹھا تھا سنکر ہنسا اور بولا کہ ای حکیم کچھ مجھ سے چاہ کہا اُسنے اپنا جامہ چاہتا ہون اگر حضور سے انعام ہو **مصرع** مین راضی ہون تیری بخشش سے بس تو جانے دے **بیت**

اِس سرائے جہان مین ہر کوئی		آسرا ہر کسی سے ہے رکھتا

پر سے مجھے خیر سے تیری ہر گز	نہین امید شر تو مت یہ ہے بھیجا

چور فکے سنرا کو رحم آیا جامہ اسکا ساتھہ ایک قبا پوستین کے حوالے کیا اور کتنے درہم بھی دیے

گیارھوین حکایت

ایک نجومی اپنے گھر مین آیا جورو کو دیکھا کہ ایک بیگانے مرد کے ساتھہ ملی بیٹھی ہے گالیان دین اور برا کہا غرض ایک فتنہ برپا ہوا اور شور اُٹھا کسی صاحبدل نے اِس بات سے واقف ہو کر یہہ کہا **بیت**

کون ہے گھر مین نہین اتنی بھی جب تجکو خبر	پھر تو کیا جانیگا کیا ہیگا فلک کے اوج پر

بارھوین حکایت

ایک خطیب بد آواز اپنے تئین خوش آواز گمان کرتا اور شور بیفایدہ اٹھاتا کہے تو آواز کوے کی اُسکی الحان کے پردے مین ہے یا ایک آیۂ کہ حاصل معنی اُسکا یہہ ہے یعنے بدترین آوازونکی آواز گدھے کی ہے وہ اُسکی شان مین ہے **بیت**

جب خطیب ابوالفوارس غل اُٹھاوے مثل خر	اصطخر فارس کا شوار اسکا گرادے سر بسر

لوگ گاؤن کے بسبب مرتبۂ جاہ کے کہ رکھتا تھا رنج اُسکے کھینچتے تھے اور اذیت اُسے نہ دیتے غرض ایک خطیب اس اقلیم کا کہ اُسکے ساتھہ پوشیدہ عداوت و بظاہر محبت رکھتا تھا ایکدن واسطے پرسش احوال کے آیا اور کہا اُسنے کہ ایک خواب دیکھا ہے مین نے خوب ہو جو بولا وہ کیا دیکھا ہے تبہہ کہا اُسنے یہہ دیکھا ہے کہ تو خوش آواز تھا اور آدمی تیرے صدا سے راحت مین تھے خطیب نے اسکو سنکر اندکے اندیشہ کیا اور کہا کیا مبارک خواب دیکھا ہے تو نے کہ مجھے میرے عیب سے آگاہ کیا معلوم ہوا کہ میری آواز ناہموار اور خلق میری آواز سے دکھہ مین ہے الحال توبہ کی مین نے کہ بار دیگر خطبہ نہ پڑھونگا مگر باہستگی **نظم**

دوستونکی صحبتون سے رنجین رہتا ہون مین	خوب ہی مجکو جتاتے ہین یہہ خلق بد میرا
عیب کو میرے ہنر سمجھین ہین نقصانکو کمال	خار کو میرے دکھاتے ہین گل رنگین بنا
ہی کدھر وہ دشمن چالاک تر اور شوخ چشم	جو کہ میرے عیب کو جلدی مجھے دیوے دکھا

تیرھوین حکایت

ایک شخص قلعہ سنجار کی جامع مسجد مین بے اجرت اذان دیتا تھا ایسی آواز سے کہ سننے والونکو
منفرت ہہنچتی تھی صاحب مسجد امیر عادل و نیکو خصایل تھا نچاہا اُسنے کہ وہ آزردہ دل ہووے کہا اُسسے
ای جوانمرد اِس مسجد مین اذان دینے والے قدیم ہین ہر شخص کے تئین سے پانچ پانچ دینار مقرر ہین
اور تجکو دس دینار دیتا ہون مین مگر اور جگہہ جا تو راضی ہوا اور گیا بعد ایک مدت کے امیر پاس
پھر آیا اور عرض کی ای خداوند آپنے مجپر ظلم کیا کہ دس دینار پر اِس مقام سے نکال دیا جس جگہہ
گیا ہون مین وہان کے لوگ بیس دینار تک راضی ہین اگر اور مقام پر جاؤن لیکن مین قبول نہین کرتا
امیر ہنسا اور کہنے لگا زنہار نلیجو کہ پچاس تک بھی راضی ہونگے

بیت

تیشے سے کوئی چھیلے نہ یون سنگ پرسے گِل	چھیلے ہی تیرا شور صدا جسطرح سے دل

چودھوین حکایت

ایک بد آواز اونچی آواز سے قرآن پڑھتا تھا کوئی صاحبدل جو اُدھر گذرا کہنے لگا کہ تیرا درماہا
کتنا ہی کہا اُسنے کہ کچھ نہین فرمایا اُسنے پھر کسواسطے اپنے تئین رنج دیتا کہا اُسنے خدا کے واسطے
پڑھتا ہون بولا وہ واسطے خدا کے مت پڑھ

بیت

پڑھیگا یون ہین جو قرآن تو الحق	تو کھودیگا مسلمانی کی رونق

پانچوان باب عشق اور جوانی مین

پہلی حکایت

حسن میمندی سے پوچھا کہ سلطان محمود کتنے غلام گل اندام رکھتا ہے کہ ہر ایک اُنمین سے دنیا
زبان اور جان جہان ہی کیا باعث کہ اُنمین سے کسیکے ساتھ چاہت اور محبت نہین رکھتا جیسی ایاز کے
ساتھ ہی باوجودیکہ حسن مین اوہ بہتر نہین کہا اُسنے جو چیز کہ دلمین سماتی ہے وہی آنکھونمین سہاتی ہے مثنوی

جو کہ سلطان مرید ہو جسکا	جو کرے فعل بد وہ ہے اچھا
دے گرا جسکو بادشاہ انام	نہ نوازین پھر اُسکے گھر کے تمام قطعہ
جو دیکھے آنکھ سے انکار کی سے یوسف	بتاوہ شکل کا اُسکی بھی دیو زشتی سے
نگاہ چاہ کی چتون سے گر کرے اُسپر	تو اُسکی آنکھ مین پھر تو فرشتہ دیو لگے

دوسری حکایت

ایک صاحب کا غلام حسن مین نادر تھا اور وہ اُسپر نظر محبت کی رکھتا تھا کسی دن ایک دوست سے
کہا اُسنے افسوس کہ یہہ غلام رعنا میرا زبان دراز و بے ادب ہی جو ایسا نہوتا تو کیا خوب ہوتا بولا
وہ کہ ہی ابرادجو اقرار محبت کا کیا تو توقع خدمت کی نرکھ جبکہ عاشق و معشوق درمیان آئی یہان رہی غلامی آقائی قطعہ

صاحب اُسسے پیار سے کھیلے ہنسے	اور ہووے نازنین پیکر غلام
کیا عجب وہ ناز جون خواجہ کرے	شل بندہ وہ اُٹھاوے لا کلام

تیسری حکایت

ایک متقی کو دیکھا مین نے محبت مین ایک شخص کی گرفتار اور بھید اُسکا پردے سے آشکار جسقدر رنج

مصیبت دیکھتا اور زحمت کھینچتا لیکن ترک اشتیاق نکرتا بلکہ کہتا

قطعہ

دامن سے تیرے ہاتھہ نہ کھینچونگا تک تو قتل — شمشیر تیز سے بھی کریگا نہ مجھے اگر

تیرے سوا کہین نہین جائے پناہ اب — بھاگون بھی مین تو بھاگون اُدھر ہووے تو جدھر

ایکدن مین نے ملامت کی اُسکو اور کہا کہ تیری عقل لطیف پر کیا آفت پڑی کہ نفس کثیف تیرا غالب آیا ایک دم تامل کیا اُسنے اور کہا

قطعہ

شہ عشق آسے جس جگہہ نہ رہے — زور تقوے کے ہاتھہ کا اُسجا

پاک دامن بیچارہ کیونکہ بچے — کہ وہ کیچڑ مین جیب تک ہے پھنسا

چوتھی حکایت

ایک شخص نے اپنا دل گنوایا تھا اور جان سے ہاتھہ اُٹھایا منظور نظر اسکا مقام خوف و خطر سے دریائے ہلاکت کا بھنور نہ لقمہ جو یہ تصور ہو کہ حلق مین آئیگا نہ پرندہ جو دھیان ہو کہ دام مین پھنس جائیگا

بیت

زر آنکھہ مین سماے نہ محبوب کے اگر — نزدیک تیرے پھر تو ہے یکسان خاک و زر

یارون نے نصیحت سے کہا اُسکو کہ اس خیال محال کو ترک کر کہ ایک خلق اسی خواہش مین اسیر ہے اور پانو بزنجیر نالہ کیا اُسنے اور کہا

قطعہ

اُسکی خواہش پر مین راضی دل سے ہون — دوستو بس میرے تم ناصح نہ ہو

قوت بازو سے اپنی تیغ زن — دشمنون کو مارین خوبان دوست کو

شرط محبت کی نہین ہے کہ جان کے اندیشے سے دل کو محبت جاناں سے اٹھائیے

مثنوی

جب تلک تجھکو ہیگی خودداری — ہیگی جھوٹھی تیری گرفتاری

دوست تک گر نہو پہنچ اپنی	دوستی کی ہے شرط پھر تو یہی
تک نہ دم لے جدھر تدھر جاوے	جستجو مین اُسکی مر جاوے

قطعہ

باقی نرہے کوئی بھی تدبیر اگر	گو مارین عدو خدنگ شمشیر و تبر
آستین پکڑ لونگا جو پہنچیگا ہاتھ	مر جاؤنگا ورنہ اُسکے در پر جاکر

غرض مذکوری اسکے نظر اسبکہ اُسکے اطوار پر بھی اور شفقت اُسکے حال پر پسند آئے اور پسند آیا پر کچھ فایدہ نہوا مثنوی

کہا ایلو یکو حکم یہی ہے طبیب کا	نفس حریص ہاسے متہائی ہے چاہتا
ہے سنا تو نے چھپ کے یکدلبر	سے اپنے عاشق سے کہتا تھا اکثر
جب تلک اپنی قدر ہے تجھکو	میری قدر آنکھو نمین تیری کیا ہو

غرض وہ بادشاہزادہ کہ منظور اُسکا تھا جو کی اسکو کہ ایک جوان اس میدان مین ہمیشہ رہتا ہے نہایت خوش طبع ہے اور شیرین زبان باتین لطیف لطیف اور نکتے عجیب اُسکے سنتے مین ہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شور سر مین اور سوز دلمین رکھتا ہے شیدا و بیخبر نظر آتا ہے ایکدم مین سو بار آتا ہے جاتا ہے لڑکے نے جانا کہ وہ میرا ہی گرفتار ہے اور میرے ہی سبب ذلیل و خوار گھوڑے کو اُسکی طرف پھیرا جوان نے جو دیکھا کہ شہزادہ اُسکے پاس آنیکا قصد رکھتا ہے رو دیا اور کہا بیت

پھر آیا وہ جسنے مجھکو ہے قتل کیا	دل اُسکا بھی شاید اپنے کشتے پر جلا

القصہ بہتیری مہربانی شہزادے نے کی اور پوچھا کہ کہانکا ہے تو کیا نام ہے تیرا اور کیا سبب جانتا ہے جوان محبت کے دریا مین ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجال سانس لینے کی نہ رکھتا تھا جواب دینا یکطرف بیت

پڑھا قرآن سارا یاد گو تو نے یہ حاصل کیا	الف بے تے سے بھی واقف نہین جو ہو گیا شیدا

شہزادے نے پھر کہا کہ مجھ سے کیونہین بولتا کہ مین بھی درویشونکے سلسلے سے ہون بلکہ حلقہ بگوش انکا ہون
تو معشوق نے بسبب قوت دوستی کے سبب محبت کے دریا کی لہرون سے سر نکالا اور بولا **بیت**

ہی عجب کہ تیرے ہوتے رہے جان میری تمامن	مجھے بات کی ہو قدرت تو ہو جسکمتری سخن ریز

اس شعر کو پڑھ کر ایک نعرہ کیا اور تمام ہوا **بیت**

سوا جو دوست کے در پر عجب کیا ایسے مردیکا	تعجب ہیگا اُس زندے کا جو جی کو بچا نکلا

پانچوین حکایت

ایک طالب علم صاحب جمال تھا اور استاد اسکا بسبب حسن بشری کہ اس مقام مین مقصود فقط آنکھہ ہی
اسکی شکل زیبا کا ناظر اور مایل تھا اسیواسطے اکثر اوقات ہمکلام اُسی سے رہتا **قطعہ**

ہی جو دھیان تجھہ مین شب روز ای بہشتی رو	پھر اپنے دلمین کرون اپنی یاد مین کیونکر
نہ آنکھہ بند کرون تیری دید سے گرچہ	لگین ہزار خدنگ ستم میری منہہ پر

ایکدن لڑکے نے کہا جیسے کہ تو طور پسندیدہ اور طریقہ سنجیدہ مین حکم کرتا ہی توجہ فرما اگر میری
خو مین کوئی بد ہو وے اور مین اُسے خوب جانتا ہون اُس پر مجھے آگاہ کرتا اسکو بدل ڈالون فرمایا
اُسنے ای لڑکے یہہ بات کسی اور سے پوچھ وہ نگاہ کہ مین تجھ پر رکھتا ہون اُسمین سوا ہنر کچھہ نظر نہین آتا **قطعہ**

آنکھہ بداندیش کی ہو جاوے کور	عیب ہنر آوے ہی اُسکو نظر
عیب ہون سو بھی ہنر گو ہو ایک	دوست نہ دیکھیگا کبھو جز ہنر

چھٹی حکایت

یاد ہی مجکو ایک رات یار عزیز میرا دروازے سے در آیا اس مرتبہ بے اختیار ہو کر اُٹھا

یعنی کہ چراغ میری آستین سے بجھ گیا **بیت**

شب اُسیکا دھیان مجکو آگیا تھا خوابیز	شکل سے جسنے اندھیرے کو اُجالا کر دیا

تعجب آیا بخت سے مجکو کہ یہہ دولت کہان اور مین کہان بار بیٹھہ گیا وہ پر جھنجلا یا کہ تو نے مجھے دیکھتے ہی چراغ گل کر دیا کہا مین نے کہ گمان یہہ ہوا کہ آفتاب نکلا اور ظریفون نے بھی کہا ہی **قطعہ**

شمع سے کے آگے سے آئیے گر بدرو	اُٹھہ کے مار اُسکو دیر تک نہ لگا
اور جو آجاے کوئی مہ طلعت	یکرآستین اُسکی شمع بجھا

ساتوین حکایت

ایک شخص نے مدتو لنسے اپنے دوست کو نہ دیکھا تھا یکایک آ گیا کہا اُسنے کہان تھا تو کہ نہایت مشتاق ہون جواب دیا اُسنے کہ مشتاق بھلی کہ غمناکی **قطعہ**

دیر مین آیا ہی میرے پاس تو ای مست ناز	ہاتھہ سے اپنے نچھوڑونگا تیرا دامن ابھی
مدتون کے بعد معشوقہ کو دیکھے کوئی جو	اسقدر تو ہو کہ دیکھے خوب اپنا بھر کے جی

معشوقہ کہ ساتھہ رقیبون کے آوے ظلم کرنے آیا ہی نہ رحم اسواسطے کہ غیرت اور ضد خالی نہین **بیت**

غیرونکے ساتھہ ملنے کو آیا جو میرے تو	گرچہ بصلح آیا و لیکن ہی جنگ جو **قطعہ**
قریب ہی کہ مجھے مارے جان سے غیرت	کہ ساتھہ غیرونکے کیون اکدم بھی یار ملا
کہا یہہ ہنسکے مین ہون شمع بزم ای سعدی	جلے جو آپ سے پروانہ پھیر مجکو کیا

آٹھوین حکایت

یاد ہی مجھے کہ اگلے دنو نمین اور ایک دوست جیسے دوگانہ بادام یک پوست صحبت رکھتے تھے

یکبیک اُسے اتفاق سفر کا پڑا ایک مدت کے بعد جو پھر آیا تو تجھپر غصے یعنے اتنی مدت مین ایک قاصد بھی نہ بھیجا تو نے کہا مین نے کہ رشک و تاسف آیا مجکو کہ آنکھین قاصد کی تیرے جمال سے روشن ہو وین اور میری محروم

قطعہ

مجھے توبہ کو زبان سے نہ کہے یار قدیم	کہ کہ تایب نہو گا اسپہ کھینچے کو شمشیر
رشک آتا ہی جو کوئی سیر نظر تجبہ کرے	پھر یہہ کہتا ہون کبھو کوئی نہو وے گا سیر

نوین حکایت

ایک فقیہہ کو دیکھا مین نے کسی ایک شخص کی بند محبت مین بند اور فقط پا تو نہین پر اُسنے رضامند جور و جفا سے بہت سا دکھ بھرتا اور بے نہایت تحمل کرتا وقت پا کر مین نے بطور نصیحت کے کہا اُسکو یہہ یقین ہے کہ محبت مین تجھے اس محبوب کی مقصود شکستگی نفس کی تیرے خواہش نفسانی واقعی بنیاد اس دوستی کی واسطے حرکت بیجا کے نہین لیکن باوجود اس قصد کے بھی لایق مرتبہ علما کے نہین کیہ خلق مین متہم رہو اور ستم بے ادبونکا سہین کہا اُسنے ای یار ہاتھ غصے کا میرے دامن روزگار سے کھینچ کہ اکثر اوقات ایسی مصلحت مین کہ تو دیتا ہی اندیشہ کرتا ہون لیکن صبر اسکے ستم پر سہل معلوم ہوتا ہی اور اُسسے مشکل چنانچہ حکیمون نے بھی کہا ہی کہ دلپر صعوبتونکا سہنا آسان تر ہی کہ چشم کو دید کے وقت بند رکھنا

مثنوی

ہاتھ مین دلبر کے جسنے دل دیا	اختیار اپنے سے وہ جاتا رہا
پاؤن با گردن مین جب باندھے رسن	ہر طرف پھر چل سکے ہے کب ہرن
دوست سے پیرینہ مین یکدن کیا	صیغۂ توبہ پڑھا پھر بارہا

دوست سے کب دوست کو پرہیز ہو	رکھ دے آگے اُسکے اپنے دل کو وہ
رحم یا اسپہ کرے وہ یا ستم	اُسکی مرضی پر رہے مارے نہ دم
جسکے بن دیکھے نہ ہووےگی بسر	کر تحمل اُسکے ہر یک جور پر
گر بلاوے مہر سے اسکی رضا	ور نکالے قہر سے تو بھی بھلا

دسوین حکایت

بیچ ابتدائے جوانی کے گو اب نمائیگا پر جو تجھپر پڑیگی تو جانیگا ایک خوبصورت لڑکے کو مین نے ہمراز اور دمساز کیا تھا اسواسطے کہ خوش آواز تھا اور مینھ اسکا چودھوین رات کا چاند **بیت**

ہے اُسکے گال کا سبزہ پئے آبِ الحیات	لب اُسکے شہد سے دیکھے وہ کھائے جو نبات

اتفاقاً خلافِ طبیعت کے ایک حرکت اُسسے دیکھی مین نے اور وہ مجھکو خوش نہ آئی صاف اسسے کنارہ کیا اور محبت کو اُسکی دل سے اٹھایا اور کہا **بیت**

جو کچھ کہ ہے تیری خواہش سو کر یہانسے جا	ہمارا دھیان جو تجھکو نہین بکڑ رستا

وہ مستعد پہ چلنے کا ہو کر سنتا ہون کیا تھا یہہ بیت پڑھنے لگا **بیت**

شپرک کو گر چہ سورج خوش نہ آوے ایکدم	لیک اُسکی گرمی بازار کب ہوتی ہے کم

یہہ پڑھکر اُسنے سفر کیا اور پریشانی نے اُسکی مجھہ مین اثر کیا **شعر**

وصل کے دن کھو دے انسان ہے غافل قدر سے	ایسی راحت مرگئی کہ ہو جو تیز **بیت**
تو قتل سنے مجھے شوق سے کر پھر آ	مجھہ بن ہے بتر مرگ سے مجھکو جینا

لیکن شکر ہے نعمت پروردگار کا کہ ایک مدت کے بعد پھر آیا وہ پر حلق داؤدی اُسکا متغیر اور جمال

یوسفی جمال ناقص سیب زنخدان مانند بہی کی گرد آلودہ بہار خوبی برخزان بازار حسن بے رونق و ویران متوقع تھا کہ ہم کنار آستے ہون لیکن کنارہ کیا مین نے اور کہا

قطعہ

حسن دن خط سبز نازمین تھا
عاشق سے جدا ہوا تھا لڑکر
اب آیا تو صلح کرنے اُسسے
جب داڑھی نکل چکی سراسر

مثنوی

زرد ہوا اب رخ گلگون تیرا
گرمی نکر سرد ہے اب دل میرا
اپند سے کے جلتا ہے عبث اسقدر
دولت سابق کا تصور نہ کر
اُسکی نہ جا جسکو ترا دھیان ہو
ناز کر اُسپر ہی جو خواہان ہو

نظم

کہتے ہین سبزہ باغین ہی خوب
یہ کہے وہی جانے جو یہہ سخن
بلشتر منہہ پہ سبزہ رُوون سے کے
بھاتی ہے عاشقون کو خط کی پھبن
جب اُکھاڑے ہی تو وہ اُگتا ہے
گندنے کا ہے کھیت تیرا چمن
گر صبر تو یا موے بنا گوش اکھاڑ اب
خوبی کے دنونکی ہوئیگی یہہ دولت اب
جون ہلیھہ تو داڑھی یہ دھری ہے جو مین جی
دھرتا تو نکلتا نہ یہہ پھرتا لقیامت

نظم

خط اُسکے چہرے پہ جب بھر چکا تب حال
جمال وحسن کا اُسکے مین اُسسے یون پوچھا
سبب بتا مجھے آفت یہہ پڑ گئی کیسی
کہ چاند چودھوین کا چیونٹیون نے گھیر لیا
تو ہنسکے بولا خدا جانے کیا ہوا منہہ کو
جو میرے حسن کے غم مین سیاہ پوش ہوا

گیارھوین حکایت

ایک متوطن بغداد مستعرب یعنے وہ عرب تھا اور بنا تھا سوال کیا کہ امردونکے حق میں

کیا کہتا ہی تو بولا وہ کہ اُنمین خوبی مطلق نہین جب تلک کہ شخص اُنمین نازنین و سادہ و
ہی درشت خو ہی اور جب کہ منہہ اُسکا زخار ہوا یعنے ریش دار پاکیزہ خو ہوا اور مہر جو **قطعہ**

جب تلک تہا طفل امرد خوب رو	تلخ باتین اُسکی تہین مانند ہو
جب ہوا پورا جوان اور خط بھرا	تب لگا ملنے وہ ہی ہو مہر جو

بارھوین حکایت

ایک عالم سے پوچہا اگر آدمی ساتھہ ایک ماہ رو کے خلوت مین بیٹہا ہوا دروازہ بند و
رقیب نیند مین بخیر نفس طالب اور شہوت غالب بقول عرب کے چہوہارے پکے ہوئے اور نگہبان مانع
نہین تو جانتا ہی کہ بسبب تقوے کے اُس سے بچ رہیگا کہا اُس نے جو ماہ رُوون سے بچا پر بدگوون سے نہ بچیگا **شعر**

بدی سے نفس کی انسان بچ سکتا بہی ہی لیکن	نہین محفوظ رہ سکتا عدو کی بدگمانی سے **بیت**
کنارہ گیر ہو مقصود سے محال نہین	زبان خلق کتین باندھے یہہ مجال نہین

تیرھوین حکایت

ایک طوطی کو ساتھہ ایک کوے کے پنجرے مین بند کیا تہا طوطی اُسکے دیدار سے رنج کھینچ
تہی کہ یہہ کیا بھونڈی صورت ہی اور بد ہیئت چال چال یہہ لعنتی جمال ارے کاش کہین یہہ جیسا کا
کاش کہ ای کوے مجہمین تجہمین ایسا فاصلہ ہو جیسا مشرق و مغرب مین **قطعہ**

جو کوئی صبح کو منہہ دیکہکر تیرا اُٹھے	سلامتی کی سحر آہ شام ہو اُسپر
سیاہ بخت کوئی تجہسا چاہیئے تجہہ پاس	یہہ مثل تیرا نہین ہی جہان کے اندر

عجیب تر یہہ کہ کوا بہی طوطی کی ہمسایگی سے نہایت تنگ آیا تہا لاحول پڑھکر گردش گیتی سے

نالہ کرتا اور تاسف سے ہاتھ ملکر یہہ کہتا کہ یہہ کیا بخت نگون ہے اور طالع زبون اور ایام بوقلمون لایق میرے رتبے کے یہہ تھا کہ کسی کلاغ کے ساتھ ایک باغ کی دیوار پر آہستہ آہستہ چلتا قطعہ

متقی کو بھی بس یہی زندان — کہ رہے وہ بحلقۂ رندان

گناہ کیا مین نے کہ زمانے نے مجھکو ایسی احمق خودپسند اور ناجنس بے بند کی صحبت مین واسطے عذاب کے بٹھایا قطعہ

کھینچین جس دیوار پر صورت تیری صورتگران — کوئی اُس دیوار کے نیچے نہ جاوے بھول کر
بیچ جنت کے جگہہ تجکو ملے گر حشر مین — جا کے دوزخ مین رہینگے اور جتنے ہین بشر

یہہ مثل اسواسطے لایا ہون مین تا جانے تو کہ جتنی کہ داناکو نادان سے نفرت ہے نادانکو بھی اُنسے اُتنی ہی وحشت قطعہ

محفل رندان مین یک زاہد کو دیکھ — بول اُٹھا یون بلخ کا یک نازنین
ہمسے گر آزردہ ہے مت بیٹھ ترش — تلخ ہے ہم مین بھی تو اب جا کہین رباعی

جون لالہ و گل ہین کئی بیٹھے یک جا — تو انمین ہے جیسے ایک سوکھا کانٹا
جون باد مخالف ہے زبون پرد سابد — مثل یخ و برف تو تو جمکر بیٹھا

چودھوین حکایت

ایک رفیق رکھتا تھا مین کہ ہم وہ برسون ہمسفر رہے تھے اور ہمطعام غرض حقوق صحبت کے لا انتہا طرفین ثابت ہوگئے آخر بسبب تھوڑے سے نفع کے آزردگی چاہی اُسنے اور دوستی چھوڑ دی باوجود اسکے دونو طرف دلی اعلاقہ باقی تھا سبب اسکے کہ سنا مین نے ایکدن دو بیتین میرے کلام کی وہ کبھی جلسے مین پڑھتا تھا قطعہ

جو خندۂ نمکین سے وہ دلربا آوے — نمک زیادہ کرے زخمیونکے زخمون پر
گدا کے ہاتھ مین جو آستین کریمون کی — جو ہاتھ آوے تو کیا ہووے کاکل دلبر

ایک گروہ دوستونکا نہ لطف پر اِس کلام کے بلکہ اپنی خوبی سیرت سے گواہی دیتا تھا اور وہ بھی تعریف مین مبالغہ کرتا تھا بلکہ صحبت قدیم کے جانے پر بھی تاسف اور اپنی خطا پر اقرار معلوم کیا مَین کہ اسکی طرف سے رغبت ہی تب یہہ بیتین لکھہ بھیجین اور صلح کی نظم

نہ تھا عہد وفا کیا مجھہ مین تجھہ مین	پھرا تو عہد سے آخر جفا کی
لگایا تجہ سے دل ین جگ کو چھوڑا	نہ سمجھا یہہ تو پھر جاویگا جلدی
خیال صلح اب بھی ہے تو پھر آ	وہی چاہت ہے بلکہ لُسْتے دونی

پندرھوین حکایت

ایک شخص کی جورو نہایت خوبصورت تھی اور وہ مرگئی ساس اُسکی بڑھیا اور کبری اپنی بیٹی کے مہر کے سبب گھر مین اُسکے قایم رہی مرد اُسکی گفتگو سے جی سے آزردہ ہوتا لیکن مہر کی جہت سے پاس اُسکا چھوڑ نہ سکتا کتنے آشنا ملکر اُسکی ملاقات کو آئے انمین سے ایک شخص نے کہا کیا حال ہے تیرا یار جانکی جدائی مین بولا وہ ندیکھنا جو کا ایسا مجھے دشوار نہین جیسا دیکھنا ساس کا ہی مثنوی

لُٹ گیا پھول اور بچا کانٹا	اُٹھہ گیا گنج اور سانپ رہا
چشم کا دیکھنا سنان اوپر	دید سے دشمنون کے ہی بہتر
چھوڑ دے خواہ مخواہ دوست ہزار	ایک دشمن کا بھی جو ہو دیدار

سولھوین حکایت

یاد ہی مجھکو کہ جوانی کے عالم مین ایک کوچے مین تھا میرا گذر اور ایک خوبصورت پر تھی میری نظر اُس گرمی مین کہ حرارت اُسکی آب دہانکو سکھلاتی تھی اور ہوا گرم اُسکی مغز استخوان کو پگھلاتی تھی

ضعف بشریت اور کمی طاقت سے مین تاب آفتاب کی نہ لایا ملتجی ایک سایہ دیوار کا ہوا اس
امید پر کوئی شخص گرمی آفتاب کی اور حرارت خورشید جہانتاب کی ایک قطرہ آب سے دور کرے
کہ یکایک گھر کے دہلیز کے اندھیرے مین ایک روشنی چمکی اور بجلی سی آنکھونکے آگے کوندھی جو
غور کی مین نے تو ایک جمال پر نور تھا کہ زبان فصاحت بیان صفائی صباحت اسکی سے عاجز اور قاصر کیا
کہون مین اندھیری رات مین جیسے سفیدۂ صبح دیکھے یا آب حیات غار تاریکی مین جھلکے ایک پیالہ ٹھنڈے
پانی کا ہاتھ مین لئے اور شکر و گلاب اُسمین ملا ہے نہین جانتا ہون کہ گلاب سے اُسکو معطر کیا تھا
یا عرق رخ گلرنگ کی بوندون سے لبالب کیا تھا القصہ مین نے شربت اُسکے رنگین ہاتھ سے لیا اور
پیا پھر نئے سر سے زندگی کو تازہ کیا اور یہہ کہا

بیت

پانی کے گھونٹون سے کب بجھتی ہے اپنے دلکی پیاس	گر پیون دریا و بھی تو بھی اُسے تسکین نہو **قطعہ**
شاد ہے وہ نیک طالع جسکی آنکھ	ایسے مکھڑے پر پڑے نت ہر سحر
مست ہی جاگے ہے آدھی رات کو	مست ساقی اِس قدر تک ہے بے خبر

ستر ھوین حکایت

جس برس کہ سلطان محمد خوارزم شاہ نے لشکر ملک خطا سے واسطے مصلحت کے صلح کی اسی سال
مین کاشغر مین مسجد جامع میں داخل ہوا ایک لڑکا دیکھا کمال رعنائی و زیبائی دیکھا چنانچہ اسکے نظیر کے حق مین یہہ کہہ گئے ہین **رباعی**

معلوم ہے کو تو سب طرز دلبری سیکھا	عتاب و شوخی و ناز و ستمگری سیکھا
یہہ چال ڈھال کہان آدمی کہان شاید	کسی پری سے چلن تو یہہ اپری سیکھا

چند ورق زمخشری کی نحو کے ہاتھ مین اور یہہ پڑھتا تھا ضرب زید عمرا و کان المتعدی عمرا

ترجمہ اُسکا یہہ ہی کہ زید نے عمر کتین اور عمر ظالم تھا کہا مین نے ای لڑکے خوارزم و خطا مین صلح ہوی لیکن زید و عمر مین ہنوز خصومت باقی ہی مینا وہ میرا وطن پوچھا کہا مین نے شیراز یہہ بولا کہ کلام سعدی سے تجھے کیا یاد ہی تب مین نے یہہ شعر پڑھے

شعر

بلیت بنحوی یصول مغاضبا	علی کزید فی مقابلة العمرو
علی جر ذیل لیس یرفع راسه	وہل یستقیم الرفع من عامل الجر

ترجمہ اُسکا یہہ ہی

شعر

مبتلا ہون جسپہ وہ نحوی ہی لو حملہ کنان	ہو کے سنگدل زید جون حملہ کرے ہی عمر پر
کھینچے ہی دامن کو اور سر کو نہین کرتا بلند	واقعی ہو رفع کب اُس سے عمل ہی جسکا جر

سنکر اُسکو قدرے تامل کیا اور کہا اکثر اشعار اسکے فارسی اس سرزمین مین مشہور ہین اگر تو بھی ویسے ہی پڑھے تو مبتدی جلدی سمجھے تب مین نے یہہ بیتین پڑھین

مثنوی

طبع ترا تا ہوس نحو شد	صورت عقل از دل ما محو شد
ای دل عشاق بدام تو صید	ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

معنی اسکے اسی نظم مین ہین

مثنوی

ہوس نحو جب سے تجھکو ہوی	صورت عقل ہر سے دل سے گئی
ایک ہیگا وہ تیری زلف کا دام	دل دیوانہ جسمین صید مدام
دھیان ہی مجھکو تیرا لیل و نہار	تجکو ہی عمرو زید سے سروکار

بعد چندے قصد سفر کا ہوا غرض جس صبح کو چلنا تھا شاید کسی کاروانی نے اُسے کہدیا

کہ فلانا شخص سعدی ہے دورا ہوا آیا جوابی بہت سی کی اور کچھ نے تاسف کہ ایام گذشتہ
مین کیون نہ کہا تو سنے کہ مین ہون تا بزرگو نکی شکرگزاری کےلئے خدمت کو جان و دل سے
حاضر ہوتا تب یہہ مصرع پڑھا مین نے **مصرع** صلا مین ہون کی تیر ہوتے منہہ سے کب نکلی ہے
بولا وہ کیا ہوا اگر چند روز ہمین استراحت کرے تو کہ تیری خدمت سے استفادہ اتھاؤ نہمین جواب
دیا مین نے کہ بموجب اِس حکایت کے نہین ہو سکتا **حکایت منظوم**

بزرگ یک کوہ پر یہہ ہمنے دیکھا	سراپا نور حق اُسکا سراپا
نہ تھی کچھ فکر اسکو بام و در کی	قناعت جگ مین بس یک غار پر کی
کہا مین شہر کے اندر جو تو آئے	دل بستہ ترا یکبار کھل جائے
کہا وہانکے عجایب مین پری رو	اداؤن سے بھرے باشکل نیکو
کہان مقدور انسان تاب کب لائے	جو کیچڑ ہو بہت ہاتھی پھسل جائے

یہہ پڑھ کر چند بوسے آپسمین سر و رو کہ لئے دئے اور رخصت ہو **مثنوی**

وقت رخصت یار کے منہہ کا اگر بوسہ لیا	فایدہ کیا جی بھر الک یکبہ مزا اُسنے دیا
سیب بھی رخصت ہوا ہے اپنے یاردن گر	لال ادھر سے ہے جو آدھا اور پیلا ہے ادھر

بیت ہزار افسوس میرا دم نہ نکلا روز رخصت مین	اکیجو تم گمان منصفی مجہپر محبت مین

اٹھارہوین حکایت ایک خرقہ پوش حجاز کے کاروان مین ہمارے ساتھ
تھا۔ عرب کے کسی امیر نے سو دینار اُسکو دئیے تھے تا عیال کے خرچ سے عہدہ برا ہووے۔ یکایک
خفاجہ کے چورون نے کاروان کو مارا اور تمام مال لیگئے۔ سوداگر رونے لگے اور فریاد بے فائدہ کرنے

بیت شور کر تو خواہ یا فریاد کر	چور دینے کا نہین پھر تجھکو زر

مگر وہ درویش خرقہ پوش اپنی حالت پر تھا مطلقاً فرق اُسنے نکیا - مین نے کہا شاید مایۂ
توکل تیرا نہین کیا تو لا دہ کہ اُس سا تُنے الفت تھی کہ اُسکے جدا ہونے سے خستہ حال ہو جاؤن اور آنسو
آنکھون سے بیفائدہ بہاؤن - **بیت** تو ہر ایک شی مین اپنا مت پھنسا دل چھڑانا اُس سے ہوگا
سخت مشکل کہا مین نے کہ جو کچھ کہ تُنے بیان کیا اپنا ہی حسب حال ہے کہ مجکو عہد شباب مین ایک جوان
کے ساتھ کمال خلطا تھا اور اس مرتبہ اعتقاد کہ میری آنکھہ کا قبلہ اسکا جمال تھا اور میری عمر کا حاصل اسکا وصال

اگرچہ حور و ملک آدمی پری سب ہین ۔ پر اس سا خوب نہو گا کوئی جہان مین کہین
قسم ہے اُسکی ہی جس بن حرام ہے صحبت ۔ کسیکے نطفے سے ایسا بشر نہو گا حسین

ناگاہ وہ بقضائے الٰہی بساط اجل پر بیٹھا اور دھوان غم کا اُسکے خاندان سے اُٹھا مدتون
اسکی قبر پر مجاور رہا اور اکثر شعر اسکے فراق مین کہے چنانچہ اُنہین مین یہہ بھی ہین **قطعہ**

جسدن اے گل تیرے پاؤن مین چبھا خار اجل ۔ پہلے اُس روز سے ایکا شکے ہوتا مین ہلاک
کہ بغیر از تیرے دنیا کی نہ کرتا مین دید ۔ خاک پر ہو مین تری سر پہ بسر سیر خاک

قطعہ

وہ کہ جسکو فرش پر سے خواب آتا نہ چین تھا ۔ پھول نسرین کے نہ بچھے جبتک اسپر بیشمار
خاک مین گل سا بدن اُسکا ملایا چرخ نے ۔ قبر پر اسکی اگا ہے درخت خار دار

اُسکے مرنے کے بعد قصد سفر کا کیا مین نے اور نیت بالجزم کی کہ بقیہ عمر کسی چیز کی ہوس نکرون
اور گرد پیش مجلسون کے نہ پھرون **قطعہ**

نفع دریا خوب ہوتا گر نہوتا خوف موج ۔ پاس گل کا لطف تھا گر نہوتی فکر خار
مور کی مانند گل نازان تھا باغ وصل مین ۔ ہجر مین ہون تو ہیچ تھا آج مین ہی شل یار

انیسوین حکایت

شاہان ملک عرب سے ایک بادشاہ کے حضور مذکور لیلی و مجنون کا ہوا اور شورشین احوال کی
اسکے سمع مبارک مین پہنچین باوجود اس فضل و کمال کے عقل بے اختیار دیوانہ وار صحرا و کوہسار مین
پھرتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکو حضور مین حاضر کرین جبکہ باریاب ہوا ندمت و ملامت بہت سی کی
کہ انسان شرافت کے بیچ کیا نقصان دیکھا تو نے جو خو بو حیوانونکی سیکھی اور معاشرت و
صحبت انسانون سے چھوڑ دی قیس نے ایک نالہ کیا اور کہا **بیت**

ملامت کرتے ہین مجھکو دوست اکثر حب لیلی سے	مجھے معذور کہتے دیکھتے جو اکدن اسکو
قطعہ جتنے ہین عیب میرے ای کاشکے	دیکھتے شکل تیری ای دلبر
تا تری دید مین بجاے ترنج	اپنے ہاتھون کو کاٹتے یکسر

تو یہہ حالت میری دعوی محبت پر گواہی دیتی بادشاہ کے جی مین آیا کہ لیلی کو بھی دیکھئے کہ کیا
حسن و ادا رکھتی ہی کہ سبب اتنے فتنہ و فساد کا ہوی ارشاد کیا کہ اسکو بھی لاوے فورًا کئی شخص
گئے اور قبایل عرب مین بہت سا پھرے غرض بکمال جستجو لیلی کو بھی لا کر سراپردے کے صحن مین کھڑا کردیا
بادشاہ نے اسکے قد و قامت پر جو نگاہ کی دیکھا کہ ایک عورت سانولی دبلی سی ہی حضرت کی
نظر مبارک مین حقیر لگی اس سبب سے کہ محل کی خواصون مین ادنا اُس سے حسن مین برتر اور زینت مین
خوشتر تھی مجنون نے اس باتکو پا کر عرض کیا ای حضرت سزاوار یہہ ہی کہ جمال لیلی کو مجنونکی آنکھون
سے دیکھئے تو بھید اسکے دیدار کا آپ پر ظاہر ہو مثل مشہور ہی کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید **رباعی**

ذکر مقام دوست جو میرے سینے مین آیا ہی یاران	سنے جو اسکو کبوتر گلشن سا بھی میرا ہو نالہ کناں
نظم دو سو کہد بید دو لینے اسکو نہین پا نکلے کبھو	صاحب درد دیکھے جو ہی جی مین تمیز نہو گا وہ عیان

درد گھایل کا نہوگا تندرستوں کو یقین | درد جز ہمدرد کے ہرگز مجھے کہنا نہیں
ماہیت زنبور کی کہنی اسی سے خوب ہے | لگ گیا ہو ڈنک جبکہ ایکذرہ بھی کہیں
ایک کہانی ہے تیرے آگے یہہ اپنی سرگذشت | حال تب جانے میرا جب ہوے تو مجھسا غمین
میرے سوز و درد کو نسبت نہ تھے اور سے | ہاتھ میں ہے کون ماسکے میں ہو مجروح و حزین

بیسویں حکایت

نقل ہے کہ قاضی ہمدان ایک نعل بند کے لڑکے سے سرگرم تھا نعل دل اسکا آتش میں جلتا اور جگر اسکا سوز غم سے پگھلتا دن رات اسیکو ڈھونڈھتا حسب حال اپنے یہہ رباعی پڑھتا **رباعی**

وہ سرو سہی آنکھوں میں اچھا تو لگا | پر دلکو میرے پاؤں تلے اسنے ملا
یہہ دیدۂ شوخ دل پھنسا دیتے ہیں | دینا نہیں دل تو آنکھیں رکھہ بند سدا

کہ ایک دن کسی رہگذر میں قاضی بیقرار سے وہ دوچار ہوا السبب اسکے کہ تھوڑی سی کیفیت اس حالت کی اس محبوب خوش اسلوب نے سنی تھی نہایت رنجیدہ تھا گالیاں بے تحاشا دینے لگا اور ناز و انداز سے دست نگارین میں پتھر اٹھالیا غرض کوئی دقیقہ بیحرمتی اور بے عزتی کا باقی نرکھا تب قاضی نے عالموں میں سے ایک عالم معتبر دانا تر سے کہ ہمراہ اسکے تھا یوں کہا **بیت**

وہ غصے کی چین دیکھنا اور یہہ جبین | وہ تلخ زبان اور یہہ مکھڑا شیرین

جیسا کہ عرب کہتے ہیں ضرب الحبیب زبیب یعنے چوٹ دوست کے ہاتھ کی مثل منقہ ہے **بیت**

راحت ہی ہے تیرے ہاتھ کی یہہ چوٹ کری | نرمی یہہ نہیں رکھتی ہے پھولوں کی چھڑی

یونہیں ہے کہ درشت گفتگو سے اس غنچہ لب کی کو ملاہیت آتی ہے بادشاہ ظاہر میں باتیں

جنگ آمیز کرتے ہین اور باطن مین صلح چاہتے ہین **بیت**

ہوتا ہے آخر مین ترش کیا انگور	اگر صبر کرو تو پھر وہی ہو شیرین

یہہ کہا اور مسند قضا پر آیا کتنے اشخاص بزرگان عادل و عاقل سے کہ ملازم اسکے تھے اداب بجا لائے اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ایک التماس حضور مین کرین اگرچہ ترک ادب ہی اور بزرگون نے فرمایا ہی **بیت**

بڑون سے نہین بحث کرنی روا	خطا انکی کہنی خطا سے خطا

لیکن بندے حضور سے از بسکہ نعمتین پاتے رہے ہین بنا بر اسکے جو صلاح دولت کہ دیکھین اور نہ بتاوین تو ایک قسم کی خیانت ہو بہتر و لایق یہہ ہی کہ گرد پیش اس لڑکے بے ادب کے آپ جا نہ پھرین اور محبت کو اسکے ترک کرین کہ مرتبہ قضا کا نہایت اعلی ہی اور رتبہ اسکا بہت برا ہی سنبھالنے جیکو اور بہانے دلکو ایسا نہو کہ آپ ایک بدترین گناہ مین آلودہ ہووین اور عمر بھر اسکی ندامت مین رووین یہہ ہی حریف کہ دیکھا تمنے اور یہی بات ہی کہ سنی تمنے **مثنوی**

حیا کا دیا جسنے پردا اٹھا	کسیکی اسے آبرو سے ہی کیا
کئے جسنے برسون تلک نیکنام	کرے ایک بدی اسکو رسوائے عام

قاضی کو نصیحت یاران یکدل کی اور دوستان عاقل کی نہایت پسند آئی اور خوبی عقل پر اس قوم کی تحسین و آفرین کی اور کہا کہ فکر عزیزونکی اور نظر ہمنشینونکی میرے حال کی مصلحت حال پر عین صواب ہی اور یہہ مسئلہ بجواب **مثنوی**

محبت دلسے اٹھ جاوے جو دشنام و مذمت سے	ملامت گر سے ہم سنتے رہین نیت اسکو رغبت سے
مثنوی نصیحت کرتے ہو ناحق تم اتنی	نہین جاتی کی زنگی سے سیاہی

تیری یاد دل کسطرح سے بھلائے	کہ کچلا ہوا سانپ کب پیچ کھائے

پھر کتنے رازدارونکو اسکی تلاش و جستجو کا حکم کیا اور مال و زر اس کام بدانجام پر خرچ کرنے لگا مثل ہی کہ زر ہی جسکی ترازو مین زور ہی اسکے بازو مین

بیت

بہت سا جو زر دیکھے تو جھک ہی جائے	ترازو کی ڈنڈی ہو گو آہنی

اتفاقاً ایک رات خلوت اس شمع رو کیسر ہوی تھی کہ اُسی رات کو توال بدخصال کو خبر ہوی کہ اس رات قاضی شراب مین مست و بیخبر ہی اور بغل مین اسکی ایک محبوب سیمین بر ہی خوشی سے اس نعمت کی نہین سوتا اور بے تکلف و بیباکانہ ان بیتونکو ہی گاتا **نظم**

ای مرغ آج وقت سحر بولنا تھا	بوس و کنار سے ابھی عاشق نہین چھکا
زلف سیاہ لیتی ہی رخسار یار سے	یا گردمہ کی گیند کے چھائی ہی یہہ گھٹا
افسوس ہین نہ جائے کہین عمر اور کبھو	لگ جاگلے کہ خواب سے وقت نہین اٹھا
مسجد سے جبتلک نہ سنے صبح کی اذان	یا گھر سے بادشاہ کے نقارہ بجے بھلا
محبوب کے لبون سے جدا اپنے لب نکر	بیہودہ بولنے پہ تو اس مرغ کو بجا

القصہ قاضی اس حالت میں تھا کہ ایک خدمتگار رازدار نے آکر یہہ کہا کہ آپ کس نیند مین سوتے ہین اور کس غفلت مین ہین اُٹھئے اور شتابی بھاگئے باضطرابی جسقدر پانو مین طاقت پائیے مقصد چلے ہی جائیے کہ دشمنون نے آپ پر بندش باندھی ہی بلکہ راست تو یہہ ہی کہ سچ کہا ہی اتنگ آگ فتنا دکی دیکھی ہی آپ تدبیر سے بجھ سکتی ہی ایسا نہو کہ کل ایسی بھڑک کے ایک عالم کو جلادے قاضی نے مسکراکر طرف اسکے دیکھا اور یہہ کہا **قطعہ**

صید جس شیر کے ہو پنجے مین — اُسکو اندیشہ کیا ہی کتے سے
مہنہ سے مہنہ دوست کے ملا بس چھوڑ — تا عدو پشت دست کو کاٹے

الغرض سخن اُسنے لطیف تر اور بات عجیب تر یہہ ہی کہ اُسی اثنا بادشاہ کی حضور مین بھی عرض ہوئی کہ حضرت کے ملک مین ایسا بد اطوار و بدکردار پیدا ہوا ہی لگے اُسکے حق مین جو کچھہ ارشاد جہان پناہ نے فرمایا کہ جناب بندگان ہمارے اُسکو منجملہ فضلاے دہر اور یکتاے عصر جانتے ہین شاید دشمنون نے عداوت سے اسکے حق مین افترا کیا ہو اور مکر سے ایک بند باندھا ہو یہہ سخن ہمارے سمع مبارک مین پذیرا نہو گا ہان مگر مشاہدہ ہو جاے کہ حکیمون نے کہا ہی **بیت**

شتابی لگا بیٹھے جو کوئی تیغ — وہ کاٹے ہی پھر پشت دست دریغ

آخر الامر وقت صبح شاہ عالیجاہ کئی خواصون سے سرھانے قاضی کے آئے شمع کو دیکھا کھڑے اور معشوق کو دیکھا نشے مین پڑا شیشہ شراب کا لڑھا ہی پیالہ بھی ٹوٹا پڑا ہی اور قاضی جوان مستی مین ملک ہستی سے بیخبر ہی بلکہ نہین جانتا کہ دین و دنیا کدھر ہی بادشاہ نے تفضلات و عنایات سے باہستگی جگایا کہ اتھہ آفتاب نکلا قاضی نے معلوم کیا طور بیطور ہی کہا کسطرف سے حضرت نے تعجب ہو کر فرمایا کہ جانب مشرق سے بہ طور یکہ عادۃ اللہ جاری ہی قاضی نے کہا اللہ الحمد والمنۃ کہ ہنوز دروازہ توبہ کا کھلا ہی مطابق اس حدیث شریف کے چنانچہ ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ بند نہین ہوے دروازے توبہ کے بندون پر یہان تلک کہ نکلے آفتاب مغرب سے استغفر اللہ واتوب الیہ یعنے آمرزش طلب کرتا ہون مین خدا سے اغفار سے اور توبہ کرتا ہون **قطعہ**

باعث عصیان یہہ دونون ہوئے — بخت نافرجام و عقل ناتمام

لایق تعذیر ہون تو قید کر	پر نہین بخشش سے بہتر انتقام

بادشاہنے فرمایا کہ اسوقت تو اپنی عقوبت پر مطلع ہوا اب توبہ سے کیا فایدہ اور استغفار سے کیا حاصل دلالت کرتی ہی اس بات پر یہہ آیہ پرہدایہ کہ جسکے حاصل معنی یہہ ہین کہ وقت مرگ کے توبہ قبول نہین ۔

قطعہ

جو تونے چوری سے کی توبہ سود کیا اسکا	کسی کے قصر پہ ڈالی گئی نہ تجسے کمند
ثمر نہ توڑا جو کوتاہ قد نے کیا ہی عجب	کہ اسکے ہاتھ تھے چھوٹے شجر کی شاخ بلند

ای عزیز ہرگاہ کہ تجہسے ایسا فعل زبون و امر مکروہ نمایان ہوا پھر راہ نجات کی کہان کہ اس اثنا مین موکلان عقوبت اُسکے فراحم ہوے قاضی نے کہا کہ اس عاصی کو حضور معلی مین ایک بات عرض کرنی باقی ہی حضرت نے سنکر فرمایا کہ وہ کونسی ہی قاضی نے عرض کی **قطعہ**

تو مجھپہ جھاڑتے ہی ہر چند آستین غضب	ولے نہ چھوڑونگا مین تک بھی تیرے دامن کو
نجات گو کہ ہی مشکل گناہ سے لیکن	کرم وہ تجمین ہی کیونکر امید عفو نہو

بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ نکتۂ غریب اور دقیقۂ عجیب کہا تونے ولیکن مجال عقل اور فضل شرع سے کہ فضل و عنایت تیرے آجکے دن میرے ہاتھہ سے تجکو نجات دلادین صلاح یہہ ہی کہ تیرے تئین اسکی بلندی قلعہ سے گرادون تا اورونکو عبرت ہو اور اکثرونکو دہشت قاضی نے پھر عرض کی ای خداوند روے زمین یہہ عاصی پرورش پایا ہوا اس درگاہ عزت کا ہی یہہ گناہ نہ فقط مینے ہی کیا ہی بلکہ بہتون سے ہوتا ہی اور ہوا یہہ حکم کسی اور کے حق مین ہوتا اس گنہگار کو عبرت ہو بادشاہ اس بات کو سنکر بے اختیار ہنس پڑا اور جن اشخاص کو کہ اُسکے قتل کے واسطے اشارت کی

تھی انکی طرف یہہ خطاب کیا

بیت

سبھی اپنے عیبون مین آلودہ ہو	کسی مین جو ہو عیب طعنہ نہ دو

اکیسوین حکایت

جوان یک پاک باز اور خوش چلن تھا	لگا یک خوبرو سے اسکا من تھا
سنا ہی یہہ کہ یک دریا کے اندر	بھنور مین گر پڑے دونون وہ ملکر
جون ہین ملاح اُسکے پاس پہنچا	کہ تا ڈوبے نہ پکڑے ہاتھہ اُسکا
کہے تھا وہ یہی موجون مین رو رو	پکڑ تو یار کو اور چھوڑ مجھہ کو
تھی ان باتون پہ اُسکی خلق در ہم	وہ جی دیتا تھا اور کہتا تھا اُس دم
نہ حال عشق اُس جھوٹے کا سنا	جو بھولے سختیون مین دوست اپنا
بسر یار دل نے کی یون زندگانی	ہو گذری جسپہ بس اُسنے کہانی
ہی فن عشق مین سعدی یہہ استاد	عرب کے جون لغت مین اہل بغداد
لگا دلبر سے ہی دل ای خردمند	کسیکو دیکھہ مت بس آنکھہ کر بند
اگر مجنون و لیلی ہوتے فی الحال	اسی دفتر سے لکھتے عشق کی چال

چھٹا باب ضعف و پیری مین

پہلی حکایت

نعیتھو نکی گروہ مین دمشق کی جامع مسجد کے بیچ بحث کرتا تھا مین ناگاہ ایک جوان آیا اور کہا اُسنے کہ تم مین کوئی فارسی جانتا ہی لوگون نے اشارت میری طرف کی بولا میز

کہ وجہ پرستش کی کیا ہی کہا اُسنے ایک بڈھا دیڑھ سو برس کا جان کندن میں ہی اور کچھ زبان فارسی میں کہتا ہی پر ہم نہیں سمجھتے اگر مہربانی سے آپ قدم رنجہ فرمائیں تو مع ثواب مزدوری پائیں شاید کچھ وصیت کرتا ہو فوراً میں اُسکے ساتھ گیا جبکہ میں پاس اُس پیر کے پہنچا سنا میں نے کہ یہہ شعر پڑھتا تھا

قطعہ

کہا میں نے جی میں کہ دم لوں کوئی	ہوئی بند صد حیف راہ نفس
دریغا کہ اِس زیست کے خوان سے	اٹھاتے ہی لقمہ صدا آئی بس

معنے ان بیتوں کے عربی میں دمِ شام سے جو میں نے کہے وے متعجب ہو کہ باوجود اِس عمر دراز کے متاسف حیات پر ہی تب میں نے اُس پیر جاں بلب رسیدہ سے پوچھا کہ احوال تیرا کیونکر ہی بولا وہ

قطعہ

اذیت اسکو پہنچتی ہی کتنی دھیان تو کر	بزور توڑتے ہیں جسکا ایک بھی دندان
تک ایک سوچ کہ احوال اسکا کیا ہوگا	نکلتی ہوگی جس شخص کے بدن سے جان

تب کہا میں نے دھیان موت کا دل سے جانے دے اور اِس خیال کو گرد پیش طبیعت کے نہ آنے دے کہ یونان کے بڑے بڑے حکیموں نے کہا ہی اگرچہ مزاج بکمال صحت ہو پر بقا کا اعتماد سزاوار نہیں اور مرض اگرچہ مہلک ہو لیکن سبب موت کا یقینی وہ آزار نہیں اگر تیری مرضی ہو تو کسی طبیب کو بلا لاؤں اور تیرا علاج کراؤں شاید ابتری اسکی بن آئے اور تو اچھا ہو جاوے کہا اُسنے آہ سرد کھینچکر

قطعہ

خواجہ کو فکر نقش ایوان ہی	گھر کی تو ٹوٹی ہی سب بنیاد
ہاتھ ملنے لگے طبیب زکی	جبکہ بڈھے کو دیکھے وہ بیمار

نزع میں تھا ایک پیر خستہ حال — صندل اسکے ملتی تھی یک پیر زال
جبکہ خبطی ہوگیا بالکل مزاج — سنے عزیمت ہو موثر سے علاج

دوسری حکایت

ایک بڈھے کی بابی نقل کرتے ہیں کہ ہیں ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ بیاہ کیا تھا اور گھر کو آراستہ کرکے ایک دالان کوٹھری میں فرش اکثر خلوت میں ملکر بیٹھتا اور دل و دیدہ ہیں اسکو کھتا اور انکو نہ سوتا جگت اور لطیفے بولتا اسواسطے کہ وحشت ونفرت اُسے نہو بلکہ موانست والفت ہو چنانچہ ایک رات کہتا تھا میں بخت بلند تیرے مددگار تھے اور طالع تیرے نیک اطوار کہ ایک بڈھے جہاندیدہ وفہمیدہ کارآزمودہ سے تمہ صحبت ہوئی کہ حقوق صحبت کے جانیگا اور احسان ہمنشینی کے مانیگا خوش طبع وشیرین زبان ہے اور جان و دل سے مہربان مثنوی

تجکو ندوں اذیت اور سو جفا اٹھاؤں — دل تیرا ہاتھ میں لوں جسطرح سے کہ پاؤں
طوطی کی طرح تیری خوراک گر ہے شکر — قربان جان شیرین ہے تیری پرورش پر

پھر لڑکی کہا تم میں کسی جوان مغرور تیرہ رای سرگران و سبک پای تلوّن مزاج کے گرفتار نہوئی کہ ہر ایک رات جس کے گھر میں سوتا پھر اور ہر روز نئی یاری کرے قطعہ

ہر چند میں جوان خوش اسلوب اور شکیل — لیکن کسی کے ساتھہ وہ کرتے نہیں وفا
امید تک وفا کی نرکھہ بلبلوں سے وے — ہر وقت ایک پھول نئے پر ہیوں مبتلا

بہ حالات خلاف بدونکی ہیں کہ وے بطور معقول زندگانی کرتے ہیں بہ تقاضای جہل جوانی بیت

ڈھونڈ بہتر آپ سے تنہا ہی جیندے کر بسر — مثل سے اپنے نہ مل اوقات تو ضایع نکر

پھر کہا اُسنے اسی وضع سے اسقدر مین نے سمجھا یا گمان ہوا مجھے کہ دل اسکا میرے دام مین
پھنسا اور شکار ہوا کہ یکایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہنے لگی جتنی باتین کہ کہین تو نے میری
عقل کی ترازو مین ہموزن اُس نکتہ کے نہین جو مین نے اپنی دائی جاپی سے سنی ہے
یعنے جوان رنڈی کے پہلو مین بیٹھا تیر کا بہتر ہے پیر سے **قطعہ**

شوہر کے آگے دیکھتی ہے زن جب ایک چیز	سست و فسردہ جیسے کہ کبھار روزہ دار
کہتی ہے ہاتھ ملکے یہہ مردہ ہے اسکے ساتھ	سو نہین ہے لئے جو افسون مجھہ بکار **رباعی**
آغوش سے مرد کے جو زن اُٹھے خفا	تو گھر مین کرے سیکڑون فتنے برپا
وہ پیر جو اُٹھہ سکے نہ جلسے اپنی	الا لعصا تو کب اُٹھے اسکا عصا

حاصل کلام یہہ ہے کہ امکان موافقت کا نتھا آخر مفارقت ہوی جبکہ مدت عدت کی گذری عقد
اسکا ایک جوان ترش رو بدخو تند مزاج مفلس کے ساتھہ کر دیا جور و جفا سہتی تھی اور شکر نعمت
الہی مین یہہ کہتی تھی کہ الحمد للہ ایک عذاب الیم سے نجات پائی اور نعمت عظیم ہاتھہ آئی **بیت**

جور یہہ تجھہ اور ایسی تند خو	پر مجھے سہنے کہ تو ہے خوبرو **قطعہ**
پاس تیرا ہو تو اچھا ہے جہنم بھی ولیک	دوسرے کے ساتھہ جنت مین نہین رہنا بھلا
پیاز کی بو خوب کے منہہ سے جو آوے خوب ہے	پھول گر بد شکل دے تو ہاتھہ سے تو بھی برا **قطعہ**
چاند سا مکھڑا چمک رنگت کی اور اچھا لباس	خوبان جتنی ہین یہہ لازم ہین عورت کیتئین
فایدہ گہنے سے اور رنگین جامے سے اُسے	کیر و خایے کے سوا کچھہ مرد کی زینت نہین

تیسری حکایت

دیار بکر مین ایک پیر کے یہان مہمان تھا مین کہ بہت سا مال اور فرزند خوب رکھتا تھا
ایک رات نقل کرنے لگا کہ اتنی عمر مین سوا اسکے میرے کوئی لڑکا نہین ہوا ایک درخت
اس جنگل مین زیارت گاہ ہی اکثر زن و مرد وہان مرادین مانگنے جاتے ہین رات کو اُس درخت تلے گریہ و
زاری جناب الٰہی مین کرتا رہا ہون تب مجھے یہہ فرزند بخشا ہی طرفہ یہہ ہی میان کلام اسکے
سنا مین نے کہ وہی فرزند اپنے رفیقون سے آہستہ آہستہ کہتا تھا کیا خوب ہوتا اُس درخت کا
پتا مین پاتا تو جا کر اُسکے تلے دعا کرتا کہ میرا باپ مرجاوے زور مرا ہی کہ بڈھا خوشحال ہی کہ میرا بیٹا
شعور مند ہی اور بیٹا طعنے دیتا ہی کہ باپ میرا کبرا ہی

قطعہ

تربت پہ باپ کی نکرے تو گذر کبھو	اور گذرین آہ سال و مہ و مدت مدید
نیکی پدر سے کی ہی مگر تو نے ای عزیز	اپنے پسر سے رکھتا ہی اُسکی جو تو امید

چوتھی حکایت

ایک روز جوانی کے گھمنڈ سے مین بہت راہ چلا تھا اور رات کے وقت ایک پہاڑ کے نشیب کے تلے
سست ہو کر رہگیا ایک بڈھا ضعیف کاروان کے پیچھے آیا اور کہا اُسنے کیا سوتا ہی اُٹھ کہ یہہ
جگہہ سونے کی نہین بولا مین کیونکر چلون کہ پانو مین طاقت نہین کہا اُسنے یہہ نہین سنا ہی تو نے
کہ کہہ گئے مین اُٹھتے بیٹھتے چلنا بہتر ہی کہ دوڑنا اور تھکنا

قطعہ

پند میرا گانٹھہ باندھہ اور صبر سیکھہ	شوق منزل گو ہی پر جلدی نہ کر
اسپ تازی دو ہی تگ چلتا ہی جلد	رات دن چلتا ہی آہستہ شتر

پانچوین حکایت

ایک جوان چالاک نازک و خندان شیرین زبان ہماری عشرت کی مجلس مین تہا کہ چہرہ اسکا ہمیشہ بشاش اور لب متبسم تھے ایک مدت اتفاق ملاقات کا اُس سے نہوا پھر جو اسکو دیکھا صاحب زن و فرزند تو درخت نشاط اسکا پژمردہ اور گل صورت اسکا افسردہ پایا پوچھا اسّے کہ یہہ کیا احوال ہے بولا وہ کہ جب سے صاحب اطفال ہوا دعا طفلی و جوانی کی ترک کی **بیت**

کہان طفلی نرکھا رنگ بالونکا تیرے چاپنے	زمانیکا تغیر دینا بس ہیگا درازی کو **مثنوی**
ہو جو پیر تو اب طفلگی سے ہاتھ اٹھا	حکمت لطیفہ ہنسی کام ہے جوانون کا
خوشی جوانونکی بدّھے کے ہیچ ہو کیونکر	ندی سے جا کے نہین آیا پانی بار دکر
جب زراعت تمام ہین پک جلنے	نے سبزے کی طرح لب لہرانے **قطعہ**
پیری اب آئی دور جوانی ہوا تمام	ایام آہ جتنے تھے اچھے بیت گئے گذر
قوت تمام ہیجہ بشری کی جا چکی	راضی ہون مثل یوز فقط اب پیر پر **قطعہ**
گیا تھا سیہ ایک بدھیا نے سر	کہا مین اُسے مادر مہربان
موے بال تو کالے تدبیر سے	یہ سیدھی ہو یہہ پشتہ کبری کہان

چھٹی حکایت

ایکدن جوانی کی جہالت سے اپنی مان پر جھنجلا مین اور وہ آزردہ ہو کر ایک کونے مین جا بیٹھی اور آنکھون مین آنسو بھر کر کہنے لگی مگر چھوٹا پنا ایا بھول گیا تو کہ مجھ سے سختیان کرنے لگا **نظم**

ایک پیرزن نے بیٹے سے کیا خوب یہ کہا	دیکھا جو اسکو شیر فگن فیل تن قوی
بیچارہ میری گود مین ہتا تھا جن دنون	بے زور یاد آتے اگر تیرے تئین کبھی

کرتا نہ آہ جور و جفا مجھ پہ اب کہ تو	نام خدا جوان ہوا مین پیرزن ہوی

ساتوین حکایت

ایک دولتمند بخیل کا بیٹا کاہل تھا خیر خواہون نے اُسکے کہا صلاح یہہ ہی کہ اسکی شفا کے واسطے قرآن ختم کرے تو یا صدقہ دے کہ شافی مطلق صحت بخشے ایکدن اندیشہ کر کے بولا ختم مصحف بحضور بہتر ہی علاوہ دور سے ایک صاحبدل نے سنکر اُسکو کہا کہ ختم کو اِسنے اسلیے اختیار کیا کہ زبان پر ہی اور زر میان جان

مثنوی

مدام رکھین عبادت مین اپنی گردن خم	و لے نہ کھولین کبھو آہ دست جود و کرم
جو لاکھ رکھین تو دیوین نہ ایک بھی دینار	گر ایکبار کہو حمد تو پڑھین سو بار

اٹھتوین حکایت

ایک بدھے سے کہا تو جورو کیون نہین کرتا کہنے لگا کہ بدھی عورت کو جی نہین چاہتا لوگون نے پھر کہا دولتمند ہی نوجوان رنڈی کے ساتھہ نکاح کر جواب دیا اُسنے ہرگاہ کہ مجھہ بدھے کو رن پیر نہین بھاتی تو زن جوان کو مجھہ سا مرد پیر کب خوش آئیگا

بیت

زو زن کو چاہئے ہی زر نہین درکار اُسے	ایک گز بہتر ہی اسکے آگے دشمن گوشت سے

نوین حکایت

سنا ہی اندنونمین یک پیرانے بدھے نے	کرون بڑھاپے مین شادی خیال یہہ باندھا
تھی ایک دختر نیکو جمال گوہر نام	قد اُسکا سرو سا لب غنچے سے ہو نتھہ منہہ گل سا
اسیکے ساتھہ کسی ڈھب سے کتخدائی کی	برنگ درج گہر پر اُسے چھپا رکھا

جو کچھ عروسی کو لازم ہے تھا سبھی موجود — یہ اٹھتے اٹھتے عصا شیخ جی کی گر ہی پڑا

جو ہووے سوزن فولاد تو چہلتا سیئے — کمان تو کھینچی ہدف پر نہ تیر مار سکا

دلیل چاہیے گلہ کرکے اسکا یاروں سے — کہ سارا گھر میرا اس بدچلن نے صاف کیا

نداں جھگڑے ہوا ایسی شوہر و زن مین — کہ تا بہ محکمہ احوال اسکا جا پہنچا

جب اسقدر رہوی سوائی تب تو سعدی نے — گیا آیا پاس ذرا اسکا بلکہ صاف کہا

بس اب یوں لکھ کیا خطا ہے دختر کی — جو ہاتھ کا نہیں بس تیرے گھر پر ویگا کیا

ساتواں باب تربیت کی تاثیر مین

پہلی حکایت

ایک وزیر کا بیٹا نادان کند ذہن تھا ایک فقیہ کے پاس بھیجا اسکو کہ اس لڑکے کو تربیت کر شاید کہ عقلمند ہو جاے چنانچہ معلم نے تعلیم اسکو کیا پر کچھ فایدہ نہوا تب اُسکے باپ کے پاس ایک شخص کو بھیجا بیٹا تیرا عاقل نہوا اور مجکو دیوانہ کردیا

نظم

ہووے جس گوہر کے قابل اصل ہی — تربیت کا اسمین ہی ہووے اثر

کوئی صیقل صاف کرنیکا نہیں — ایسے لوہے کو جو ہووے بد گہر

گو ملیں ساتوں سمندر ہی تجھے — انمین سے کتین دھونا نہ پر

پاک ہونیکا نہیں بلکہ پلید — بیشتر ہو ویگا جو ہو ویگا تر

جلے ہے گو کعبے کو عیسیٰ کا گدھا — پھر جو آوے دیکھیو ویسا ہی خر

دوسری حکایت

ایک حکیم اپنے ہر ایک فرزند کو نصیحت کرتا تھا کہ بابا جان علم و ہنر سیکھو کہ ملک و
دولت دنیا کی لایق اعتبار کے نہین جاہ و مرتبہ جاتا رہتا ہے اور روپیا سونا ہیچ سفر کے مقام
خطر مین ہے اور بیچ چور کے بھی ہو سکتا ہے کہ جو ایکمرتبہ لیجاے یا مالک ہی اسکو کئی مرتبہ
کھا آور تصرف مین لائے لیکن ہنر کا چشمہ فیض سے مالامال ہے اور دولت بے زوال اگر
ہنرمند مفلس ہو جائے کچھہ غم نہین کہ ہنر بذات خود دولت ہے

قطعہ

کمال والے کو کیا غم ہے مفلسی مین اگر
نہو گلے مین لباس مکلف و رنگین
برہنہ گو ہو پہ نزدیک سبکے ہے بہتر
حریر پوش کمینے سفیہ سے وہ کہین

بیت

ہنرمند جس جگہہ جا عزت و تمکین سے رہے اور صدر نشین بے ہنر جہان جاوے دانے اور تصدیع کھینچے

نظم

حشمت کے بعد اٹھانا دشوار ہے تحکم
اور نازنین کو سہنا جور و جفا مردم
یک وقت یہ فساد اٹھا ملک شام مین
بھاگا گھر اپنا چھوڑ کے ہر ایک جوان و پیر
دہقان کے بیٹے لیکہ فراست مین طاق تھے
پہنچے حضور شاہ کے بلکہ ہوئے وزیر
نادان وزیرزادے گئے بھیکھ مانگنے
دہقان کے در پہ جیسے کوئی مبتذل فقیر

بیت

جو ورثہ باپ کا چاہے ہے علم سیکھہ اُسکا
یہ مال و زر جو ہے دس دنمین خرچ ہو ویگا

تیسری حکایت

ایک فاضل شہزادیکو پڑھاتا تھا اور بے تامل مارتا نہایت ملامت کرتا لڑکے نے مجبور ہوکر
گلہ اسکا باپکے روبرو کیا اور بدن ننگا کرکے دکھایا باپکا دل بھر آیا اور استاد کو بلا بھیجا

اور کہا غیث جو رعیت کے ہین اُنکے لڑکون پر اتنی ملامت تو نہین کرتا جتنی کہ میرے بیتے پر اسکا باعث کیا ہے عرض کی سُنئے کہ بات سوچکر کہا چاہیئے اور حرکت پسندیدہ کیا چاہیئے سب کو عموما اور بادشاہونکو خصوصا اسواسطے کہ جو کچھہ دست و زبان ملوک سے جاری ہونا البتہ مشہور ہوتا ہے اور قول و فعل عوام کا چندان اعتبار نہین رکھتا

قطعہ

جو سو گناہ مین آلودہ ہووے مرد فقیر	نجانے ایک بھی سو اُسکے ہو رفیق اگر
ولیک شہ سے جو ہو جاوے ایک بات بُری	تو ایک مُلک سے پہنچا ہی دین مُلک دگر

پس شہزادون کی آراستگی اخلاق مین کوشش زیادہ چاہئے کہ عوام کے حق مین

قطعہ

چُھٹ پنے مین جو کوئی ادب نکرے	جو بڑا ہو فلاح اُسکو نہو
جسطرح چاہے چوب تر کو موڑ	سیدھی جز آگ چوب خشک نہو
پہنٹ ڈالیان جسوقت تو سیدھی کرے سیدھی وہ ہون	لیک چوب خشک ہرگز راست ہونیکی نہین

بادشاہ کو حسن تدبیر معلم کا اور خوبی تقریر اسکی سخن کی پسند آئی خلعت و نعمت عنایت کیا اور پایہ بڑھا دیا

چوتھی حکایت

شہر عرب مین ایک آخون کو دیکھا مین نے ترش رو بدخو تلخ گفتار مردم آزار گدا طبیعت نجس طینت عیش مسلمانونکا اسکی دید سے تباہ ہوتا اور اسکے قرآن پڑھنے سے آدمیونکا دل سیاہ بہت سے لڑکے پاک طینت اور لڑکیان پاکیزہ خوب صورت اسکے دست ظلم مین گرفتار نہ طاقت ہنسنے کی اُنکو نہ مجال گفتار کسیکے رخسار سیمین پر کبھو طمانچے مارتا اور کسیکی ساق بلوریکو شکنجے مین کھینچتا القصہ سُنا مین نے کہ تھوڑی سی خیانت اور خباثت اُسکی معلوم ہوئی مار کر اسکو نکال دیا

اور مکتب خانہ ایک مرد صالح متقی سلیم الطبع صاحب حلم کے حوالے کیا کہ سوا ضرورت کی بات نکرنا اور
ایسا سخن کہ سبب کسیکی ایذا کا ہو اُسکی زبان پر نہ آتا لڑکون کے دل سے پہلے استاد کی ہیبت گئی
اور دوسرے کی خوے ملکی جو دیکھی آپسمین شیطان ایک دوسرے کا ہوا اور حلم اُستاد کے اعتبار پر علم کو ترک
کیا اکثر اوقات بازی گاہ مین جمع ہو کر بیٹھتے اور بن لکھی ہوئین تختیان آپسمین سرون پہ توڑتے

بیت ہووے گر اُستاد کے دل مین مہر و محبت لطف و عطا ۔۔ کھیلین جیل چھپیٹا ملکر لڑکے بازار مین جا

بعد دو ہفتے کے جو اس مسجد سے گذرا مین کیا دیکھتا ہون کہ پہلے ہی معلم کو منت و معذرت کرکے بدستور
سابق اسکے مکان پر بیٹھایا ہی اس حرکت سے بجید ہوا مین اور جوان پڑھکر کہا مین نے کہ ابلیس
کو پھر معلم فرشتونکا کسواسطے کیا ایک پیر جہاندیدہ نے اس باتکو سنا اور ہنسکر کہا نہین سنا ہی تو نے
کہ کہہ گئے ہین

مثنوی

مکتب مین اپنے بیٹے کو ایک بادشاہ نے ۔۔ بھیجا کہ علم و فضل جہان تک ہین سیکھ لے
چاندی کی ایک تختی کو پاس اُسکے رکھدیا ۔۔ اور اوسپہ آب زر سے یہہ ایک شعر بھی لکھا
استاد کا ستم ہی ترے کام آئیگا ۔۔ لطف پدر سے فائدہ مطلق نپائیگا

پانچوین حکایت

ایک متقی کے بیٹے کو چچون کے ترکے کا مال و دولت بہت سا ملا فسق علانیہ کرنے لگا غرض
کوئی گناہ نرہا کہ اُسنے نہ کیا اور کوئی نشانہ بچا کہ نکھایا اور نہ پیا یہہ اطوار دیکھکر مین نے بطریق نصیحت
کے کہا اے فرزند فضول خرچی کو آمدنی معین لازم ہی

قطعہ

آمد نہین ہے تجکو تو مت خرچ کر بہت ۔۔ دریا کے بیچ گاتے ہین ملاح یہہ سرود

گر مینہہ کو ہسار مین برسے نہ رت کے بیچ	دریا وایک سال مین ہو جا خشک ورد

عقل وادب اختیار کر اور لہو ولعب سے درگذر کہ جسوقت دولت بر جائیگی تکلیف کھینچے گا تو اور پشیمان ہوگا لڑکے نے راگ رنگ کی لذت مین اور نشے کی کیفیت مین اس بات کو قبول نکیا بلکہ اس گفتگو پر معترض ہوا کہ راحت بالفعل کو تشویش آیندہ سے برہم کرنا عقلمندون کی رای کے خلاف ہے

مثنوی

صاحبان نعمت ودولت مین جو	خوف سختی سے نہ کھینچین رنج ود
شادیان کر شوق سے لذت اٹھا	کل کے غم کو آج تو ہرگز نہ کھا

خصوصاً مجھکو کہ صدر نشین مسند مروت کا ہون اور عقد ہمت کا باندھا ہے مینے اور ذکر میرے انعام کا زبان خلق پر ہران ہے

مثنوی

جو کہ ہو مشہور کریم و سخی	جود سے وہ ہاتھ نکھینچے کبھی
نیکی کی جب دھوم گئی کو بکو	در کو نہ پھر کر سکیگا بند تو

جب دیکھا مینے کہ پند اثر نہین کرتا اور دم گرم اپنا لوہے سرد مین کارگر نہین ہوتا نصیحت چھوڑ دی اور مصاحبت ترک کی گوشہ عافیت پکڑا اور حکیمونکے قول پر عمل کیا کہ کہہ گئے مین پہنچا اس چیز کو کہ تجپر واجب ہے پس اگر لوگ نہ قبول کرین تو تجپر کچھ گناہ نہین

نظم

اگرچہ علم ہو سننے کا پر نہین کچھ کہہ	جہان تلک کہ تجھے یاد ہین نصیحت پند
شتاب دیکھے گا اُس بیحیا و مسرف کو	ذلیل بیڑیان پانُو مین قید خانے مین بند

ملیگا ہاتھہ پھر افسوس سے وہ یون کہکر | کہ مین نے کیون نہ سنا دلسے پند دانشمند

بعد ایک مدت کے احوال اسکا موافق اپنے اندیشے کے مین نے دیکھا یعنے گدڑی سیتا تھا اور ٹکڑے جمع کرتا تھا دل میرا اُسکے حال تباہ پر بھر آیا اور مین نے اس حالت مین فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنا اور نمک چھڑکنا مروت سے بعید جانا تب اپنے دل سے کہا

مثنوی

نشئے مین یار سفلہ بے پروا | تنگدستی کا دن نہ تک سوچا
پیڑ پت جھڑ جو ہو بہاران مین | رہے سے بے برگ پھر رہتا نہین

چھٹی حکایت

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک معلم کے حوالے کیا اور فرمایا کہ تربیت اسکو ایسی کر کہ جیسے اپنے فرزند کو کرتے ہین بیچارے نے ایک برس کامل اس امر مین سعی کی پر کچھ اُسے نہ آیا اور مبتدی کا مبتدی رہا اسکے بیٹے فضل و بلاغت مین منتہی ہوگئے ملک نے فقیہ سے مواخذہ کیا اور غصے سے فرمایا کہ خلاف وعدہ کیا تونے اور شرط وفا کی بجا نہ لایا عرض کی اسنے ای شہریار تربیت یکسان ہے لیکن استعداد ایک سی نہین

قطعہ

پتھر سے ہی نکالین مین گو نقرہ و طلا | لیکن ہر ایک سنگ سے نکلے نہ سیم و زر
بو دار کر سکے نہ ہر ایک چرم سخت کو | گرچہ سہیل چمکے ہے سارے جہان پر

ساتوین حکایت

مین نے سنا ہے کہ ایک پیر اپنے مرید سے کہتا تھا کہ جسقدر خاطر آدمی زاد کی متعلق روزی کے ہے اگر روزی دینے والے سے ہوتی تو فرشتون کے مکان سے بھی پر جاتا

نظم

تجھے بھولا نہ اسدم ایزد پاک ۔ کہ تھا تو نطفۂ بے حس و بدہوش
تجھے طبع روان و فہم بخشے ۔ پھر اُسکے بعد حس و نطق اور ہوش
ہتھیلی پر بنائین انگلیان پانچ ۔ گئے باز و مرکب تیرے بادوش
ذرا تو سوچ ای کم عقل اب وہ ۔ کریگا تیری روزی کو فراموش

آٹھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ اپنے بیٹے سے کہتا تھا ای بیٹا قیامت کے دن مقرر پوچھینگے تجھہ سے کہ عمل تیرا کیا ہی یہہ کہینگے کہ باپ تیرا کون ہی غرض اُسکے جواب کی فکر ابھی سے ضرور ہی اور تساہل اس امر مین دانائی سے دور

قطعہ

کعبے کے جامے کو جو چومے ہی ہر کہ و مہ ۔ ریشم کی کرم سے وہ کب یہہ ہوا ہی نامی
صحبت مین ایک بزرگ کی کتنے دنوں رہی تھا ۔ مانند اسکی وہ بھی جگہین ہوا گرامی

نوین حکایت

حکیمون کی کتابون مین لکھا ہی بچھون کی پیدایش اور حیوانون کی طرح مقرر نہین بلکہ وہ جتنے روز دار حملیا کہ انکی ماؤنکے پیٹھہ مین ہین انکو کھاتے ہین اور انکی پیٹ کو پھاڑ کر باہر آتے ہین اور جنگل کو چلے جاتے ہین چنانچہ پوست لٹکے کے ٹکڑے کہ بچھون کے گھر مین دیکھے جاتے ہین اسکا یہی سبب ہی اس نکتے کو ایک بزرگ کے حضور جو بیان کیا مین نے فرمایا اُسنے کہ میرا دل اُسکے صدق پر گواہی دیتا ہی سوا اسکے اور کچھہ نہو گا جبکہ چھٹپنے مین ماباپ کے ساتھہ یہہ سلوک کیا ہی تبھی بڑے ہو کر ایسے مقبول اور محبوب ہوئے ہین

قطعہ

باپ نے بیٹے کو وصیت کی	کای جوان مرد یاد رکھہ یہہ پند
اصل سے اپنی کی نہ جسنے وفا	وہ نہوگا عزیز و دولت مند

بچھو سے کو پوچھا کہ تو جاڑے مین کیون نہین نکلتا تو کہا گرمیون مین میری کیا عزت ہوتی ہے جو جاڑے مین نکلون

دسوین حکایت

ایک فقیر کی جورو پیٹ سے تھی جب نو مہینے گذرے فقیر نے کہا کہ تمام عمر میرا اولاد نہین ہوی اگر خالق مجھے بیٹا عطا کرے تو سوا اس خرقے کے جو پہنے ہون جتنی میری ملک ہے درویشونکو بخش دونگا اتفاقاً اسکی جورو بیٹا جنی نہایت اُسنے شادی کی اور درویشون کے آگے یارونکے بموجب عہد کے بچھا دیا اور جو کچھہ کہ اپنے پاس مال و متاع رکھتا تھا اُسکا کھانا پکاکر کھلا دیا بعد کئی برس کے مین جو سفر شام سے پھر آیا جس محلے مین وہ فقیر رہتا تھا گیا اور احوال اُسکا پوچھا لوگون نے کہا کہ مدت ہوئی وہ کوتوال کے یہان قید ہے پھر مین نے پوچھا کہ باعث اُسکا کیا ہے انہون نے کہا کہ اُسکے بیٹے نے شراب پی لڑا اور کسی کا خون کر کر شہر سے بھاگ گیا اسواسطے وہ قید مین گرفتار ہوا تب مین نے کہا کہ اس بلا کو اُسنے آپ خدا سے عز و جل سے چاہا تھا

قطعہ

مین جتنی عورتین ای مرد صاحب دانش	جنین اگرچہ ولادت کے وقت گزدم و مار
کہین بہہ خوب ہے اہل شعور کے نزدیک	اس امر سے کہ جنین کو دکان ناہموار

گیارہوین حکایت

لڑکائی مین بالغ ہونے کی علامت کو ایک بزرگ سے پوچھا مین نے کہا اسنے تین نشان

کتابون مین لکھے ہین ایک پندرہ برس کی عمر دوسرے تحلم ہونا تیسرے موے زہار کا نکلنا
لاکن حقیقت مین ایک نشانی ہے یعنے اپنے حظ نفس کی بند سے پہلے رضاے الہی مین ہونا پس جسمین
یہہ صفت ہو وہ نہین صاحب تحقیق اسکو بالغون مین نہین گنتے

قطعہ

چالیس دن اور رات رہتا ہے جو تھا	یک آب کا قطرہ ہوا انسان کی صورت
چالیس برس کے ہو نہو عقل و ادب گر	ہرگز نہ اُسے جانیو انسان بحقیقت

نظم

خلاق و جوانمردی ہی بس ہے بشریت	اس جسم مرکب کو نہ انسان فقط جان
ہے جسمین ہنر شخص وہی ہے وگرنہ	ہر رنگ کی تصویرون سے بھر سکتے ہین ایوان
فضل و ہنر احسان و کرم سے جو ہو خالی	تو آدمی اور صورت دیوار ہے یکسان
دنیا کے تئین قابو مین لانا یہہ ہنر ہے	جاوے تو اُس فاحشہ کی طرف نکر دہیان
لے لے کسی بیگانے کا دل ہاتھ مین اپنے	بس فضل و ہنر ہے یہی جی سے یہ تو ٹھان

بارہوین حکایت

وہ حاجی جو پیادے تھے ایک برس انہین لڑائی ہوئی تھی اور یہہ عاصی بھی اُس سفر مین پیادہ
تھا غرض ہم ایک دوسرے کے تئین منصف سمجھ کر آپسمین دست و گریبان ہوے اور نہایت دل
کھولکر لڑے ایک کجاوہ نشین اپنے مثل سے کہتا تھا العزیز عجائب تعجب ہے کہ ہاتھی دانت کے
پیادے شطرنج کے جس صفحے سے جو گذرے وزیر ہوئے یعنے ایک مرتبہ بلند کو پہنچے اور حاجیون کے پیادے
وسعت صحرائے کو طی کر گئے اور جیسے تھے اُس سے بھی بدتر ہوے

قطعہ

کہہ میری طرف سے یہہ حاجی موذی کو تئین	پوستین خلق کی جو تو کترے کرے ہے جفا

حاجی ہر گز نہیں تو اونٹ ہی ہو بیچارہ • کلنتے چابُے ہی سدا بوجھ کو ہی لیجاتا

تیرہوین حکایت

ایک ہندو نفط اندازی سیکھتا تھا کسی حکیم نے کہا کہ گھر تیرا چھپر کا ہی تک اپنے دلمین سوچ کہتا مان اور اسکو ہنسی کھیل نہ جان

بیت

بات پیہودہ کو ہرگز نہ زبان پر تولا • دے جواب اسکا نہ ہرگز تو جسے جانے برا

چودہوین حکایت

ایک شخص کی آنکھین دکھنے آئین ایک سالوتری کے پاس گیا کہ میری دوا کر اُسنے جو دار و کہ چارپاؤنکی آنکھونکے واسطے مخصوص ہی اُسکی آنکھونمین لگادی فی الفور اندھا ہو گیا قضیہ حاکم کے پاس لے گئے اُسنے فرمایا کہ سالوتری پر کچھ تاوان نہیں اگر یہہ گدھا نہوتا تو اُسکے پاس نجاتا مقصود اس بات سے یہہ ہی کہ جو شخص کسی ناآزمودہ کار سے ایک کار عمدہ چاہے نادم ہوتا ہی اور عقلمندونکے آگے احمق

قطعہ

شعورمند وہی جسکی عقل ہی روشن • کسی سفیہ کو ہرگز نہ سونپے کام بڑا
جہان حریر کو بنتے ہین وہان نہ لیجاوے • اُسے جو بوریا بنتا ہی گرچہ ہو یکتا

پندرہوین حکایت

کسی بزرگ کے ایک فرزند سعادتمند تھا قضائے الٰہی سے وہ مرگیا پوچھا اُس سے کہ اُسکی لوح مزار پر کیا نقش کرین ہم کہا اُسنے کہ آیات قرآن مجید کی عصمت و عزت و مرتبہ ہی ایسی جگہہ کھودنا اُنکا لائق نہین کہ بعد ایک مدت کے جو حرف گھس جائین تو خلق ملنا

پاؤن رکھے اور کتے پیشاب کرین اگر یہہ امر ضرور ہی تو یہہ بہتین کہ وہ کہ کافی ہیں **قطعہ**

داہ واشاد کیا مین ہوتا تھا
دیکھہ سبزے کتین چمن مین اُگا
ائیو وقت بہار ادہر اید وست
دیکھے جو خاک پر میری سبزا

سولوین حکایت

ایک پرہیزگار کسی دولتمند کیطرف سے گذرا اور دیکھا اُسے کہ ایک غلام کہ تھہ پاؤن کھینچ باندھین ہین اور ستم کر رہا ہی متقی نے کہا ایعزیز خدای عزوجل نے ایک مخلوق مانند تیرا محکوم تیرے حکم کا کیا ہی اور تجکو اُسپر فضیلت دی ہی نعمت حق کا شکر بجالا اور اتنی جفا اُسپر مت کر ایسا نہو کہ فردای قیامت یہہ بندہ تجسے بہتر ہو اور تو شرمندگی کھینچے **مثنوی**

غصے نہو غلام پہ اپنے تو بیشتر
آزار اسکے دلکو ندے بس جفا نہ کر
تو نے تو دس درم کتئین مول ہی لیا
پیدا تو اُسکو آپ بقدرت نہیں کیا
کبتک یہہ حکم خشم درا دلمین ڈھیانکر
صاحب ترا ہی تجسے نہایت بزرگتر
ای صاحب غلام وکنیزان وبندہ ہا
آقا کو اپنے تو بھی نہ یون ڈھیان سے بھلا

حدیث مین ہی کہ بہت بڑی حسرت قیامت کے دن یہہ ہی کہ غلام صالح کو بہشت مین لیجائین اور خداوند فاسق کو دوزخ مین **قطعہ**

جو کہ تیرا مطیع ہوا اُس کو
اتنی ایذا نہ دے کہ جان حقیر
کہ بہت ہی قبیح حشر کے دن
بندہ آزاد اور خواجہ اسیر

سترھوین حکایت

ایک برس شامیونکے ساتھ بلخ سے مین نے سفر کیا تھا اور راہ راہزنونکے باعث خطرناک تھی ایک جوان تیرانداز نگہبانی کے واسطے ہمارے ساتھ ہوا پھکیت کمان کش سپاہی زورآور کہ دس مرد قوی اسکی کمان کا چلا نچڑا سکتے اور پہلوان روے زمین کے کشتی مین پیٹھہ اسکی زمین سے نہ لگا سکتے لیکن ناز و نعمت سے پلا تھا جہان دیدہ و کارآزمودہ و سیاح نتھا بہادرونکی نقارے کی آواز نہ کبھو سنی تھی تیغ سوارونکی تلوارونکی چمک دیکھی تھی **بیت**

ہوا تھا نہ وہ دشمنون کا اسیر		نہ برسا تھا گرد اُسکے باران تیر

مین اور وہ جوان آگے پیچھے دوڑتے تھے جسوقت دیوار قدیم لگے آتی وہ زور بازو سے گرا دیتا اور جسکو دیکھا درخت عظیم کو دیکھتا سر پنجہ سے اُکھاڑ لیتا اور گھمنڈ سے یہہ بیت پڑھتا

کہان ہاتھی کہان مردونکا		زور بازو دیکھے تک
زور بازو دیکھے تک مردونکا ہاتھی کہان		ہے کدھر کو شیر دیکھے پنجہ زورآوران

ہم اس حالت مین تھے کہ دو ہندو ایک پتھر کے پیچھے سے نکلے اور قصد لڑنے کا انہون نے ہمسے کیا ایک کے ہاتھہ مین لکڑی تھی اور دوسرے کے بغل مین ڈھیلے کوتنے کی موگری جوان کو کہا مین نے کہ کیا کھڑا ہے

بیت

جو کچھہ کہ تجھمین ہے سو کر گذر زمردی زور		کہ اپنے پاون سے آیا ہے عدو سوے گور

اتنے مین کیا دیکھتا ہون کہ جوان کانپنے لگا اور تیر و کمان ہاتھہ سے گر پڑے **بیت**

یہہ نہین لازم کرے جو مو شکافی تیر سے		لڑنے والونکے بھی روز حملہ وہ قایم رہے

آخر کو اسباب ہتھیار کپڑے حوالے کر دئے اور اپنی جانین بچا کر گئے **نظم**

جو ہو وے کام تیرا کارآزمودہ کو بھیج		کہ کیو شیر قوی پنجہ کو وہ زیر کمند

جوان کیساہی شہ زور فیل پیکر ہو	پہ توڑے خوف سے جنگ عدو دین حق دینؔد
لڑا ہے جو وہ لڑائی کو جانے ہے ایسا	کہ جیسے مسئلہ شرع کو کوئی دانشمند

اٹھارہوین حکایت

ایک بڑے آدمی کے بیٹے کو دیکھا مین نے کہ اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہے اور ایک فقیرزادے سے بحث کر رہا ہے کہ میرے باپ کی گور کا صندوق سنگین اور لوح کندہ رنگین اور فرش اُسکا سنگ مرمر کا اینٹین اُسمین فیروزے کی ہین اور قبر تیرے باپ کی کیا ہے یہی کہ دو اینٹین جمع رکھکر ایک مٹھی بھر خاک اوپر ڈالدی ہے درویش کے بیٹے نے سنکر کہا چپ کہ ہنوز باپ تیرا نیچے سنگ گران کے ہلا بھی نہو گا کہ باپ میرا بہشت مین پہنچا ۔ بیت

نظم

جس گدھے پر بوجھ کم لادین انام	ہو وے آسودہ بہت وقت خرام
بوجھ فاقے کے ستم کا جو اٹھاوے گا فقیر	مرگ کے وقت سبکسار نہایت ہوگا وہ
نعمت وراحت وآرام مین جو کوئی جیا	شک نہین اُسکو ہی دشوار بہت مرنا ہو
ہووے جس حالمین چھوٹا ہو قیدی جگمین	بہتر اس عمدہ سے ہوگا کہین ہو قیدی جو

انیسوین حکایت

ایک بزرگ سے معنی اس حدیث کے پوچھے مین نے کہ ترجمہ لفظی اسکا یہ ہے دشمن ترین دشمنونکا تیرا نفس ہے تیرے پہلو مین ہے فرمایا اُسنے باعث اسکا یہ ہے کہ جس دشمن پر احسان تو کریگا تیرا دوست ہو جاویگا مگر نفس کو جسقدر اُسسے مدارا اور رعایت زیادہ کریگا اُسکا خلاف زیادہ کریگا ۔ قطعہ

فرشتہ خو کرے ہے آدمی کو کم کھانا	جو کھاتا مثل بہایم گرے ہے لسان جماد

مراد جسکی تو برلائے ہو تیرا وہ مطیع	سوائے نفس کہ حاکم ہو پلے گروہ مراد

بیسوین حکایت

ایک شخص کو درویشونکی صورت کے موافق اور انکی سیرت کے مخالف کسی مجلس مین بیٹھا دیکھا کہ بدیان کر رہا ہی اور دفتر شکایت کے کھولکر ہجو تونگرونکی شروع کی ہی اور سخن کو یہان تک پہنچایا ہی کہ فقیرونکا دست قدرت بند تھا اور تونگرونکا پاے ارادت ٹوٹا **بیت**

اہل کرم کے ہاتھ مین دام و درم نہین	دولت ہی جنکے پاس انھو مین کرم نہین

مین کہ پالا ہوا بزرگونکی نعمت کا ہون یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہا مین نے ای یار تونگر آمدنی حاصل ہین مسکینونکے اور ذخیرے ہین گوشہ نشینونکے مقصد ہین زایرونکے اور پناہ ہین مسافرونکے براے راحت مردمان اٹھاتے ہین بار گران کھانے مین ہاتھ اوسوقت ڈالین کہ متعلق اور زیردست کھاوین اور انکے جود کرم کا فضلہ فقیر و پیر اقربا اور ہمسایے کو پہنچا ہی **نظم**

تونگرونکو ہی نیت وقف و نذر و مہمانی	زکواۃ فطر کی ہر سال و ہدی و قربانی
اور انکا کام ہی آزاد کرنا بندونکا	جو انپہ طعن کرے اوسکی ہی یہی نادانی
تو انکے رتبہ دولت کتین کہان پہنچا	انہو سے ہوتی ہی جگمین سدا زرافشانی
تیری ہی پونجی دو رکعت سو تیری خاطر کو	انہو کے وقت بھی لاحق ہی ہے پریشانی

قدرت جود کی اور قوت سجود کی دولتمندونکو بہتر میسر ہوتی ہی کہ مال پاکیزہ و جامہ پاک و دل فارغ و پاس آبرو رکھتے ہین اور قوت طاعت کی لقمۂ لطیف مین ہی اور صحت عبادت کی لباس ظاہر مین ہی کہ معدہ خالی مین کیا قوت ہو اور دست تہی

قطعہ ہاتھ سے کیا خیر دھوکے ہوسکے اور کیا سیر ہوسکے شکستہ یا سخاوت کیا ہین

جس لشکر کی وجہ قوت صلح کی ظاہر ہو	ہے پراگندہ جو سراسر اُنکو سو وہی دائم
تاکہ جاتا رہو نہین فراغت قوت سے ہوسکو	اسلئے اکتفا کرتی ہی آذوقہ مین گرسون

فراغت فاقے سے نہین ملتی اور جمعیت پریشانی کے ساتھہ جمع نہین ہوتی کسی نے تکبیر احرام نماز عشا کی کہی ہے کوئی منتظر طعام شب کا ہے غرض ہرگز یہہ اسکے مشابہ نہین رباعی

دل سے مشغول ہین بذکر خدا	جتنے ہین صاحبان رزق سدا
بھٹکے ہے دل ادھر ادھر اُنکا	روزی جنکی ہے جگہین ڈانوادول

عبادت انکی مقام قبول سے نزدیکتر ہے کہ خاطر جمع اور حضور قلب رکھتے ہین نہ پریشان خاطر کہ اسباب معیشت کے درست کرلے اور اوراد و وظایف مین مشغول ہون پناہ مانگتا ہون بخدا ایسے فقر سے کہ جو بدحال کرتا ہی اور ایسے ہمسایگی سے کہ جسنے دوست نہین کی حدیث مین بھی آیا ہی کہ فقر و سیاہی دونون جہانکی ہی درویش نے بعرضت اُنکو آرام نہو جبتک کہ اُسکے فقر کا انجام نہو یہہ سنکر کہا اسنے کہ نہین سنا ہے تو نے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ فقر فخری میرا اتنے بولا مین چپ ہوا کہ مراد سید عالم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی فقر سے مردمیدان رضا کے ہین اور راضی تیر قضا کے نہ ایسے خرقہ صلحا کا نہین جو زر فقیر کے لقمہ روزینہ کو بیچین رباعی

خالی ہے یہ الگ لخت باطن تیرا	ای طبل سے تیری گو آواز اونچی ہے صدا
بن توشے کے تدبیر کریگا تو کیا رباعی	ہمسے بھی تو کہہ کوچ وقت ای غافل

تسبیح لپیٹ مت تو ہاتھہ اپنے پر	حق مین نہین یہہ امر تیرے کچھہ بہتر
ہی ہمت و مردی جو تجھے انگلی ذرا	منہہ پھیر خلائق سے طمع کچھہ مت کر

اونہین ہو سکتا الغرض نعمت کے ننگے کا پہننا یا بدون وسعت قید ہونیکی ہاتھ مین سبحہ ہونا ہمجنس ہاتھ اہل دولت کو کب پہنچین اور ہاتھہ لینے والے اکا دینے والے کے ہاتھہ سے مشابہہ کب ہووے خدا ایتعالی محکم قرآن مین یعنے وہ آیہ کہ جسکے معنے صریح ہین اور احتمال دوسرا نہین رکھتے نعمت اہل بہشت سے خبر دیتا ہی معانی اسکے یہہ ہین یہہ وہ مین کہ انکے واسطے ہی روزی معین تا نیکو جو کوئی مشغول خرچ درزمرہ ہی دولت پا رسائی سے محروم ہی اور ملک نعمت کا تابع رزق معلوم ہی

بیت

خواب مین پیاسون کتین آوے نظر	آب کا چشمہ یہہ عالم سر بسر

جہان کہین کسی سختی کھینچے ہوئے کو اور تباہی کے مارے کو دیکھیگا تو کہ وہ آب کو بسبب حرص کے خوفناک کامونمین مشغول کرتا ہی اور اسکے جتنے متعلقات اور لازم ہین انسے پرہیز نہین کرتا اور عذاب آخرت سے نہین ڈرتا حلال و حرام کو نہین پہچانتا

قطعہ

ڈھیلا کہین سے کتے کے سر پر جو آپڑے	اچھلے وہ اس خوشی سے کہ یہہ استخوان ہی
دو آدمی جو کاندھے پہ رکھہ لیوین نعش کو	مالکس کتین گمان یہہ ہووے کہ خوان ہی

لیکن صاحب دولت چشم عنایت الہی سے بسبب حلال کے حرام سے محفوظ ہی یہہ سمجہ کہ مین تقریر اس سخن کی نہین کرتا اور دلیل نہین لاتا تجھی سے انصاف کی توقع رکھتا ہون کہ ہرگز نہ دیکھا ہوگا تو نے ہاتھہ کسی دغاباز کا شانون سے بندھا اور کسی مفلس کو قید خانہ مین یا پردہ

پھنسایا پردۂ عصمت کسی [illegible] کا پھٹا یا کسی کا ہاتھ پہنچنے سے کتا مگر بہ سبب درویشی
اور مفلسی کے کہ شیر مرد ضرورت اور محتاجی کے برے مارے گھر و زمین کو بیچ اور سیدھین دیے
مین اور تخنے چھد اکر پاؤن بندھوا لیے نہین ہوسکتا ہی درویش نفس امارہ و غلبے اگر عورت
سے بچنے کی طاقت اپنے مین نپاوے تو گناہ مین مبتلا ہووے کہ بطن اور فرج توام ہین یعنے
ایک پیٹ کے دو فرزند جب تلک ایک بھرا ہی دوسرا برپا ہی سنا ہی مین نے کہ ایک فقیر
کو غلام کی علت کے سبب پکڑا باوجود اسکے کہ شرمساری کھینچ لے سے پر سنگساری کی
سزا پائی تب بولا ای مسلمانو زر نہین رکھتا کہ جورو کرون اور طاقت نہین رکھتا کہ صبر کرون
ناچار ہون کیا کرون اور عضای تناسل کا کاٹنا اسلام مین درست نہین غرض سارے
اسباب تسکین اور جمعیت باطنی کے جو اہل دولت رکھتے ہین انہین سے ایک یہ ہی کہ ہر ایک
رات ایک محبوبہ خوب سے ہم آغوش رہتے ہین اور ہر روز جوانی کو تازہ کرتے ہین اس
محبوبہ کہ صبح روشن کے سینے پر اسکے گورے رنگ سے داغ پڑ گیا ہی اور اسکی قامت سے شرمندہ
ہوکر سرو خیابان خاک مین گر گیا ہی

بیت

پنجے کتین عزیزون کے خونمین ڈبو دیا		غنابی اپنی انگلیونکی پوریون کیا

ممکن نہین ہی تو ہوے ایسی حسین کے گرد بے کامون کے پھرین یا ادھر ادھر کا دھیان اپنے
دلبر دھرین

بیت

تاراج و محو حور کا جو دل کہ ہی ہوا		کرتا ہی کب بتون پہ وہ یغما کے التفات

جس شخص کے ہون دو برد حرمان تر خواہش کے وقت بہتر نہ مار کھولکر خوشہ انگور سے

اغلب ہی کہ مفلس اپنے دامن عصمت و طہارت کو نجاست گناہ سے بھر دیوے اور مانند
بھوکھے کتے کی روٹی جسکی ملے ہے لیجاوے **بیت**

کب پوچھتا ہی گوشت جو کتے کو مل گیا | دجال کا یہہ خر ہی کہ صالح کا ہی شتر

کیسی کیسی پردہ نشین بہ سبب درویشی کے فساد مین پڑی ہین اور آبروے گرامی اپنی انھون نے
بدنامی کی باد سے برباد دی ہی **بیت**

جب ہووے بھوکھ قوت پرہیز کب رہے | افلاس باگ کھینچ لے تقوے کے ہاتھ سے

جس وقت کہ مین نے یہہ سخن کہا درویش کے ہاتھ سے باگ طاقت کی چھٹ گئی تیغ زبان
کی اسنے کھینچ لی اور گھوڑا فصاحت کا بیحیائی کے میدان مین کدا کر مجھپر دوڑایا اور کہا اتنا
مبالغہ انکی تعریف مین کیا تو نے اور پریشان باتین کہین کہ وہم تصور کرتا ہی کہ یہہ وہ فاقے
کے زہر کو تریاق ہی اور روزی کے خزانے کی کنجی لیکن فی الحقیقت یہہ مجمع تکبر اور غرور کا مشغول
مال و نعمت دے مبتلا جاہ و دولت ہی بات نہیں کہتے یہہ مگر بہ جہالت اور دیکھتے نہیں الا کراہت
عالمونکو گدا جانتے ہین اور فقیرونکو بے سروپا غرور مال کے سبب اور عزت و جاہ کے باعث
بہتر سب سے بیٹھتے ہین اور اپنے تئین بہتر سب سے جانتے ہین یہہ خیال نہین رکھتے کہ کسی سے
سازش کرین بیخبر ہین حکیمون کے قول سے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی عبادت مین اورون سے
کمتر ہی اور دولت مین زیادہ بصورت امیر ہی اور بمعنی فقیر **بیت**

زر سے جو بے ہنر کو حکیمون پہ فخر ہو | گو گاؤ عنبری ہی پہ تو جان کون خر

کہا مین نے کہ مذمت انکی مت کر کہ اہل کرم ہین بولا وہ غلط کہتا ہی بندہ درم کیا فایدہ

اگر ابر بہار ہین کہ کسی پر نہین برستے مانا کہ آفتاب ہین پر کسیکو منور نہین کرتے
گو وسعت و قدرت کے مرکب پر سوار ہین لیکن اُسے نہین دوڑاتے اور ایک قدم بھی واسطے
خدا کے راہ حق مین نہین رکھتے بے منت اذیت ایک درم نہین دیتے مال کو محنت و مشقت سے
جمع کرتے ہین اور حسرت کے باعث دھر رکھتے ہین آخر کار چھوڑ جاتے ہین حکیمون نے کہا ہے
مال بخیل کا خاک سے اُس وقت نکلتا ہے کہ وہ خاک مین جاتا ہے × **بیت**

کوئی حصول کرے جد جہد سے دولت	ایک اور آنکے لیجاے اسکو بے زحمت

مین نے کہا دولتمندون کے بخل سے آگاہ نہین ہوا تو مگر بسبب گدائی کے ورنہ جو کوئی کہ جمع
نہین رکھتا سخی اور بخیل کو یکسان ہے جانتا کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کیسا ہے اور محتاج جانتا ہے
کہ بخیل کون ہے بولا وہ کہ اس بات کو تجربے سے کہتا ہون کہ جو بداردوا زیر رکھتے ہین وہ مردم
درشت خو اور خشک جو متعین کرتے ہین کہ عزیزونکو آنے نہ دین اور جب صاحب تمیزونکو روکین اور
کہین کہ گھر مین کوئی نہین **بیت**

گر نہووے صاحب تدبیر و عاقل ہوشیار	کوئی گھر مین ہے نہین کہتا ہے سچ یہہ پردہ دار

کہا مین کہ باعث اس حرکت کا یہہ ہے کہ اہل توقع کے ہاتھ سے اور محتاجونکی عرضیون سے
تنگ آئے ہین اگر جنگل کی ریت دُر ہو تو بھی عقل کے نزدیک محال ہے کہ آنکھ گدا کی پر ہو **بیت**

نعمتون سے طالب دنیا کی آنکھ	پر نہووے جیسے شبنم سے کنوا

حاتم طائی صحرا نشین تھا اگر شہر مین ہوتا تو گداؤن کے ہاتھون سے عاجز و بیچارہ ہو جاتا
اور اسکے بدن کا جامہ پارہ پارہ پھر بولا وہ کہ رحم کرتا ہون مین انکے حال پر کہا مین نے غلط

حسرت و حسد ہی تجکو انکے مال پر غرض ہم اس جواب و سوال کے الجھیڑے مین پھنسے ہوئے تھے جب
وہ سخن کا پیادہ چلاتا مین اسے بند کر دیتا جسگھڑی وہ دلیلونکی رستہہ سے میر بادشاہ کلام کو
دیتا مین فرزین حجت سے بچا لیتا یہانتک کہ کیسہ ہمت کا اُسنے ہارا اور حجت کے تیرونکا ترکش ڈالدیا

قطعہ

ڈھال کو مت پھینک تو از جملۂ مرد فصیح	کچھہ نہین ہی پاس اسکے جز دروغ و ادعا
سیکھہ دین معرفت ای پارسا سجع گو	در یہی رکھتا ہی جیسے قلعہ خالی ہی پرا

آخرکار دلیل اُسکے پاس نہ رہی تب ذلیل اُسے کیا پھر اُسنے ہاتھہ ظلم کا پھیلا دیا اور بیہودہ بیہودہ
بکنا شروع کیا جاہلون کا طریقہ یہی ہی کہ جب دلیل سے عاجز ہوتے ہین لڑنے لگتے ہین چنانچہ
آذر بت تراش جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حجت مین برنہ آیا لڑنے کو اُٹھہ کھڑا ہوا اور چند
کلمے ناشایستہ کہے کہ قرآن اُن سے ناطق ہی اور حاصل اُنکا یہہ ہی اگر تو باز نہ آویگا دشمنی سے
میرے خداؤنکی یا مذمت سے اُنکی ہین تجھے گالیان دونگا یا سنگسار کرونگا غرض جب گالیان
اُسنے دین مین نے بھی دین آخر اُسنے میرا گریبان پکڑ کے اُڑایا اور مین نے اسکی ٹھوڑی کو پاش
پاش کیا

قطعہ

پکڑے ہوئے مین گر دل اسکی ہاتھہ مین اسکے جیب میرا	خلق تلو پیچھے ہمارے لوگ ہزارون خندہ زنان
گفت و شنید سے ہم دونونکی ہو متعجب آخر کو	دابنے لاگا انگلی اپنے دانتونمین ہر پیر و جوان

ندان اسکے فیصلے کے واسطے قاضی کے پاس گئے اور اسکے حکم کی طاعت قبول کی کہ وہ
حاکم مسلمانون کا ہی جو مصلحت کہ دیکھے اور درمیان درویشون اور تونگرون کے فرق کرنیکو
جسطرحسے کہ فرماوے وہی حق ہی جب اُسنے ہماری صورت دیکھی اور کلام ہمارا سنا فکر کے گریبان

میں سر کو ڈالا اور بہت تامل کے بعد اٹھا کر یہہ فرمایا ای شخص کہ تونگروں کی تو نے ثنا کی اور
مذمت درویشوں کی وار رکھی جہاں تو جہاں گل ہے وہاں خار ہے نہ گنج میں مار ہے نہ شراب
بیخمار جس جگہہ گوہر علی ہے وہیں گہریال آدمیوں کا کھانے والا ہے گزندگی اجل کی دنیا کے
عیش کی لذت کے پیچھے ہے اور دیو صعوبت بہشت کی نعمت کے آگے

ع

کیا کرے جور عدو گر نہ سہے طالب دوست	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی ہیں بہم

نہیں دیکھتا ہے تو کہ باغمیں ادھر بید مشک ہے ادھر چوب خشک ایسے ہی تونگروں میں
شاکر ہیں اور کافر درویشوں کے بھی حلقے میں اسیطرح حریص ہیں اور صابر

بیت

ہووے جو دنیا میں ہر ایک قطرہ اولے کا گہر	کوترے کی طرح سب بازار جاوے بھر

مقربان الہی امیر فقیر سیرت اور فقیر امیر ہمت ہیں بزرگ دولتمند وہی ہے کہ غم فقیروں کا کھاوے
اور فقیروں میں بہتر وہ ہے کہ طالع مندوں کے دروازے پر بیٹھہ نہ جاوے جو شخص کہ توکل کرے خدا
پر تو اسکو وہی بس ہے بعد اسکے فقیر کو غصے سے کہنے لگا ای لہ کہا تو نے کہ تونگر برے کاموں میں
مشغول ہیں اور لہو ولعب میں مصروف البتہ کتنے شخص انمیں سے کم ہمت اور منکر نعمت ہیں
لیتے ہیں اور رکھتے ہیں کھاتے ہیں اور کسیکو نہیں دیتے بالفرض اگر مینہہ نہ برسے یا جہان میں
طوفان اٹھے پر اپنی حشمت کے اعتماد سے فقیر کی محنت کی طرف دھیان نہیں کرتے اور خدا سے
نہیں ڈرتے اور کہتے ہیں

بیت

پروا نہیں جو نیستی سے کوئی جل مرے	زردار ہوں میں بط کو بھی طوفان سے کیا خطر ہے
ناقوں پہ جو کہ عورتیں ہودوں میں ہیں سوار	کب ملتفت ہوں اسپہ جو ہے ریت میں پھنسا ہے

لمبینے اپنی کملی کھینچ کر جو لے گئے باہر		تو کہتے ہین کہ غم کسکو ہی گو سب خلق جاوے مر

انکے اوصاف یہی ہین کہ مین نے بیان کیئے اور بعضے انمین سے ایسے ہین کہ دسترخوان نعمت کا انھون نے آگے محتاجون کے بچھایا ہی اور اپنے کرم کا اشتہار ملک بملک پھیلوایا ہی کہ تشویش دیکھنے سے پریشانی فقیرون متواضع ہوتے ہین اور محتاجون کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتے ہین طالب نام و مغفرت ہین اور صاحب دنیا و آخرت چنانچہ بندگان حضرت بادشاہ دایم بحفظ اللہ دشمنون پر منصور و مظفر مالک کہتر و مہتر حامی الفقرا صاحب انصاف وارث ملک سلیمان عادل شاہان زمان مظفر الدین ابوبکر سعد ہمیشہ رکھے اللہ تعالے ایام دولت اسکے اور بلند کرے نشان نصرت اسکے

رباعی

کوئی پدر نہ کرے یہہ کسی پسر پہ کرم		کیا جو تو نے ہی دنیا مین بر بنی آدم
جو چاہا حق نے کہ بخشش کرے خلایق پر		تو اپنے لطف سے تجکو کیا شہ عالم

قاضی نے جب سخن کو یہانتک پہنچا دیا اور ہماری حد قیاس سے ہمارے اسپ کو پرے لگیا تب موافق حکم قضا کے راضی ہوے جو کچھ ماضی سے درگذرا اور معذرت کی باتین باہم کرکے راہ مدارا کو اختیار کیا ایک نے سر دوسرے کے پاؤن پر رکھہ دیا اور سر و رو ایک کا ایک نے چوما غرض خاتمہ سخن کا اس قطعے پر ہوا

قطعہ

فقیر اب باز آ اس گردش دنیا کے شکوے سے		برا کم بخت ہو تو جو اس حالمین مر جاتا
جو تیرے دست و دل مین کامرانی ہی وصا دولت		کھلا اور کھا کہ تیرے ہاتھ آوے براہ دنیا

آٹھوان باب صحبت اور پند و حکمت کے آدابمین

حکمت

مال عمر کی آسایش کے واسطے ہی نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عقلمند سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہی اور بدبخت کون کہا اُسنے نیک بخت وہ ہی کہ جسنے کمایا اور کھلایا اور بدبخت وہ ہی کہ جو مر گیا اور چھوڑ گیا

بیت

نہ پڑھ نماز تو اسپر کہ جسنے کچھ نہ کیا | نہ کھایا اور طلب زر مین عمر کو کھویا

نصیحت

موسی علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر تو بھی محتاجوں پر جیسا کہ تجھہ پر احسان کیا ہی اللہ نے کچھ دھیان نہ کیا اُسنے اور کان اُسپر رکھا آخر سنا تونے کہ کیا دیکھا

قطعہ

دام و درم کو دور رکھا جسنے خیر سے | کچھ فایدہ نہ پائیگا وہ داغ غم سوا
گر چاہتا ہی نعمت دنیا سے انتفاع | کر خلق کو تو جیسے خدا نے تجھے دیا

غرض یہہ ہی کہ بخشش کر اور منت کسی پر مت دھر کہ اسکا فایدہ تجھے سے پہنچے

قطعہ

درخت کرم نے جہاں پکڑی جڑ | گئی اُسکی ہر شاخ افلاک پر
جو یہہ چاہتا ہی کہ پھل اُسنے کھائے | تو منت کا آرہ نہ تو اسپہ دھر

قطعہ

کر شکر حق کہ دی تجھے توفیق خیر کی | انعام و فضل سے نہ معطل کبھو رکھا
خدمت کا بادشاہ پہ احسان تو نہ رکھ | احسان اسکا مان جو خادم تجھے کیا

حکمت دو شخص ناحق محنت کھینچی اور کوشش بیفایدہ کی ایک وہ کہ جسنے مال جمع کیا اور نہ کھایا دوسرا وہ کہ جسنے علم سیکھا اور عمل نہ کیا

مثنوی

گو کہ پڑھ جاوے تو علوم جہان | نہ کرے گر عمل تو ہی نادان
نہ محقق ہووے نہ فقیہ اگر | تو کتابوں سے ہی لدا جون خر

لستے بے مغز کو کہان یہہ خبر ۔ ہین لدی لکریان کہ مین دفتر

حکمت علم برائے ترقی نعمت عقبی ہے نہ بجہت حصول دنیا **بیت**

جہانکے بیچ جس عالم نے اپنے علم کو بیچا ۔ کیا خرمن اکٹھا پر اُسے یکلخت ہی پھونکا

حکمت عالم بے تقوی مشعل رکھتا ہے پر ہے اندھا **بیت**

بے فایدہ عمر کو گنوایا ۔ کچھہ مول لیا نہ زر گنوایا

حکمت ملک عقلمندون سے خوبی پکڑتا ہے اور دین اسلام پرہیزگارون سے کمال عقلمند بادشاہونکے قرب کے محتاج جتنے ہین وے اُس سے زیادہ تر محتاج ہین انکی نصیحت کے **قطعہ**

دھیان سے سن اسکو تو اے بادشاہ ۔ پند کوئی دہر مین اس سا نہین

کام نہ دینا بجز اہل خرد ۔ گو کہ جو عاقل ہے وہ لیتا نہین

حکمت تین چیزین بغیر تین چیزون کے پایدار نہین ہوتین مال بے تجارت علم بے بحث ملک بے سیاست **حکمت** رحم بد دلونکے اوپر کرنا ستم ہے نیکون پر اور ظالمونکا عفو کرنا جور ہے مظلومون پر **بیت**

نوازیگا اگر بدذات کو اے صاحب دولت ۔ نظر نعمت پہ تیری وہ کریگا ہیا سکا ستر

حکمت بادشاہونکی دوستی پر اعتماد نکیجے اور لڑکونکی خوش آوازیکا اعتبار کہ وہ یک خیال کے باعث تبدیل پا جاتی ہے اور یہہ سبب جوانی کے تغیر **بیت**

ہزار دوستیون جسکے مت اپنے شدید ہو ۔ نہین تو دلیہ گوارا کر اسکی فرقت کو

حکمت اپنے بھید کو ہر آشنا دوست سے مت کہہ تجھے کیا معلوم ہے اچھا تا کسی وقت

دشمن ہوجا اور دشمن سے جو برائی کہ تو کرسکتا ہے مت کر اتفاقاً کسی وقت وہی دوست
ہوجاوے وہ بھید جسکو چاہتا ہے کہ چھپا رہے کسی معتمد سے مت کہہ کہ رازدار اپنے
راز کا کوئی تجھہ سے بہتر نہ ہوگا **قطعہ**

چپ ہی بھلی کہ راز کو اپنے کسی سے کہہ	کہتا یہہ تو کسی سے نکہیو اسے کبھو
ای مرد سوچ دلمین سر چشمہ بند کر	پانی بھرا تو بند ھہ سکیگی بھر اسکے جو **مثنوی**
خلوت مین بات کر یہہ تیرے حق مین ہے بھلا	پچتائیگا کہیگا جو ہر انجمن مین ہا
وہ سخن مت کہہ تو خلوت مین نہان	کہہ سکے جسکو نہ مجلس کے میان

حکمت دشمن ضعیف کہ اطاعت کرے اور دوستی چاہا وے مقصود اسکا کچھہ اور نہین
مگر یہہ دشمن قوی ہووے ای عزیز ہرگاہ دوستوں کی دوستی کا بھروسا نہین تو بیچاپلوسی پر
دشمن کی کیا اعتبار ہے **پند** جو کوئی دشمن کو چھوٹا کو حقیر اور ناچیز سمجھے مانند اُس شخص
کی ہے کہ تھوڑی سی آگ کو نہ بجھاوے اور یوں ہی چھوڑ دے **قطعہ**

گر قتل کر سکے ہے تو کر چک تو آج ہی	آتش ہوئی بلند تو پھونکے گی یک جہان
جو تیر کی ہو چوٹ یہہ دشمن اُسے نہ چھوڑ	وصت آتنی دے کہ چڑھا لیوے وہ کمان

پند لازم ہے دشمنونکے بیچ اسطرح بات کہے تو کہ اگر وے آپس میں دوست ہو جائیں
تو شرمندہ نہو **ابیات**

دو دلون مین ہے لڑائی شعلہ سان	مثل ہیزم کش ہے لتراد رمیان
ایکدن آپس مین وے پھر جائینگے مل	آپہی وہ ہوگا پشیمان و خجل

غضب کی آگ کتئین دو دلونمین بھڑکا — جلانا اپنے تئین ہی شعور سے باہر قطعہ

دوستون کے سات بات آہستہ کہہ — کان دشمن کا مبادا ہووا ادھر

کہہ نہ بلیا گا نہ کچھہ دیوار سے — شاید اسکے پیچھے ہو کوئی بشر

پند جو کوئی اپنے دوستونکے دشمنون سے دوستی کرے دوستونکی ایذا کا دھیان رکھنا چاہیئے

ای عقلمند دوستی سے اسکے ہاتھہ دھو — جو دوست تیرا دشمنون سے ہم پیالہ ہو

پند جو کسی کام کے انجام مین تجھے تردد ہو تو وہ طرف اختیار کر کہ جدھر سے بے رنج وہ کام نکلے بیت

مت کر سلیم طبع سے تو تلخ گفتگو — لڑنا نہ اسکے ساتھہ جو کوئی ہو صلح جو

حکمت جب تلک زر سے کام نکلے پر جو کھون جان اٹھانی لایق نہین بیت

تھک چلین جب سب حیلون سے ہاتھہ — پھر نکر تلوار بن کچھہ اور بات

حکمت دشمن کے عجز کرنے پر رحم مت کر کہ اگر قادر ہوگا تو رحم نہ کریگا تجھہ پر بیت

شیخی نہ کر ناتوان کی دشمن جو دیکھے تو تا — ہر پیر مین ہی مغز ہی ہر استخوان

حکمت جو کوئی کسی بدگو کوتئین قتل کرے تو خلق کو اسکی بلا سے نجات ہے اور اسکو عذاب خدا سے قطعہ

نہایت خوب ہی کرنا ترحم خلق پر لیکن — لگا مت زخم پر موذی کے تو زنہار مرہم کو

کیا ہی رحم جسنے سانپ پر ہرگز نہین سمجھا — کہ ہی یہہ رنج پہنچانا ہر یک فرزند آدم کو

حکمت نصیحت دشمن کی ماننی خطا ہی لیکن سننا روا ہی بر عکس اسکے عمل مین لانا ہی تو کہ عین صواب ہی قطعہ

حذر کر اسسے جو کہتا ہی دشمن — کہ وہ خالی نہو ویگا ضرر سے

جو سیدھی تیرسی دکھلائے وہ راہ — تو دست چپ کو چل اور پھر ادھر سے

حکمت غضب حد سے زیادہ موجب وحشت کا ہوتا ہے اور لطف بیوقت ہیبت کھوتا ہے نہ اتنی درشتی کر کہ لوگ تجھ سے تنگ ہوویں نہ اسقدر نرمی کر کہ تجھپر دلیر **مثنوی**

درشتی و نرمی ہین دونون ضرور
بخوبی ہوتا انتظام امور

وہ جراح کس کام کا ہے اگر
نہ رکھے بہم مرہم و نیشتر

درشتی بہت عاقلون سے نہو
نہ سستی جو دیوے گھٹا قدر کو

فقط اپنی ہی تو نہ فزونی نچاہ
نہ یون سے بھی حال مت کر تباہ

کہا ایک چرواہے نے باپ سے
کہ یک پند پیرانہ سکھلا مجھے

وہ بولا کہ نیکی سے مت باز آ
نہ مغلوب رکھہ بھیڑیے کو سدا

حکمت دو شخص دشمن ملک اور دین کے ہین بادشاہ بے حلم اور زاہد بے علم **بیت**

وہ کسی ملک کا ہووے نہ کبھو فرمان دہ
جو خدا کا نہین ہے بندۂ فرمانبردار

حکمت بادشاہ کو چاہئے یہانتک غصہ نکرے کہ دوستونکو اعتماد نرہے آتش غضب کی پہلے صاحب غضب کو لگتی ہے بعد اسکے شعلہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے **مثنوی**

سزاوار کب ہے کہ آدم کا پور
رکھے اسقدر کبر وطیش و غرور

جو ہے یہہ تجھے تندی و سرکشی
تو خاکی نہین بلکہ ہے آتشی **قطعہ**

گیا متقی کے پاس گیا بیلقانمین میں
اور یون کہا برائے خدا جہل سے نکال

فرمایا اسنے ہو متحمل برنگ خاک
یا تو نے جسقدر ہے پڑھا اسپہ خاک ڈال

پند بدخو ہاتھہ مین ایسے دشمن کے گرفتار ہے کہ جہان جاکے اسکے عذاب سے چھٹکارا نہین پاتا **بیت**

بلا کے ہاتھ سے گو جاوے چرخ پر مد خو	پھنسا بلا مین رہیگا وہ اپنی خو کے سبب

حکمت جو دیکھے تو کہ دشمن کی سپاہ مین پھوٹ پڑی ہے تو خاطر جمع رکھہ اور خبر ایکا دیکھے تو اپنی پریشانی کا اندیشہ کر **قطعہ**

جو دیکھے دشمنون مین لڑائی ہے شوق سے	جلسے مین بیٹھہ دوستو نکے اور انند کر
جسوقت پاسب کتین یک زبان، تو	جلدی چڑھا کمان کو رکھہ سنگ قلعہ پر

حکمت دشمن کا جب کوئی حیلہ بن نہین پڑتا تب دوستی شروع کرتا ہے اور اسمین وہ کام کرتا ہے کہ دشمنی مین نہین کرسکتا سانپ کا سر دشمن کے ہاتھہ خواہ مخواہ کچل کہ دو فایدو نمین سے ایک مقرر ہوگا اگر یہہ غالب آیا تو سانپ ایا تو نے اور جو سنے کا تا تو دشمن کے ہاتھہ سے چھوتا **بیت**

عدو سے ناتوان سے بیخطر مت ہو لڑائی مین	نکالے شیر کا بھیجا جو چینے سے اٹھا دل

حکمت وہ خبر کہ رنج پہنچاوے دوسرے کو کہنے دے تو چپکا ہو رہ **بیت**

بلبل بہار کی تو شتابی سے دے خبر	ذکر خزان کو چھوڑ دیکے لحت بوم کو

حکمت بادشاہ کو کسی خیانت پر واقف مت کر جبتلک کہ اسکے قول کا اعتماد نہو نہین تو اپنی ہلاکت کی سعی کرتا ہے تو **بیت**

فایدہ جب آئے تیرے تئین نظر	بات کہنے کا تو اسدم قصد کر

حکمت جو کوئی کسی خود پسند کو نصیحت کرتا ہے وہ آپ نصیحت کرنے والے کا محتاج ہے **حکمت** فریب دشمن کا مت کھا اور غرور ملیح سے مول مت لے کہ وہ مکر کا

جاتا ہی اور یہہ لالچی احمق کو تعریف خوش کرکے بھلا دیتی جیسے حیوان کے لاشیکو تخنے کے پوست میں بھو بکنا بھلا دیتا ہی

قطعہ

نہ سنیو مدح سخن گو کی زینہار کبھو ۔۔۔ کہ تیری ذات سے پاتا ہی نفع وہ اوچھا
مراد اسکی نہ دیگا جو ایکدن تیرے ۔۔۔ وہ عیب اُسکے سے دو صد چند پھر بکھانیکا

حکمت متکلم کا عیب جبتلک کوئی نہ پکڑے کلام اسکا معیوب ہے **بیت**

بچیا ئیگا نہ حسن سخن پر غرور کر ۔۔۔ اپنے گمان و وہم پہ نادانکی مدح پر

حکمت ہر شخص اپنی عقل کو کامل جانتا ہی اور اپنے فرزند کو خوبصورت **نظم**

لڑرہے تھے اس زمیں سے یک مسلمان و جہود ۔۔۔ انکی حالت پر ہنسی نے دفعتاً مجکو لیا
کہہ رہا تھا طیش سے وہ مارتا مجکو یہود ۔۔۔ گر نہو وے یہہ قبالہ راست میرا ای خدا
اور یہودی یوں کہے تھا ہی قسم توریت کی ۔۔۔ ہوں مسلماں تجھ سا گر میں جھوٹھ کہتا ہوں ذرا
گرچہ سب روے زمیں سے عقل ہو معدوم لیک ۔۔۔ اپنے تئیں نادان جانے کوئی یہہ امکان کہا

حکمت دس آدمی ایک دسترخوان پر کھائیں اور دو کتے ایک مردار کو کھائیں تو نہ لڑیں حریص الیک جہان کی نعمت کھاتا ہو تو بھی بھوکا ہی اور قانع ایک روٹی سے بھی سیر ہوتا ہی **شعر**

دو کھی نگ روٹی سے بھر جاے ابھی وہ تنگ ۔۔۔ دیدۂ تنگ نہ سیر ہو نعم دنیا سے **مثنوی**

جو دور عمر میرے باپ کا تمام ہوا ۔۔۔ مجھے یہہ کرکے وصیت جہان سے گذرا
بلا ہی آتش شہوت حذر کر اسے لیہ ۔۔۔ نہ اپنے واسطے دوزخ کو مشتعل تو کر
کہ اُسکی آنچ کی ذرہ نہ تاب لاویگا ۔۔۔ بس آب صبر چھڑک آج ہی اور اسکو بجھا

حکمت جو کوئی توانائی مین دستگیری کرنے ناتوانی مین بہت سی سختی کھینچے **بیت**

نہایت ہے بد اختر مردم آزار — کہ روز بد نہین اُسکا کوئی یار

حکمت جان ایکدم کی حمایت مین ہے اور دنیا ایک وجود دو عدم مین لیس دین کو عوض دنیا کے مت بیچ فی الواقعی یوسف کو جو بیچنگے تو کیا لینگے تنبیہ کرتا ہے اسبات پر قول اللہ تعالے کہ معانی اسکے یہ ہین آیا نہ پیمان لیا تجھہ سے مین نے اے بنی آدم مت پرستش کرو تم شیطان کو **بیت**

عدو کے کہنے پہ پیمان دوست کا توڑا — ٹک اسکو سوچ تو کس سے پھرا تو کس سے ملا

حکمت شیطان بخشو لینے پر نہین آتا اور سلطان مفلسون سے **مثنوی**

مت اُسکو قرض دے جو کوئی بے نماز ہو — گرچہ منہہ اُسکا فاقے کی شدت سے باز ہو

وہ تو خدا کے فرض کو کرتا نہین ادا — پھر قرض کا تیرے اُسے کیا فکر ہوئیگا

حکمت جو کچھہ کہ جلد موجود ہووے دیر تک نہ رہے اور حکیمون نے کہا ہے جو دولت جلد آتی شتاب جاتی ہے

قطعہ

یہہ سنے مین آیا ہے کہ مشرق کی زمین مین — چالیس برس مین بنے ہے کاسۂ چینی

یکروز بنا لیتے ہین بغداد مین سو لیک — قیمت کا بھی احوال ذرا دیکھیو اُنکی **حکمت**

مرغ کا بچا نکل آنڈے سے ڈھونڈے ہے خورش — بچہ آدم کو کچھہ ہوتی نہین عقل و خبر

وہ کسی شے کو نہ پہنچے دفعتا کوئی لیو مار — دانش و فضل و ہنر مین جا پہنچہ سب سے گذر

شیشہ ہے بیقدر اُس باعث کہ ٹوٹتا ہے ہر کہین — لعل ہے کمیاب اسلئے قدر مین ہے بیشتر

حکمت صبر سے مقصود بر آتے ہین جلدی کرنے والے آپہی ٹھوکر کھاتے ہین **قطعہ**

اپنی آنکھوں سے ہی دیکھا ہین نے صحرا اونکے بیچ | تیز رو سے جلد پہنچا جو کہ آہستہ چلا
دو ورنے سے رہ گیا تھک کر سمند تیز گام | ساربان اونٹ اپنا آہستہ چلائے ہی گیا

حکمت نادانکو خاموشی سے کچھہ بہتر نہین اگر یہی بھلا جانتا تو نادان نہوتا قطعہ

گر نہین کچھہ بھی تجکو فضل و کمال | بند رکھہ پھر زبان کو اپنی رر
آدمی کو زبان کرے ہی خراب | جو زبے مغز کے تئین سب کی نظم
گدھے کو کرتا تھا التعلیم ایک احمق نت | اسی خیال مین ہوتی تھی اُسکی عمر بسر
کہا حکیم نے اُسکو عبث ہے یہہ کوشش | کہ دو کھے گا کچھے اس سودمین ملامت گر
خموشی اُسسے ذرہ تو تو سیکھہ ای نادان | اگرچہ طرز سخن تجھہ سے کچھہ نہ سیکھا خر مثنوی
جو تامل سے ندیویگا جواب | بول اُٹھے گا وہ کلام ناصواب
عقل مندونکی طرح سے بات کہہ | یا بہایم کی طرح خاموش رہ

حکمت جو کوئی آپ سے دانا تر کے ساتھہ بحثے اسواسطے کہ لوگ اُسے دانا جانین محض بیوقوفی اُسکو نادان ہی جانینگے بیت

جو ہووے گرم سخن کوئی تجسے فاضلتر | گر اُسے جانے ہی بہتر یہہ اعتراض نہ کر

حکمت جو شخص کہ بدونکے ساتھہ بیٹھے گا نیکی نہ دیکھے گا قطعہ

اگر فرشتے کو بھی ہووے دیو کی صحبت | تو اُسسے سیکھے وہ مکر و خیانت و وحشت
بدون سے غیر بدی اور کچھہ نہ سیکھے گا | کہ گرگ کو نہین آتا ہے پوستین سینا

حکمت آدمیونکے چھپے ہوے عیب ظاہر نکر کہ اُسکو رسوا کریگا اور اپنے تئین بے اعتبار حکمت

جسنے پڑھا اور عمل نکیا اس شخص کی مانند ہے کہ ہل چلایا اور بیج نہ بویا

حکمت انسان بیدلیسے بندگی نہین ہوسکتی اور پوست بیمغز پونجی کے لایق نہین یہہ کیا لازم ہے کہ جو کوئی مجادلے مین جیت ہو وہ معاملے مین بھی درست ہو

بیت **مثنوی**

چادر و برقع مین جو خوش قامت لباس ہو چھپے
کھولکر منہہ کو جو دیکھے تو ہے بڑھیا پھوس سی

اگر اکثر شبین ہوتین شب قدر
تو ہوتی وہ جہان مین سخت بے قدر

ہر یک پتھر جو ہو لعل بدخشان
تو سنگ و لعل ہو قیمت مین یکسان

حکمت جو کوئی کہ صورت مین خوب ہے لازم نہین کہ سیرت مین بھی نیک ہو اور کام باطن سے ہے نہ ظاہر سے **قطعه**

چلن سے مرد کے معلوم ہووے یکدم مین
کہ اُسکے علم کا رتبہ کہان تلگ پہنچا

تو در رہو جیو زنہار اُسکے باطن سے
کہ خبث نفس کا برسون مین بھی نہین کھلتا

حکمت جو کوئی کہ بزرگون سے لڑتا ہے اپنا ہی خون کرتا ہے **قطعه**

تو برا جانتا ہے سب اپنے تئین
ایک کو دیکھتا ہے دو دھیرا

سر ملا کھیلتا ہے مینڈھے سے
ماتھے کو دیکھیو ابھی توتا

حکمت پنجہ ملانا شیر سے اور گھونسا مارنا شمشیر پر کام داناؤنکا نہین **بیت**

زور آوری و جنگ نکر تو قوی کے ساتھ
زور آورونکے سامھنے رکھ لے بغل مین ہاتھ

حکمت وہ ضعیف کہ قوی سے دلاوری کرے اپنی ہلاکت مین دشمن کا مددگار ہے **قطعه**

جو کہ سامھنے تیکھو پیدا کب وہ
دے سکے ساتھ لڑنے والونکا

ناتوان مرد سخت جنگجو سے
جہل و نادانی سے کرے پنجا

حکمت جو کوئی کہ نصیحت نہ سنے ارادہ ملامت کے سننے کا رکھتا ہے **بیت**

جو نصیحت سے سنے نہ تو اے یار | اگر ملامت کرین تو دم مت مار

حکمت بے ہنر ہنرمندونکو دیکھہ نہین سکتے جیسے بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھکر دور ہی سے بھونکتے ہین اور پاس نہین آ سکتے **حکمت** سفلہ جب ہنر مین کسی سے نہین آتا تب ہزارون عیب اسکو ہی لگاتا **بیت**

عیب اب تجکو لگاتا ہے حسود نارسا | گفتگو مین ہار جائے اسکی گونگی ہوتی زبان

حکمت اگر پیٹ کا دکھہ نہوتا تو کوئی جانور صیاد کے پھندے مین نہ پھنستا بلکہ صیاد بھی جال نہ بچھاتا **بیت**

بے بس کرے ہے سبکو شکم ہے بری بلا | بندہ شکم کا طاعت معبود کرے کیا

حکمت حکیم دیر مین کھاتے ہین اور عابد آدھی بھوکھ اور زاہد سد رمق اور جوان جب تلک حلق بھرتے ہین اور بڈھے اسقدر کہ پسینا آجاے لیکن قلندر اتنے کھاتے ہین کہ معدے مین دم کو بھی سمانے کی جاگہہ نرہے اور دسترخوان پر رزق کسیکو نہ بچے

جو کہ ہو قیدی شکم کا دو شبین سووے نہ وہ | کبھی جس شب کو بہت اور گرسنہ جس شب کو

حکمت بدی عورتون سے مشورت اور گناہ ہے مفسدون کے ساتھ سخاوت **بیت**

رحم چیتے کے حال پر مت کر | ظلم ہوگا یہہ سخت دنبون پر

پند دشمن سامھنے ہے جس شخص کا اگر وہ نہ مارے تو دشمن ہے اپنا **بیت**

ہاتھہ مین سنگ سانپ پتھر پر | ہے حماقت کرے تو دیر اگر

ایک گروہ نے برعکس اسکے بہتر سمجھا ہے اور کہا ہے قیدیون کے قتل مین تامل بہتر ہے اسواسطے ایا

مین اور چھوڑنے مین اختیار باقی ہے اگر بے تامل مار جاوین شاید کوئی مصلحت فوت ہو جاے اور تدارک اُسطرح کا بن نہ آئے

قطعہ

مارنا جان سے زندیکا بہت ہے آسان	مار کر پھیر جلاے کوئی یہہ کیا امکان
چھوڑنا تیر کا بے صبر و تامل ہے خطا	کہ وہ پھر نیکا نہین جب کہ کمان سے چھوٹا

حکمت جو دانا کہ جاہلون سے لڑ جھگڑے توقع عزت کی نہ رکھے اور ایک جاہل با تمیز کسی دانا پر غالب آئے عجب نہین کیونکہ ایک سنگ ہے جو اہر کو توڑتا ہے **بیت**

کیا عجب جو تنگ ہو اُسکا نفس	ہوے وبلبل زاغ کی جب ہم قفس **قطعہ**
دلمین رنجیدہ و آزردہ نہو اہل ہنر	کھینچے آوباش کے وہ ہاتھ سے گو جور و جفا
سنگ نے توڑا اگر سونیکا پیالہ حاصل	نہ وہ قیمت مین ترھیگا نہ گھٹیگا سونا

حکمت کسی عقلمند کی بات نے اگر کمینونکی گروہ مین صورت نہ پکڑی تعجب نکر کہ آواز بربط کی صدا دہل کے غلبے مین برنہین آتی اور عنبر کی باس لہسن کی گندی بو سے دب جاتی **مثنوی**

اپنی زبان درازی سے نادان گلے کا	داناکتین گراکے اکرتا ہے بار بار
یہہ جانتا نہین کہ سدا طبل کی صدا	لیتی ہے اپنے شور سے آہنگ کو دبا

حکمت جواہر اگر کیچ مین گرے نفیس کا نفیس ہے اور غبار اگر فلک پر بھی پہنچے خسیس کا خسیس صاحب استعداد اگر تربیت سے محروم ہو محل دریغ ہے اور تربیت نامستعد کی ضایع رکھہ اگرچہ اصل مین برتر ہے اسلئے کہ آگ جوہر عالی ہے لاکن جو اپنی ذات مین ہنر نہین رکھتی خاک کے برابر ہے قیمت شکر کی نہ ہانی بلکہ اس سبب سے کہ خود میٹھی ہے **مثنوی**

غنی اور سب ہنر از بس جو کنعانی کی طبیعت تھو
ہنر دکھلا جو رکھتا ہی کہ وہ بہتر ہی گوہر سے
ہمبر زادگی نے کب بڑھایا قدر کو اسکی
گل نرگس ہی کلتے سے ورا براہیم آذر سے

حکمت مشک وہ ہی کہ آپ اپنی باس سنگھاے نہ بوا عطار دانا مانند عطار کی ڈبیا کی خموشی دیکھا تا ہی اور نادان بازیگر کے طبل کی آواز و باطن میں خالی و بے انداز **قطعہ**

جو کہ عالم ہی جاہلون کے بیچ
شاہد خوب ملیگا اندھون مین
مثل اُسکی کہین ہین صدیقان
گھر مین زندیق کے ہی یا قرآن

حکمت جو دوست ایک عمر مین آوے ہاتھ لایق نہین کہ ایکدم مین بگاڑ اُسکے ساتھ **بیت**

سنگ ہوتا ہی لعل برسون مین
اسکو یکدم مین سنگ سے مت توڑ

حکمت عقل پنجے مین نفس کے ایسی ہی گرفتار جیسے مرد عاجز ہاتھ مین عورت مکار کے ہو جا **بیت**

اُس گھر مین تو سرور کا دروازہ بند کر
زن جسمین بولے اپنی صدا کو بلند کر

حکمت عقل بدون قوت کے مکر ہی اور افسون قوت بغیر عقل کے جہل و جنون **بیت**

شعور و عقل و دانش پہلے ہو اور ملک ہو پیچھے
کہ نادان ملک و دولت سے کرے ہی ظلم اپنے پر

حکمت جو جوان ہمت کہ کھاوے اور دیوے بہتر ہی اُس عابد سے کہ روزہ رکھے اور جمع کرے

حکمت جس شخص نے خواہش کو اپنی ترک کیا اسواسطے کہ مقبول ہو خلق کا شہوت حلال کا ترک ہوا اور شہوت حرام مین پڑا **بیت**

للہ گوشہ گیر اگر متقی نہ ہو
آئینہ سیاہ مین کیا دیکھے بھیڑ دو

حکمت تھوڑا تھوڑا رفتہ رفتہ بہت ہوا اور قطرہ قطرہ ہو جاے اگر جو شخص

کہ دست قدرت نہین رکھتے پتھر کھلائے ہوئے رکھہ چھوڑتے ہین تا کہ فرصت کے وقت
بھیجا ظالمون کے دماغ سے نکالین قطعہ

ہر ہر قطرہ قطرہ جمع ہو جو	نہر سے نہر مل کے دریا ہو
تھوڑا تھوڑا ہو بہت سا دیر مین	دانہ دانہ غلہ ہو وے ڈھیر مین

حکمت عالم کو لایق نہین کہ جاہل کی لغو حرکتون سے درگذرے اور بہ سبب حلم کے برداشت کرے
کہ طرفین کا نقصان ہے ہیبت اُسکی گھٹ جائیگی و نادانی اسکی بڑھ جائیگی بیت

جو سفلے سے بولے بہر خوشی	زیادہ بڑھے اسکی گردن کشی

حکمت گناہ جس کسی سے کہ ہو وے بد ہے اور عالمون سے بدتر علم جنگ شیطان کی سلاح
ہے اور صاحب سلاح کو اگر قید کر کے لیجاوین تو انفعال زیادہ کھینچے قطعہ

جاہل مفلس اگر نادان بھی ہو	عالم فاسق سے یہ بہتر ہے وو
اُسنے اندھے پن سے رستہ گم کیا	انکھین ہوتے یہہ کوئے مین گر پڑا

حکمت جس شخص کی زندگی مین غریب فقیر روٹی نہین کہاتے جب وہ مرجاتا ہے نام
بھی اسکا زمین لیتے حکمت یوسف علیہ السلام مصر مین جب کال پڑا تھا پیٹ بھر نہ
کھاتا تھا کہ مبادا بھوکھونکو بھول جاے انگور کی لذت جانتی ہے زن بیوہ نہ صاحب میوہ ابیات

جو کہ نعمت اور راحت مین پلا	حال بھوکھے کا اُسے معلوم کیا
حال درماندی کا وہ ہے جانتا	جو کہ اپنے حال مین عاجز رہا قطعہ
سوار مرکب چالاک کیجو دھیان یکذرہ	لگر بار کیا خر کسطرح کیچڑ مین پھنسا ایگا

نہ اٹھے جو آگ تو ہمسایۂ درویش کے گھر سے — کہ روزن سے نکلتا ہے جو اسکے ہے دھواں دل کا

حکمت درویش ضعیف حال کا تنگی میں احوال مت پوچھ کہ کیونکر ہے تو مگر اس شرط سے کہ مرہم اسکے زخم پر لگائے اور کچھ اسکو نذرانے

قطعہ

گدھا جو دیکھے تو کیچڑ میں اور گرا ہوا بوجھ — تو اسکے پاس نہ جا دل ہی میں ترحم کھا

وگر تو پاس گیا وجہ گرنیکی پوچھی — تو مثل مردوں کی دامن سے باندھ اسکو اٹھا

حکمت دو چیزیں عقل کے نزدیک مشکل ہیں کھانا پہلے رزق مقسوم سے اور مرنا پہلے وقت معلوم سے

قطعہ

قضا دہی رہیگی گو ہزار نالہ و آہ — برائے شکر کرے یا بشکوہ تیری باز

وکیل ہے جو ملک باد کے خزانے پر — غم اسکو کیا ہے بجھے گو چراغ بیوہ زنان

حکمت اے طالب روزی کے بیٹھ رہ کہ البتہ کھائیگا اور اے طالب اجل کے مت بھاگ کہ جان بچا کر نہ لیجائیگا

قطعہ

رزق کی کوشش تو کر یا چھوڑ دے — حق سے پہنچیگا وہ تجکو بر محل

گر پلنگ و شیر کے منہ میں تو جاے — تجکو کھائینگے نہیں وے بے اجل

حکمت جو کہ اپنی قسمت کا نہیں ہاتھ نہیں آتا اور مقسوم اپنا جہاں کہیں ہو پہنچ رہتا ہے **بیت**

سنا ہے تو نے سکندر کو چہ ظلمات — گیا ہزار تعب سے پیا نہ آب حیات

حکمت صیاد بے روزی دریا میں مچھلی نہیں پکڑ سکتا اور ماہی بے اجل خشکی میں نہیں مرتی **بیت**

مسکین حریص پھرتا ہے ذرات دہر میں — روزی کے پیچھے اور عقب اسکے ہے اجل

حکمت تونگر فاسق ایسا ہی جیسا ڈھیلا سونی کا ملمع کیا ہوا اور درویش صالح جیسے محبوب خوبصورت خاک مین بھرا ہوا یہہ مثل ہی موسیٰ علیہ السلام کی جبۂ صدپارہ کا اور وہ نظیر ہی فرعون کی ریش مرصع کا نیکونکی تنگی کا انجام کشایش ہی اور بدونکی دولت کا پستی **قطعہ**

دولت وجاہ جسکو کہتین ہی جان	خاطر خستہ وہ سرکھے گا کیا
اُسکو کہہ دے کہ جاہ وحشمت سے	عاقبت مین تو کچھ نہ پاویگا

حکمت حاسد بخیل ہی نعمت اللہ کا اور دشمن ہی بیگناہ کا **قطعہ**

ایک بیہودہ یاوہ گو مردک	کہہ رہا تھا عیوب صاحب جاہ
مین کہا تو اگرچہ ہی بدبخت	نیکبختونکا کیا ہی اسمین گناہ **قطعہ**
حاسد کے واسطے نہ کبھو چاہنا بلا	وہ بدنصیب آپ بلا مین ہی مبتلا
حاجت ہی کیا جو اسپہ تو دشمن کرے لعین	دشمن وہ سخت اسکے ہی پیچھے لگا ہوا

حکمت شاگرد بے ارادت عاشق بے زر ہی چلنے والا بے معرفت طایر بے بال وپر عالم بے عمل درخت بے ثمر ہی اور زاہد بے علم بن دروازیکا گھر مراد قرآن کے نازل ہونیسے حاصل کرنا سیرت خوب کا ہی نہ فقط پڑھنا صورت مکتوبکا جاہل عابد پیادہ تیز رفتار ہی اور عالم عبادت مین سست سوتا ہوا سوار وہ گنہگار جو گناہ سے ہو دست بردار بہتر اُس عابد سے جسکو ہو غرور وپندار **بیت**

کوتوال خوبصورت نیک خو	بہتر اُس عالم سے ہی موذی ہو جو

حکمت ایک شخص سے پوچھا کیا ہی عالم بے عمل کہا اُسنے جیسے زنبور بے عسل **بیت**

زنبور بیمروت و بیرحم سے یہہ کہہ	دیتا نہین ہی شہد تو پھر ڈنک بھی نمار

حکمت مرد بیمروت زن ہی اور زاہد لالچی راہزن **قطعہ**

ای شخص گر زور سے جامہ بنا سفید	بہر نمود ناے کو لسپنے سیہ کیا
دنیا سے ہاتھہ کیجئے کوتاہ تو ہی لطف	استین گر بڑی ہوی یا چھوٹی فایدا

حکمت دو شخص ہین کہ حسرت انکے دل سے نہین جاتی اور انکا پانو نقصان کی گل رسوائی سے نہین نکلتا ایک وہ سوداگر جسکی ناو تباہ ہوی دوسرا وارث اُس شخص کا جسنے نشست قلندرونمین کی

نظم

خون تیرا ہو فقیرون مین مباح	گر نہ کردے مال تو اپنا سبیل
انمین مت جا جنکے جا ہین کبود	خان ومان پر کھینچ یا انگشت نیل
آشنائی نیلبانون سے نہ کر	یا بنا وہ گھر کہ جسمین آسکے پیل

حکمت خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہی پر اپنا پرانا جامہ عزیزتر ہی تر اور دیسونکے دسترخوان پر ہر چند کہ کھانا لذیذ اور نفیس ہی لیکن اپنی جھولی کا ٹکرا نہایت لذیذ ہی **بیت**

ساگ اور سرکہ اپنی سعی سے ملے اگر	حلوان ونان صاحب دہ سے ہی خوب تر

حکمت خلاف عقل صنا کا ہی اور تور عہد اہل دانش کا دارو اپنے گمان پر کھانی اور راہ بن دیکھے بے کاروان کے چلنی امام غزالی سے پوچھا کہ علم مین تو اس مرتبے پر کیونکر پہنچا بولا جس چیز کو مین نجانتا تھا اُسکے پوچھنے سے عار نکی۔ **قطعہ**

امید حفظ اگر چاہے تو موافق عقل	تو نبض اپنی طبیب فراح دانکو دکھا

خفیف ہونے سے مت ڈر تجھے نہ آئے سو پوچھ	کہ عقل سے وہی ہوویگا رہ نما تیرا

حکمت جس چیز کو جانتو کہ مقرر معلوم ہو جائیگی اُسکے پوچھنے مین جلدی نکر کہ دانا کا زیان ہے اُسمین اور عقل کا نقصان **قطعہ**

جو دیکھا تھا مین داود کے لقمان دانا نے	کہ لوہا معجز لیسے نرم مثل موم ہوویگا
نہ پوچھا اُسسے کیا کرتا ہے تو اور کیا بناتا ہے	وہ سمجھا تھا کہ بن پوچھے ہی یہ معلوم ہوویگا

حکمت ضروریات صحبت سے ایک یہہ ہے کہ صاحب خانہ کی غیر مرضی کچھہ نہ کرے اور نہ کہے تو تاکہ تیری اُسسے بنی رہے **شعر**

سخن کہہ مرضی سامع کو پاکر	خلاف اُسکے زبان پر حرف مت لا
جو دانا ہم نشین مجنون کا ہووے	تو لازم ہے کرے مذکور لیلےٰ

حکمت جو کوئی بدونکے ساتھہ بیٹھے اگر خو بو انکی نہ پکڑے پر خواہ نخواہ انکے طرح تو وہ بھی متہم ہو جیسے ایک شخص خرابات مین نماز کو جاوے اور لوگونمین شراب خوار کہلاوے **مثنوی**

گوارا اپکی تو نے حماقت	کہ اپنی گرم کی نادان سے صحبت
جو مین نے پند یک دانا سے پوچھا	کہا نادان سے کیجو نہ خلطا
جو عاقل وقت کا ہے خر ہو گا	اگر احمق ہے احمق تر نہ ہو گا

حکمت حلم اونٹ کا ظاہر ہے اگر ایک لڑکا اسکی مہار پکڑے اور سو فرسنگ لیجاوے گردن اپنی اسکی متابعت سے نہ کھینچے اور اگر کوئی پہاڑ کا درا ایسا ڈراونا کہ موجب ہلاکت کا ہو سامھنے آوے اور لڑکا نادانی سے چاہے کہ وہانجاے زمام اپنی اُسکے ہاتھ سے

تراسلے پھر اطاعت نکرے کہ سختی کے وقت نرمی کرنا برا ہے اور کہہ گئے ہین کہ دشمن مہر و لطف سے نہین پھرتا بلکہ طمع ہی زیادہ کرتا

قطعہ

مہر جو بجیر کرے ہو جا تو اسکا خاکیا ۔۔۔ دیکھے جیسے دشمنی انکھون نمین اسکی ڈال خاک

پیار کی باتین ملایم سخت گو سے فایدہ ۔۔۔ زنگ کا کھایا ہوا آہن نرم سوہن سے ہو پاک

حکمت جو کوئی اورونکی بات مین بن پوچھے بولے تو اسواسطے کہ لوگ فضل و ہنر اسکا جانین یہہ گمان اسکا غلط ہے بلکہ نادان اسکو سمجھینگے

قطعہ

مرد ذی عقل کچھہ ندیوے جواب ۔۔۔ جبتک اُسسے کرے نہ کوئی سوال

ہووے برگو اگرچہ سچا لیک ۔۔۔ اُسکے دعوے پہ ہو گمان محال

حکمت ایک زخم جا بین چھپا رکھتا تھا مین حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز مجھسے پوچھتے کہ گھاؤ تمھارا کیسا ہے پر یہہ پوچھتے کہ کہان ہے سمجھا مین کہ ذکر ہر عضو کا مناسب نہین اسکا مقام نہین پوچھتے اور عقلمندون نے کہا ہے جو کوئی بات بن سمجھے کہہ بیٹھیگا جواب اُسکے رنج پہنچیگا

قطعہ

جبتک تو نجانے کہ سخن خوب ہے کہنا ۔۔۔ لازم ہے کہ منہہ مین نہ زبان اپنی ہلاوے

گر سچ کہے اور قید رہے تو تو ہے بہتر ۔۔۔ اِس سے کہ تیرا جھوٹ تجھے اُسسے چھڑاوے

حکمت جھوٹھہ بولنا ضرب ثابت کی مانند ہے اگر زخم اچھا ہوجاتا تو بھی نشان رہ جاتا چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ایک مرتبہ جھوٹھے ہوئے انکے سچ کہنے پر اعتماد نرہا

قطعہ

جسکی یہہ ہے عادت کہ راستی ۔۔۔ گر دیوین عفو اُسکی کرے گر کبھو خطا

مشہور ہو دروغ و کجی سے جہان مین جو ۔۔۔ سچ بھی اگر کہے تو نہ باور ہو کے ذرا

قطعہ

اگر فقط یک جھوٹھ کی دانا کرین کب	خصوص اُسکی جو اکثر سچ ہی کہتا
دروغ وکذب سے جو ہوئے مشہور	سخن سچا بھی جانین اسکا جھوٹھا

حکمت عزیز تر خلق اللہ مین آدمی سب کے نزدیک ہی اور ذلیل تر کتا داناؤنکے نزدیک
سگ وفادار بہتر ہی انسان ناشکر گزار سے

قطعہ

نہ بھولے ایک لقمے کو بھی کتا	تو پتھر مارے گو سو بار اُس کو
نوازے مدتون سفلے کو گر تو	یک ادنی بات پر تجھ سے لڑے وو

حکمت بغیر ہنر ہنرمند نہین ہوتا اور بے ہنر لیاقت سرداری کی نہین رکھتا **قطعہ**

بیل ہرچند کہ بوجھل ہو سہ تو رحم نہ کر	کہ وہ سوتا ہی بہت اور بہت ہی کھاتا
فربہی اُسکی سی گر چاہئے ہی تجکو بھی	خر کی مانند تو پھر ظلم اُٹھا لوگون کا

حکمت انجیل مین آیا ہی کہ ای فرزند آدم اگر دولت دون تجھے تو تو مجھ سے
دھیان اُٹھا کر اسمین مشغول ہوتا ہی اور جو مفلس کرون تو تنگدستی سے اپنے حال پر روتا ہی
پس حلاوت میرے ذکر کی کب پائی تو نے اور عبادت کس وقت کی

قطعہ

کبھی دولت سے ہی مغرور غافل	کبھی ہی مفلسی کا تجکو شکوا
خوشی اور غم مین تیرا حال ہی یہہ	عبادت حق کی پھر تو کب کریگا

حکمت خواہش الہی کسیکو تخت سے نیچے گراتی ہی اور کسیکو مچھلی کے پیٹ میں
بچاتی ہی یعنے فرعون علیہ اللعنۃ کو گرایا اور یونس علیہ السلام کو بچایا **بیت**

رہے ہووے پیٹ مین مچھلی کے گو تھا جسطرح یونس	ولے اچھا وہی ہی وقت جسمین تو ہو مونس

حکمت اگر قہر کی تلوار کھینچے تو ہر ایک نبی اور ولی سر چھپا ئے جو غمزۂ لطف جنبش دے تو بدونکو نیکو نمین پہنچا سے

قطعہ

محشر مین وہ خطاب کرے قہر سے اگر	پیغمبرونکے تین نرہے جا معذرت
لطف و کرم سے پردے کو دیوے اگر اٹھا	شقیونکے تین بھی پھر تو امید مغفرت

حکمت جو شخص کہ طور پسندیدۂ دنیا سے راہ راست اختیار نکرے عذاب آخرت مین گرفتار ہوگا کہ جیسا کہا اللہ تعالے نے قرآن مین جا حاصل سکا یہ ہے کہ مقرر چکھاونگا انکو عذاب ادنی سوا قیامت کے **بیت**

بزرگ دیتے ہین پہلے تو آدمی کو پند	سنے نہ اسکو تو کرتے ہین قید جا نمین بند

حکمت نیکبخت جتنے ہین لوگونکی حکایتون اور مثلون سے پند لیتے ہین پہلے اُسے کہ پچھلے انکی حال کو ضرب المثل کرین **قطعہ**

دانے کے پاس آنہ پھرے مرغ مطلقاً	طایر پھنسے ہوے نظر آوین اُسے اگر
اگلونکی تو مصیبتونکو سنکے پند لے	تا تیرے حال زار سے لیوین نہ دیگر

حکمت جس شخص کا گوش ارادت بہرا بنایا ہی وہ کیونکر سنے اور جسکو سعادت کی کمند سے کھینچا ہی وہ کیونکر نہ جاے **قطعہ**

خدا کے دوستونکی رات اندھیری	لبسان روز روشن ہی وہ تابان
سعادت زور بازو سے نہین یہہ	فقط باعث ہی اسکا لطف یزدان

رباعی

تجھ سا کہین منصف ہی جو ولمن ہونادان	سب حکیمون سے ہی بلند تیرا فرمان

بھولے نہ وہ جسکو ہو ہدایت تیری — تو جسکو بھلا دے اُسکو پھر راہ کہان

حکمت فقیر نیک انجام بہتر ہے بادشاہ بدفرجام سے **بیت**

تجھے شادی ہو جسکے بعد جان اُس غمکتین اچھا — کہین اُن شادیون سے جنکے پیچھے ہووے غم پیدا

حکمت زمین کو آسمان سے فیض ہے اکثر اور آسمانکو اُسے کدورت سراسر جس باسن مین

جو کچھ ہوگا سو ہی ٹپکیگا **بیت**

جو تم کو ناپسند آئی میری خو — تو اپنی نیک خو ہرگز نہ چھوڑو

پند حق تعالی عیب دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے ہمسایہ نہین دیکھتا لیکن کہتا ہے **بیت**

نعوذ باللہ اگر ہوتا غیب دان عالم — کسیکو چین نہ دیتا کبھی کوئی یکدم

حکمت کھودنے سے زر کھان سے نکلتا ہے اور جان کندن مین بخیل کے ہاتھ سے **قطعہ**

رہتا ہے منتظر نہین کھاتا بخیل اور — کہتا ہے کھانے والے سے اچھا امیدوار

یک روز دیکھ لیجیو تو جائیگا تمام — زر ہاتھ مین عدو کے مریگا وہ خاکسار

حکمت جو کوئی زیردستونکو نہ بخشے زبردستونکے ظلم مین پھنسے **مثنوی**

یہہ کون بات ہے بازو مین جسکے قوت ہو — وہ توڑ ڈالے ہریک ناتوان کے پنجے کو

نہ دیجو رنج ضعیفونکے قلب کو زنہار — کہ تو بھی ظلم سے زورآورون کے ہو ناچار

حکمت عقلمند جب قضیہ جھگڑا آپسمین دیکھتے مین الگ ہو جاتے ہین اور صلح دیکھتے ہین تو مل بیٹھتے ہین کہ اُسوقت سلامتی جدائی مین تھی اور اب حلاوت ملاپ مین ہے

حکمت جوار کو اٹھارہ چاہئیے مین لیکن تین کانے مین آتے مین **بیت**

میدان سے ہے چرنے کی جا خوبتر کہیں ۔ گھوڑے کی باگ ہاتھ گھوڑے کے پر نہیں

حکمت ایک درویش یہہ مناجات کرتا تھا یارب بدون پر رحم کر کہ نیکون پر آپ نے رحم کیا ہے تونے کہ انکو نیک پیدا کیا پہلے نقش و نگار جا پر جسنے کروائے ہین اور انگوٹھی ہاتھ مین رکھی وہ جمشید تھا لوگون نے پوچھا اُسنے زینت بائین ہاتھ کو کیون دی ہے تو باوجود اسکے کہ دا اپنا فضیلت رکھتا ہے بولا داہنا ہاتھ کو فقط زینت راستی کافی ہے **قطعہ**

فریدون سے نے کہا خرگاہ کے گرد ۔ یہہ نقاشان چین سے یون لکھ کر

بدون سے کر بھلائی مرد عاقل ۔ کہ جتنے نیک ہین وے خود ہین بہتر

حکمت ایک بزرگ سے پوچھا یہہ کیا فضیلت ہے اپنا ہاتھ رکھتا ہے انگوٹھی بائین ہین کیون یہہ ہین کہا نہین جانتا تو کہ صاحب فضیلت ہمیشہ آرائش دنیا سے محروم ہین **بیت**

بخت و روزی اور نصیبا خلق ہے جسنے کیا ۔ تخت وہ دیتا ہے یا فضل و ہنر کا مرتبا

حکمت نصیحت بادشاہون کو کرنی اُسے لایق ہے کہ خوف سر کا اور امید زر کی نرکھتا ہو **قطعہ**

موحد کے پاؤن تلے رکھے زر ۔ کہ شمشیر کو اُسکے بالاے سر

اُسے ہو نہ مطلق ہراس و خوشی ۔ ہے بنیاد توحید کی بس یہی

حکمت بادشاہ دفع کرتا ہے ستمگارونکو اور کوتوال خونخوارونکو قاضی صلاح چاہتا ہے چورونکی اور جیبکترونکی ہرگز دو دشمن راضی ہوکر قاضی کے پاس نہین جاتے بلکہ اُسوقت دھیان بھی اسکا نہین لاتے

قطعہ

جو حق معاینہ ہو جاسے تجکو دینے کا ۔ تو دے گذر تو اسے غیر جنگ و دل تنگی

جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی بخوشی — تو اُس سے لیوین بزور آوری و سرہنگی

حکمت سپاہیکے دانت کُند ہوتے ہین کھٹائی سے مگر قاضی کے مٹھائی سے **بیت**

تو پانچ کھیرے بھی اگر قاضی کو تین رشوت مین دے — خربوزونکی فالیز دشت کی ہت کر تیرے لئے

حکمت قحبہ پیرزال بدکاری سے توبہ نکرے تو کیا کرے کوتوال معزول مردم آزاری کو ترک نکرے تو کیا کرے

بیت

مرد راہ خدا ہے جوان گوشہ نشین — کہ مرد پیر مین اُٹھنے کی تاب آپ ہی نہین

بیت

جوان پرہیز رہوا ور وہ کرے پرہیز شہوت سے — کرامت پیر کی اُٹھتی نہین ضعف و نقاہت سے

حکمت ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا کہ کتنے درخت نامی خالق نے بلند و برومند پیدا کئے ہین پر کسیکو آزاد نہین کہتے الا سرو کو کہ پھل نہین رکھتا اسمین کیا حکمت ہے کہا اُسنے ہر ایک کو بہار و خزان لازم ہے اسی سبب کبھی تر و تازہ ہے کبھو مرجھایا اور سرو کو یہہ دونون نہین ہر ایک وقت مین اُسکو تازگی ہے اور صفت آزادونکی یہی ہے

قطعہ

جو تجپہ گذرے نہ کچھ دلمین لا کہ مدت تک — رہیگا بعد خلیفہ کے دجلۂ بغداد
اگر تو گانٹھہ کا پورا ہے نخل سا ہو کریم — نہین تو سرو کی مانند سب سے ہو آزاد

حکمت

دو شخص موئے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکھتا تھا اور نہ کھایا دوسرا وہ

ہ جسنے جانا اور نکیا

قطعہ

عالم و فاضل اگرچہ ہو بخیل	عیب کو اُسکے کہیں سب برملا
تو ہو آلودہ گناہون مین کریم	پر کرم اُسکا اُنھین رکھے چھپا

خاتمہ

مد سے بادشاہ محسن کی اور اللہ معاون کی کتاب گلستان تمام ہوئی اور
سمین کلام متقدمین کا بطریق استعارہ بطور مولفون کے نہین ملا یا بلکہ
ہ دھیان بھی دلمین نہین آیا

بیت

جامہ پرانا اپنا جو پہنے بنا سنوار	بہتر ہے اُس نئے سے جو ہاتھ آئے ستعار

اکثر گفتگو سعدی کی طرب انگیز و ظرافت آمیز ہے تا اشخاص کم فکر طعنے نہ دے سکیں
نہ بیہودہ بکبک سے مغز پھرانا اور بیفایدہ رنج اٹھانا عقلمندونکا کام نہین
لیکن فی الحقیقت صاحبدلان روشن رائے سے ہے اسواسطے ظاہر کیا چاہتا ہے
اُسنے نصیحت کے موتیون کی لڑی بنائی ہے اور پندونکی دارو تلخ شہد
ظرافت میں ملائی ہے تو طبع سننے والے کی ملول نہ ہو اور دولت قبول سے
محروم نہ رہے

مثنوی

نصیحت مین نے کی ہے اپنے ڈھب پر	مزا پایا ہے اِس مین عمر کھو کر

کسی کے سننے ان سننے سے کیا کام	رسولوں کو فقط دینا ہی پیغام

قطعہ

سدا مصنف و کاتب کے حق مین ان کے ناظر	طلب خدا سے کیا کیجو رحمت و غفران
اور اسکے بعد جو مالک ہوئے اس کے لئے	پھر اپنے واسطے توفیق چاہیو ہر آن

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنہ حسب فرمایش صاحب علم و ہنر رئیس صاحب بہادر مدرس کلان مدرسہ اعظم بواسطہ کری شاعر شیرین زبان افصح دوران جامع علوم متنوعہ مجمع مہر و محبت علام محی الدین صاحب جودت ابن سحبان محمد عبد الرحمن کے مطبع رحمانی صبح صادق مین اس مین یہہ نسخہ گلستان جسکے مترجم شیر علی افسوس مین چھاپی گئی تا جمیع طلبا مدرسہ مذکور افادہ کثیر و فواید خطیر پائین۔

قطعہ تاریخ طبع از عبد القادر سقاف صاحب

حسب فرمایش جناب صاحب	چھپ کے جسوقت یہہ تیار ہوی
بدل جان یہہ کہا ہمنے سال	چھپ گئی خوب گلستان ہندی

۱۲۷۹